www.paksociety.com

اشاعت کا ۶۴ واں سال

یادگار : شہید پاکستان حکیم محمد سعید

ماہ نامہ

ہمدرد نونہال

صدر مجلس
سعدیہ راشد

مدیر اعلا
مسعود احمد برکاتی

رکن آل پاکستان نیوز پیپرز سوسائٹی

شمارہ ۹ | جلد ۶۴

ستمبر ۲۰۱۶ عیسوی

ذی الحج ۱۴۳۷ ہجری

ٹیلے فون → 36620945 ۔ 36620949
36616001 ۔ 36616004
ایکسٹینشن → (052 ; 066)
ٹیلے فیکس نمبر → 36611755 (021-92)
ای میل → hfp@hamdardfoundation.org
ویب سائٹ ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان → www.hamdardfoundation.org
ویب سائٹ ہمدرد لیبارٹریز (وقف) → www.hamdardlabswaqf.org
ویب سائٹ ادارۂ سعید → www.hakimsaid.info
فیس بک پیج → www.facebook.com/hamdardfoundationpakistan

دفتر ہمدرد نونہال، ہمدرد ڈاک خانہ، ناظم آباد، کراچی ۷۴۶۰۰

قیمت عام شمارہ ۳۵ رُپے

سالانہ (عام ڈاک سے) ۳۸۰ رُپے

سالانہ (رجسٹری سے) ۵۰۰ رُپے

سالانہ (دفتر سے دستی لینے پر) ۳۴۰ رُپے

سالانہ (غیر ممالک سے) ۵۰ امریکی ڈالر

"ڈاک خانے کے نئے قاعدوں کی وجہ سے آیندہ ہمدرد نونہال کی قیمت صرف بنک ڈرافٹ یا منی آرڈر کی صورت میں قابل قبول ہوگی، VPP بھیجنا ممکن نہیں ہے۔"

قرآنی آیات اور احادیث نبویؐ کا احترام ہم سب پر فرض ہے

سعدیہ راشد پبلشر نے ماس پرنٹرز کراچی سے چھپوا کر ادارۂ مطبوعات ہمدرد ناظم آباد کراچی سے شائع کیا

سرورق کی تصویر | حریم وقاص، کراچی

ISSN 0259-3734

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

اس شمارے میں کیا کیا ہے؟

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ننھے فسادی

محمد ذوالقرنین

۴۵

شریر نونہالوں نے اس کی ناک میں دم کر دیا تھا، آخر خود پھنس گئے

تین منٹ

جاوید اقبال

۷۲

ایک ہفتے کا عرصہ تین منٹ میں کیسے گزر گیا، جادوئی کہانی

بلاعنوان انعامی کہانی

محمد اقبال شمس

۹۳

حیرت انگیز کہانی پڑھیے۔ عنوان بتایئے۔ انعام میں کتاب پایئے

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عید الاضحیٰ یا بقر عید کے تین دنوں میں ہم مسلمان جانوروں کی قربانی کرتے ہیں۔ اللہ کی راہ میں دُنبہ، بکرا، بھیڑ، گائے یا اونٹ کو ذبح کر کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت کی پیروی کی جاتی ہے۔ تم جانتے ہو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تو اپنے پیارے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بھی قربان کرنے کے لیے تیار ہو گئے تھے اور خود حضرت اسماعیل علیہ السلام بھی اپنی جان کی قربانی دینے کو خوشی خوشی تیار تھے، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے جذبۂ قربانی سے خوش ہو کر بیٹے کی جگہ دنبے کی قربانی کا حکم دیا۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اصل چیز جانور نہیں ہے، بلکہ قربانی کا جذبہ ہے۔

آج ہم جب اپنا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں اسی جذبے کی کمی نظر آتی ہے۔ قربانی تو ہم بڑی دھوم دھام سے کرتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ قیمتی سے قیمتی جانور ذبح کریں اور لوگوں کو دکھائیں کہ ہم نے کتنا مہنگا جانور خریدا ہے، لیکن قربانی کی وہ روح ختم ہوتی جا رہی ہے جو ہمیں اللہ کی راہ میں اپنی عزیز سے عزیز چیز کو قربانی کرنے پر تیار کر سکے۔

ضرورت ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے کا سچا جذبہ پیدا کریں اور آپس میں بھی ایک دوسرے کے لیے قربانی اور ایثار کی عادت ڈالیں۔ ہمیں اپنے ذاتی فائدوں کو قربان کر کے اپنے پیارے وطن پاکستان کی ترقی و خوش حالی کے لیے کام کرنا چاہیے۔ ہمیں ہر کام کرنے سے پہلے یہ سوچنا چاہیے کہ کہیں یہ کام اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف تو نہیں ہے اور یہ بھی سوچنا چاہیے کہ یہ کام پاکستان اور پاکستانی بھائیوں کے لیے نقصان دہ تو نہیں ہے۔

(ہمدرد نونہال جون ۱۹۹۳ء سے لیا گیا)

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

اس مہینے کا خیال

بے جگہ چیز کوڑا ہے، جو چیز صحیح جگہ پر ہے، ہیرا ہے۔
مسعود احمد برکاتی

اس مہینے کے دوسرے ہفتے میں عید الاضحیٰ منائی جائے گی، جسے عید قرباں بھی کہتے ہیں۔ یہ سنتِ ابراہیمی بھی ہے، جو ۱۰ سے ۱۲ ذی الحجہ تک منائی جاتی ہے۔ عیدِ قرباں اس عظیم واقعے کی یاد دلاتی ہے، جو حضرت ابراہیمؑ نے اللہ کی رضا کی خاطر اپنے پیارے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کو قربان کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ قربانی کی رسم بہت قدیم ہے۔ دنیا کی دوسری قومیں بھی اپنے اپنے عقیدے کے مطابق مختلف انداز سے قربانی دیتی ہیں۔ قرآن مجید میں کئی جگہ قربانی کا ذکر آیا ہے۔ ایک جگہ ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ کو نہ قربانی کا گوشت پہنچتا ہے، نہ اس کا خون، اسے صرف تمھارا تقویٰ پہنچتا ہے۔

اسی مہینے کی گیارہ تاریخ کو بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح وفات پا گئے۔ قوم کے بہتر مستقبل کے لیے وہ تین راہنما اُصول اتحاد، تنظیم اور یقینِ محکم دے گئے۔ ۱۹۴۳ء میں کوئٹہ کی ایک تقریب میں انھیں ایک تلوار پیش کی گئی تو انھوں نے کہا کہ یہ تلوار جو آپ نے مجھے عنایت کی ہے، یہ صرف حفاظت کے لیے اُٹھے گی۔ سب سے ضروری تعلیم ہے، جو تلوار سے زیادہ طاقت ور ہے۔ ایک اور جگہ طلبہ سے کہا کہ تم ہی میں سے کسی کو جناح بننا ہے۔

ستمبر ۱۹۶۵ء میں ہمارے وطن پر اچانک مسلط کی جانے والی جنگ میں اپنے دفاع کے لیے ہم نے "تلوار" اُٹھائی تھی۔ اس جنگ میں ہمارے فوجی جوانوں نے دنیا سے اپنی بہادری کا لوہا منوالیا۔ ۱۷-دن کی اس جنگ میں پاکستان نے ۱۶۱۷ مربع میل اور بھارت نے ہمارے ۴۰۰ مربع میل رقبے پر قبضہ کرلیا تھا۔ آخر اقوامِ متحدہ کے ذریعے سے جنگ بندی ہوئی۔ پھر ۴ تا ۱۰ جنوری ۱۹۶۶ء ازبکستان کے مرکزی شہر تاشقند میں ہونے والے معاہدے کے تحت دونوں ملکوں کو ایک دوسرے کے علاقوں سے قبضہ ختم کرنا تھا۔ اس معاہدے کو اعلانِ تاشقند کہا جاتا ہے۔ جنگ کے خاتمے پر تین شہروں لاہور، سرگودھا اور سیالکوٹ کو "ہلالِ استقلال" کا اعزاز دیا گیا۔

اللہ ہمارے ملک کی حفاظت کرے اور ترقی دے، آمین
سلیم فرخی

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

سونے سے لکھنے کے قابل زندگی آموز باتیں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

علم کی فضیلت، عبادت کی فضیلت سے زیادہ ہے۔ مرسلہ : پرویز حسین، کراچی

حضرت علی کرم اللہ وجہہ

دوست کو پتھر سمجھ کر ٹھوکر نہ مارو، بلکہ اسے تراش کے دیکھو شاید وہ ہیرے سے بھی زیادہ انمول ہو۔

مرسلہ : تحریم محمد ابراہیم احمدانی، سانگھڑ

ترمذی

ان پر رحم کرو جو زمین پر ہیں، تم پر وہ رحم کرے گا جو آسمان پر ہے۔

مرسلہ : اعتزاز عباسی، ناظم آباد

شفیق بلخی

بدلہ لینے میں جلدی نہ کرو اور نیکی کرنے میں تاخیر نہ کرو۔ مرسلہ : عائشہ صدیقہ، کراچی

بقراط

اپنی خامیوں کا احساس ہی کام یابی کی کنجی ہے۔

مرسلہ : رافع اکرم، لیاقت آباد

گوتم بدھ

انسانوں سے محبت کرنا ہی دراصل خدا سے محبت کرنا ہے اور انسانوں کی خدمت کرنا ہی دراصل خدا کی رضا حاصل کرنا ہے۔ مرسلہ : نبیلہ مسرور، کراچی

محمد علی کلے

جو شخص مشکلات کا سامنا کرنے کا حوصلہ نہیں رکھتا، وہ کبھی کچھ حاصل نہیں کر سکتا۔

مرسلہ : نیلوفر، لاہور

سائرس اعظم

غلطی مان لینے سے آدمی کا ذہنی بوجھ کم ہو جاتا ہے۔

مرسلہ : تعریس محمد ابراہیم احمدانی، سانگھڑ

ایڈیسن

نیک بننا چاہتے ہو تو داتا بننے کی کوشش کرو اور دانا بننا چاہتے ہو تو مطالعہ کرو۔

مرسلہ : محمد ارسلان صدیقی، کراچی

ٹینی سن

انسان علم کا بہت زیادہ بوجھ اُٹھانے کے باوجود خود کو پھول کی طرح ہلکا محسوس کرتا ہے۔

مرسلہ: علینہ وسیم، رحیم یار خان

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

دعا

محمد مشتاق حسین قادری

شاید کہ اُتر جائے ترے دل میں مری بات
تُو پڑھتا رہے سرورِ عالم کی سدا نعت

جو چاہے گا اللہ، وہی ہوگا مرے دوست!
اللہ کرے مٹ جائیں زمانے سے فسادات

میں دور رہوں مال کی چاہت سے ہمیشہ
کانٹوں میں نہ اُلجھے مرے مولا! یہ میری ذات

ایمان ہے میرا، تری رحمت پہ الٰہی!
کچھ میرا بگاڑیں گی نہ دنیا کی خُرافات

محشر میں خدا رکھنا تُو مشتاق کی عزت
مشتاق یہ کرتا ہے دعا تجھ سے ہی دن رات

WWW.PAKSOCIETY.COM
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com
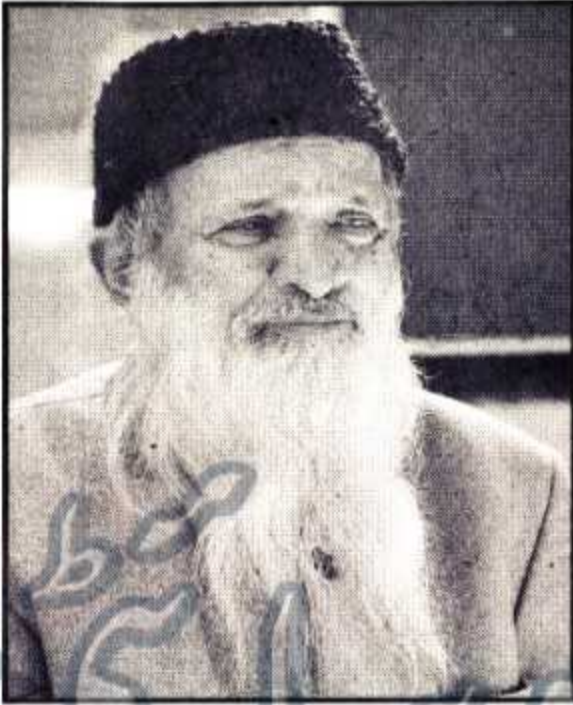
زمین کا فرشتہ

خلیل جبار

بارہ سال کا ایک لڑکا اپنے گاؤں سے بھاگ کر ریل گاڑی میں سوار ہوا۔ گاڑی تیزی کے ساتھ ہندستان کے صوبے سوراشٹر کے ایک مرکزی قصبے راج کوٹ کی طرف جا رہی تھی۔ اس لڑکے کی جیب میں راج کوٹ تک کا ہی ٹکٹ تھا۔ اس لڑکے کی آنکھوں میں ایک خاص چمک تھی۔ دل میں ایک مسرت تھی۔ وہ اپنے ایک خواب کی تعبیر پانے بمبئ یا احمد آباد جانا چاہتا تھا۔ اس کے دل میں خیال آیا کہ بمبئ یا احمد آباد جا کر کام کروں گا اور اس پیسے سے لوگوں کی خدمت کروں گا۔ یہ سوچ کر وہ گھر میں کسی کو بتائے بغیر ٹرین میں سوار ہو گیا تھا۔ اس نے یہ بھی نہ سوچا کہ اس کا یہ عمل غلط ہے۔ وہ اس بات پر خوش تھا کہ اس کے دل میں جو خدمت کا جذبہ ہے، وہ بہت اچھا ہے، اس پر فوری عمل ہونا چاہیے۔

عوام کی خدمت کرنے کا جذبہ اسے اپنی بیمار والدہ حور بائی کو دیکھ کر پیدا ہوا تھا۔ وہ لڑکا اس وقت بہت چھوٹا تھا جب اس کی والدہ پر فالج کا حملہ ہوا تھا۔ وہ لڑکا اپنی والدہ کی خدمت میں دن رات لگا رہتا۔ وہ طویل عرصے تک زندہ رہیں، لیکن اس دوران وہ

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ذہنی مریضہ بن گئیں۔ اپنی بیمار والدہ کو دیکھ کر وہ لڑکا اپنے دل میں سوچتا کہ نہ جانے اس دنیا میں کتنے ایسے لوگ ہوں گے جو میری ماں کی طرح بیماری کے عذاب میں مبتلا ہوں گے اور ان کی خدمت کرنے والا کوئی نہ ہوگا۔ یہی وہ جذبہ تھا جو اسے انسانی خدمت کرنے پر مجبور کرتا تھا۔ محلے کے بچے جب کسی پاگل کو پتھر مارتے تو وہ تڑپ جاتا اور انھیں پتھر مارنے سے روکتا، جس پر لڑکے اس سے لڑ پڑتے کہ ہمیں کیوں مزہ نہیں لینے دیتے ہو۔ وہ لڑکا پیار سے انھیں سمجھاتا کہ ان کا یہ عمل اچھا نہیں ہے۔ وہ لڑکا خدمت خلق کے جذبے کے تحت محلے کی خواتین کو بازار سے سودا سلف لا دیتا یا دوسرے چھوٹے موٹے کام کر دیتا۔ اس کے دوست اس کے جذبے کو سراہنے کی بجائے اسے احمق سمجھتے تھے، مگر اسے ان باتوں کی کوئی پروا نہ تھی۔ اسے دوسرے کے کام آنے پر جو خوشی ہوتی تھی اس کا اندازہ کسی دوسرے کو ہو ہی نہیں سکتا تھا۔

ٹرین راج کوٹ پہنچی۔ راج کوٹ کے مسافر ٹرین سے اُترنے لگے۔ وہ لڑکا بھی ٹرین سے اُتر آیا۔ اس کے قدم آہستہ آہستہ باہر نکلنے والے گیٹ کی طرف بڑھ رہے تھے۔ اچانک اس کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ تم نے جو گھر سے بھاگنے کا قدم اُٹھایا ہے، وہ بہت غلط ہے۔ انسانیت کی خدمت اپنے علاقے میں رہ کر بھی ہو سکتی ہے۔ یہ خیال آتے ہی گھر سے بھاگ کر عوام کی خدمت کرنے کے تصور سے اسے جو خوشی ہو رہی تھی وہ یک دم ختم ہوگئی۔ اس کے چہرے پر اب خوشی کے بجائے اُداسی اور شرمندگی نے لے لی تھی۔ وہ شرمندگی کے احساس کے ساتھ ٹکٹ گھر کی طرف بڑھ گیا۔ اب اس کا ارادہ اپنے گھر جانے کا تھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ٹوٹ سا گیا ہے میرے اعتبار کا وجود
اب کوئی مخلص بھی ہو تو یقیں نہیں آتا

بارش تھی کہ طوفان...... پورے شہر میں جل تھل سا ہو گیا تھا۔ لگتا تھا کہ آج بارش اس کی سہیلی بن گئی ہو۔ نہ وہ رکنے کا نام لے رہی تھی اور نہ ہی شہلا کے آنسو...... شاید اسی لیے وہ دونوں ایک ساتھ ہی آنسو بہا رہی تھیں۔ آج کے اس بپھرے ہوئے ساون نے اس کے زخم بھی ہرے کر دیے تھے۔ سو...... حارث کی ہر بے اعتنائی اسے یاد آ رہی تھی۔

''سنیے...... میرا دل چاہ رہا ہے اس کیفے میں گھنٹوں بیٹھے رہیں۔'' ایک شام جب وہ حارث کے ساتھ آئس کریم پارلر میں آئی تھی تو اس نے سرشاری سے کہا تھا۔

''اور میرا دل چاہ رہا ہے کہ فوراً سے پہلے یہاں سے نکل جاؤں۔''

''کیوں...... ؟ آپ کو یہ شام حسین نہیں لگ رہی ہے کیا...... ؟'' اس نے خاصے لاڈ بھرے لہجے میں پوچھا تھا۔

''شہلا...... ہر ایک کی پسند ناپسند میں زمین آسمان کا فرق بھی تو ہو سکتا ہے ناں......''

''ہاں...... ایسا تو ہوتا ہے۔'' وہ سادگی سے بولی تھی۔

''تو کیا اب میں مزید وضاحت بھی کروں...... ؟'' لہجہ تمسخرانہ تھا۔

''بالکل...... کہ صبح سب کو صبح جیسی فریش ہی لگا کرتی ہے اور رات کی تاریکی میں...... سب کو ہی جھلمل کرتے تارے مسحور کیا کرتے ہیں۔'' وہ بڑے شاعرانہ انداز میں اسے سمجھانے کی سعی کر رہی تھی۔

''بے وقوف لڑکی...... جب میں آئس کریم ہی نہیں کھاتا تو پھر......''

''اوہ تو یہ بات ہے...... مگر آپ کو بتانا تو چاہیے تھا ناں......''

''چلو اب بتا دیا، اب میں یہاں بیٹھ کر کتنا خوش ہو سکتا ہوں...... خود ہی جان لو۔'' وہ اپنی گھڑی پر نظریں جمائے بول رہا تھا۔

''ہاں، بے وقوف تو میں تھی، جو اس وقت بھی نہیں سمجھ پائی تھی کہ میری موجودگی میں اسے وحشت سی ہوا کرتی تھی۔'' اس نے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے سوچا۔

اور پھر ایک شام وہ اسے بڑی خوشامدوں سے برگر کھانے ہوٹل لے گئی تھی۔

''یہاں کے برگر کا مزہ علیحدہ ہی ہوتا ہے۔''

''اچھا...... کیا واقعی...... ؟'' اس نے اسے تیکھے چتونوں سے دیکھا۔

''اور آج تو آپ کو سب سے ہی مختلف لگے گا۔'' وہ اکڑ کر بولی تھی۔

''اچھا، مجھے تو ہر جگہ کا ایک سا ہی لگتا ہے اور آج بھی......'' وہ اس کی ہمراہی میں بھی خوش نظر نہیں آ رہا تھا۔

''حارث، آج میرے ساتھ آپ کو یہاں چائے پینے کا لطف دوبالا محسوس نہیں ہو رہا؟''

''بالکل نہیں......'' وہ نہایت سنجیدگی سے بولا تھا۔

''جھوٹ بول رہے ہیں ناں؟'' وہ اس کی بات کو اس کی شرارت کی کوئی ادا سمجھی تھی۔

''لاحول ولاقوۃ! میں بھلا کیوں جھوٹ بولوں گا۔''

''رئیلی حارث......'' وہ روہانسی سی ہو کر اسے بے یقینی سے دیکھ رہی تھی۔

''ہاں بھئی، میں تو سوچ رہا تھا کہ جلدی سے تمہیں تمہارے گھر ڈراپ کروں اور پھر میں اپنے گھر جاؤں۔''

''کیوں گھر جاؤں؟'' وہ اسے روکنا چاہ رہی تھی۔

''سچی بات بتاؤں شہلا؟'' اب وہ اسے دیکھ رہا تھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

وہی لڑکا بعد میں عبدالستار ایدھی کے نام سے مشہور ہوا۔ وہ پاکستان سمیت پوری دنیا میں اپنی اعلا سماجی خدمات کی وجہ سے جانے اور پہچانے جاتے ہیں۔ سماجی خدمات کے اعتراف میں انھیں بے شمار بین الاقوامی اور قومی اعزازات بھی مل چکے ہیں۔ وہ اب اس دنیا میں نہیں رہے، لیکن لوگوں کے دلوں میں زندہ رہیں گے۔ ۸ جولائی ۲۰۱۶ء کو یہ فرشتہ صفت انسان ہم سے بچھڑ گیا۔

آسماں! تجھے مبارک ہو
اک فرشتہ زمیں نے بھیجا ہے

(مظہر شہزاد)

مولانا عبدالستار ایدھی ۲۸ دسمبر ۱۹۳۲ء کو بانٹوا (کاٹھیاواڑ) میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام عبدالشکور ایدھی اور والدہ کا نام حور بائی تھا۔ ان کے دو بڑے بھائی سلیمان اور صدیق کے علاوہ ایک بہن تھی۔ بچپن میں عبدالستار ایدھی کو وہاں کے ایک اسکول ''مدرسہ اسلامیہ'' میں داخل کیا گیا، لیکن ان کا دل پڑھائی میں نہیں لگا۔ بمشکل گجراتی کی چار جماعتیں پڑھ سکے۔ نو عمری میں انھوں نے اپنی بستی کے دواخانے میں کمپاؤنڈری کا کام سیکھا اور وہیں کام کرنے لگے۔

عبدالستار ایدھی نے کم عمری میں جب اپنی عملی زندگی کا آغاز کیا تو اپنے والد کی نصیحتوں کو مشعلِ راہ بنائے رکھا۔ والد کا کہنا تھا کہ دیانت داری سے محنت کرو اور رزق حلال کماؤ تو اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے اور رزق میں کشادگی پیدا ہوتی ہے۔ اگر تمھیں ضروریاتِ زندگی ستائیں اور پیٹ کی بھوک تنگ کرے تب بھی اپنے بھائی کے سامنے

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

www.paksociety.com

ہاتھ نہ پھیلانا۔

وہ ہمیشہ سیاہ ملیشیا کا کرتا پاجامہ پہنتے تھے۔ عبدالستار ایدھی نے اپنے گھر کو بھی سادہ اور اسلامی اُصولوں کے مطابق بنا رکھا تھا۔ ان کے گھر والے بھی ان ہی کی طرح سادگی پسند اور باکردار تھے۔

عبدالستار ایدھی نے جب کام کرنا شروع کیا اس وقت ان کے پاس چار، پانچ سو روپے تھے۔ کچھ اپنے دوستوں سے اُدھار لیے۔ اس کے علاوہ زکوٰۃ، فطرہ اور کھالوں کے پیسے سے ایک دفتر اور پرانی گاڑی لی، جس سے کام کا آغاز ہو گیا۔ اس وقت اکیلے ہی کام کرتے تھے۔ اب ان کے پاس بہت سارے کارکن ہیں۔ جدید سامان بھی ہے۔ ایدھی فاؤنڈیشن کا نیٹ ورک ملک کے ۱۰۰ سے زائد شہروں میں موجود ہے۔ ایدھی فاؤنڈیشن کے اسپتال موجود ہیں۔ ان میں ایک کینسر اسپتال بھی ہے، جہاں غریبوں کا علاج مفت ہوتا ہے۔ امریکا میں ایدھی فاؤنڈیشن کے انتظامات ان کے بڑے صاحبزادے قطب ایدھی سنبھالتے ہیں۔

عبدالستار ایدھی کی خواہش تھی کہ والدین بچوں میں خدمت خلق کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے انھیں کچھ پیسے دیتے ہوئے یہ بات ذہن نشین کرائیں کہ آدھے پیسے کسی کی بھلائی کے لیے خرچ کرے۔ جب بچہ اس عمل کا عادی ہو جائے گا تو کسی دن پیسے نہ دینے پر دوسروں کی مدد کے لیے بچہ خود پیسے مانگے۔ اس طرح بچوں میں عادت پڑ سکتی ہے، جو مستقبل میں فلاحی ریاست بنانے کے لیے کام آئے گی۔ ☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

سوال سیدھا، جواب سچا

نظر زیدی

بھینس کے آگے بین بجانا کیسا ہے؟
میلے سر میں عطر لگانا ، جیسا ہے
نادانوں کو دوست بنانا کیسا ہے؟
خود کو رستے سے بھٹکانا ، جیسا ہے
جی لکھنے پڑھنے سے چُرانا کیسا ہے؟
اللہ کے انعام گنوانا ، جیسا ہے
امی اور ابو کو ستانا کیسا ہے؟
سایہ چھوڑ کے دھوپ میں جانا ، جیسا ہے
غیبت کرنا ، چغلی کھانا کیسا ہے؟
پیروں چل کر آگ میں جانا ، جیسا ہے
احمق بن کر ناچنا گانا کیسا ہے؟
اپنی عزت آپ گھٹانا ، جیسا ہے
ٹافی ، بسکٹ چھین کے کھانا کیسا ہے؟
سوئے ہوئے فتنوں کو جگانا ، جیسا ہے

پیارے بچو! ایسے سب کاموں سے بچو
دودھ بتاشے کھاؤ ، شاد آباد رہو

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

حاضر جواب قائداعظم

نسرین شاہین

قائداعظم محمد علی جناح برصغیر پاک و ہند کے عظیم لیڈر تھے۔ مورخین نے جہاں ان کی سیاسی سوجھ بوجھ کی تعریف کی ہے، وہاں ان کی حاضر جوابی اور بے باکی کا بھی اعتراف کیا ہے۔ قائداعظم بظاہر کم زور جسم کے مالک تھے، مگر بہت با اُصول اور بارُعب شخصیت کے مالک تھے۔ ان کی آنکھوں میں ذہانت کی چمک تھی۔ قائداعظم سنجیدہ انسان تھے، لیکن خوش مزاجی اور حاضر جوابی بھی ان کی شخصیت کا ایک حصہ تھا۔ درجِ ذیل واقعات سے قائد کی شگفتہ مزاجی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

☆ اگرچہ قائداعظم ایک با اُصول، بہت محنت کرنے والے اور کام سے کام رکھنے والے انسان تھے، اس کے باوجود آپ کی شگفتہ مزاجی اکثر و بیشتر گہرے طنز اور تیز نشتر کا کام کر جاتی تھی۔ حاضر جوابی میں آپ کا جواب نہیں تھا۔ ایک مرتبہ کسی مقدمے کے دوران بحث خاصی طویل ہو گئی تو انگریز مجسٹریٹ نے تھکاوٹ محسوس کرتے ہوئے اور قائداعظم کو طنز کا نشانہ بنایا:

''مسٹر جناح! میں تو آپ کی باتیں ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے اُڑا دیتا ہوں۔''

قائداعظم نے برجستہ کہا: ''جنابِ والا! آپ کے دونوں کانوں کے درمیان کی جگہ خالی جو ہے۔''

☆ ایک بار شادی کی کسی تقریب میں موجود تھے۔ وہاں کونسل آف اسٹیٹ کے ایک رکن بریگیڈیئر احتشام نے قائداعظم سے کہا: ''میں نے وائسرائے کے مشیر ''لارڈ ازمے'' کے اعزاز میں اپنے گھر دعوت کا اہتمام کیا ہے۔ آپ بھی آیئے۔''

قائداعظم نے جواب میں معذرت کر لی تو بریگیڈیئر صاحب نے پوچھا: ''آپ یہاں تو آ گئے، میری دعوت میں کیوں نہیں آئیں گے؟''

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

قائداعظم نے کہا: ''یہ میرے ایک دوست کی بہن کی شادی ہے، اس لیے آ گیا۔ میں عام دعوتوں میں نہیں جاتا، اس لیے میں آپ کی دعوت میں شرکت نہیں کر سکوں گا۔ آپ اپنے لارڈ ازے کو اپنے پاس ہی رکھیے۔

☆ قائداعظم، وائسرائے اور کانگریسی لیڈروں کے ساتھ لندن تشریف لے گئے۔ وہاں انھوں نے ایک علاحدہ ملک کے بارے میں اپنے دلائل جگہ جگہ بڑی خوب صورتی سے پیش کیے اور کانگریس کے مسلم کش رویے کے بارے میں ایسے اعداد و شمار اور ثبوت مہیا کیے، جن سے صاف پتا چلتا ہے کہ مسلمانوں کے حقوق کس طرح جان بوجھ کر کچلے جا رہے ہیں۔ ایک پریس کانفرنس میں کسی نمائندے نے طنزیہ سوال کیا: ''جناب والا! کبھی آپ خود بھی کانگریس میں شامل تھے؟''

قائداعظم نے فوراً جواب دیا: ''جی ہاں، میرے دوست! کبھی میں پرائمری اسکول کا طالب علم بھی ہوا کرتا تھا۔'' نمائندہ دم بخود رہ گیا۔

☆ ۱۴- اگست ۱۹۴۷ء کی صبح کراچی میں قیامِ پاکستان کی تقریب ہونے والی تھی۔ قائداعظم آخری وائسرائے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے ساتھ تقریب میں شرکت کے لیے اسمبلی ہال جانے کے لیے تیار تھے کہ اچانک لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے قائداعظم کو ایک لفافہ دیا اور کہا کہ اسے پڑھ لیجیے۔ قائداعظم نے اسے کھولا اور سرسری پڑھا۔ لفافہ جیب میں رکھ لیا اور کہا: ''آپ چلیں؟''

لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے کہا: ''دیکھیے، میں نے آپ کو اطلاع دے دی ہے اور پھر دہراتا ہوں کہ آپ کی جان خطرے میں ہے۔ سکھوں نے منصوبہ بنایا ہے کہ جس وقت آپ اسمبلی ہال جائیں گے تو آپ کو قتل کر دیا جائے گا۔''

قائداعظم نے کہا: ''اگر مجھے قتل کر دیا گیا تو میں شہید ہوں گا اور مسلمان کے لیے شہید ہونا تو افضل ترین اعزاز ہے، لہٰذا اس کی فکر نہ کرو۔''

لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے کہا: ''نہیں نہیں، مجھے تمھاری جان کی بڑی ضرورت ہے اور میں

WWW.PAKSOCIETY.COM
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

چاہتا ہوں کہ تمھاری حفاظت کا اہتمام کروں۔'' یہ کہہ کر ماؤنٹ بیٹن نے ایک بار پھر قائداعظم سے پروگرام ملتوی کرنے پر اصرار کیا، لیکن قائداعظم نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ اسمبلی ہال میں تقریب ہوئی اور خیریت رہی۔ واپسی پر لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے کہا: ''مسٹر جناح! آپ کو دلی مبارک باد دیتا ہوں کہ آپ بچ کر آ گئے۔ غالباً اس لیے کہ میں آپ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔''

قائداعظم نے کہا: ''نہیں اللہ میرا محافظ تھا، اس لیے میں بچ گیا۔''

لاوڑ ماؤنٹ بیٹن نے دراصل قائداعظم پر نفسیاتی حملہ کیا تھا۔ وہ یہ بتانا چاہتا تھا کہ قائداعظم ایک آزاد مملکت کے سربراہ ہونے کے باوجود غیر محفوظ ہیں اور انگریزوں کی مدد کے محتاج ہیں، لیکن قائداعظم نے اس حملے کو ناکام بنا دیا۔ (کتاب: قائداعظم میری نظر میں از پروفیسر زکریا ساجد)

☆ گاندھی جی نے ایک مرتبہ کہا: ''میں ایک امیر قوم کا لیڈر ہوں اور تھرڈ کلاس میں سفر کرتا ہوں، لیکن قائداعظم ایک نادار اور مفلس قوم کے رہنما ہیں اور فرسٹ کلاس میں سفر کرتے ہیں۔ مسلم لیگ اس خرچ کو کیسے برداشت کرتی ہے؟''

جب قائداعظم کے سامنے یہ بیان کیا گیا تو آپ مسکرائے اور کہا: ''جی ہاں، مسٹر گاندھی ٹھیک کہتے ہیں۔ میں ایک فرسٹ کلاس میں سفر کرتا ہوں اور گاندھی تھرڈ کلاس میں آتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ میں کرایہ اپنی جیب سے دیتا ہوں اور گاندھی کے سفر کا خرچ کانگریس برداشت کرتی ہے۔''

☆ بیگم رعنا لیاقت علی خاں کی بہن کی شادی کی تقریب میں قائداعظم، فاطمہ جناح کے ساتھ بیٹھے تھے۔ جب کھانا شروع ہوا تو بیگم رعنا لیاقت علی نے قائداعظم سے کہا: ''آخر آپ شادی کیوں نہیں کر لیتے؟''

قائداعظم نے برجستہ کہا: ''لیاقت سے کہو کہ وہ میرے لیے بھی کوئی رعنا ڈھونڈ لائے۔'' ☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

www.paksociety.com

ممانی کی جج

انوار آس محمد

یہ ایک گورنمنٹ اسکول تھا، جس میں جماعت اول سے پنجم تک تعلیم دی جاتی تھی۔ یہ اسکول کل سات کمروں اور ایک چھوٹے سے میدان پر مشتمل تھا۔ پانچ کمرے بطور جماعت اور ایک ہیڈ ماسٹر کا کمرا تھا، جہاں تمام اساتذہ کرام بیٹھا کرتے تھے۔ ساتواں کمرا ممانی کا تھا۔ ان کا اصلی نام تو نہ جانے کیا تھا، مگر ہم بچے انھیں ممانی کہا کرتے تھے۔ ممانی کا دنیا میں کوئی نہیں تھا۔ یہ اسکول کبھی ممانی کی ملکیت تھا۔ انھوں نے یہ اسکول حکومتِ پاکستان کو وقف کر دیا تھا۔ ممانی جس کمرے میں رہتی تھیں، وہیں انھوں نے ایک کینٹین کھولی ہوئی تھی۔ وہ اپنے ہاتھوں سے بنائی ہوئی صاف ستھری چیزیں مثلاً سموسے، سینڈوچ، نمک پارے فروخت کیا کرتی تھیں۔ بس اسی میں ان کی گزر بسر ہو جاتی تھی۔ ان دنوں میں جماعت چہارم میں تھا۔

وہ بچوں سے بہت پیار کرتی تھیں، مگر جب بچے انھیں تنگ کرتے تھے تو وہ غصہ بھی دکھایا کرتی تھیں، لیکن ان کے غصے میں بھی شفقت ہوتی تھی۔ میں ممانی کے ہاتھ کے بنے ہوئے سموسے بہت شوق سے کھایا کرتا تھا۔ ممانی کو پاکستان سے بہت پیار تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ وطن بہت قربانیوں سے بنا ہے۔ وہ ہمیں بھی پاکستان سے محبت کا درس دیا کرتی تھیں۔ ہمیں لڑائی جھگڑے سے روکا کرتی تھیں۔ وہ تو ہمیں پودوں اور جانوروں سے بھی محبت کا درس دیا کرتی تھیں۔ کہتی تھیں کہ پودے بھی جان دار ہوتے ہیں، انھیں نہ توڑا کرو۔ جانور بے زبان ہوتے ہیں، انھیں تنگ نہ کیا کرو۔ ممانی بھی ایک طرح سے ہماری

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

استاد ہی تھیں ۔ ان کی بس ایک ہی خواہش تھی کہ کسی طرح وہ حج کرلیں ۔ انھوں نے گھی کے ایک خالی ڈبے میں پیسے بھی جمع کر رکھے تھے ۔ میں نے رپوں سے بھرا وہ ڈبا دیکھا تھا ۔

پھر ایک دن ہم اسکول آئے تو پتا چلا کہ ممانی حج کرنے جا رہی ہیں اور سارا بندوبست بھی ہو چکا ہے ۔ ہمارے اساتذہ بھی ممانی کی عزت کرتے تھے ۔ وہ بھی بہت خوش تھے کہ ممانی کی دلی خواہش پوری ہو رہی ہے ۔ ہم سب نے ممانی کو بہت مبارک باد دی ۔ مجھے آج بھی وہ دن بہت اچھی طرح یاد ہے ۔ ممانی کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے اور وہ ہم سب کو بہت پیار کر رہی تھیں ۔

ہم بچوں کے ششماہی امتحان ختم ہو چکے تھے اور سردیوں اور عید کی چھٹیاں ملا کر پندرہ دن کی چھٹیاں شروع ہونے والی تھیں ، نتیجہ بھی آ چکا تھا ۔ میں پاس ہو گیا تھا اور بہت

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

www.paksociety.com

خوش تھا۔ وہ ہمارا اسکول میں آخری دن تھا اور اسی دن ممانی کو بھی حج کے لیے روانہ ہونا تھا۔ ہم سب چھٹی ہوتے ہی ممانی کے پاس گئے۔ انھیں پھر سے مبارک باد دی اور اپنے اپنے گھر کی طرف چل دیے۔ ممانی بھی ایک ماہ کے لیے جا رہی تھیں۔

چھٹیاں کتنی بھی مل جائیں کم ہی لگتی ہیں۔ پندرہ دن جلد ہی ختم ہو گئے۔ عید کے بعد جب میں اسکول گیا تو ممانی کو اسکول ہی میں پایا۔ میں حیران رہ گیا کہ ممانی کو تو ایک مہینے کے بعد آنا تھا، وہ اتنی جلدی کیسے آ گئیں۔ میں نے ممانی کو سلام کیا اور حج کی مبارک باد دی۔

انھوں نے مسکرا کر میرے سلام کا جواب دیا۔ پھر میں اپنی جماعت میں آ گیا۔ اس دن آدھی چھٹی میں جب میں ممانی کے پاس سموسے لینے گیا تو پتا چلا کہ ممانی تو حج کے لیے جا ہی نہیں سکیں۔ مجھے بہت حیرت ہوئی کہ ممانی حج پر جاتے جاتے آخر رک کیوں گئیں۔ شاید ان کی طبیعت خراب ہو گئی ہو، میں نے سوچا، لیکن میں نے ممانی سے پوچھا نہیں کہ وہ حج پر کیوں نہیں گئیں۔

دو دن بعد جب ہم جماعت میں نیکی کے موضوع پر مضمون لکھ رہے تھے تو ہمارے استاد نے ممانی کی مثال دیتے ہوئے بتایا کہ وہ حج پر کیوں نہ جا سکیں۔

دراصل ہمارے اسکول کے چوکیدار کی بیٹی کی شادی ہونے والی تھی۔ چوکیدار کے گھر چوری ہو گئی۔ اس نے اپنی بیٹی کی شادی کے لیے جو پیسے جمع کیے تھے وہ نہ رہے تو چوکیدار بہت پریشان رہنے لگا تھا۔ پریشانی کی وجہ سے اسے دل کا دورہ بھی پڑ گیا تھا۔ پھر کیا تھا ممانی نے اپنا نوٹوں سے بھرا ہوا ڈبا چوکیدار کو دے دیا تھا، تاکہ وہ اپنی بیٹی کی شادی کر سکے۔ یہ سن کر ہم سب کا منھ کھلا کا کھلا رہ گیا، کیوں کہ سب ہی جانتے تھے کہ

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

حج کرنا ممانی کی سب سے بڑی خواہش تھی۔

مجھے یاد ہے، ممانی ہمیں ایک دوسرے کی مدد کرنے کی تلقین کرتی تھیں۔ چوکیدار کی مدد کر کے انھوں نے عملی طور پر ثابت کر دیا تھا کہ نیکی کیا ہوتی ہے۔ ممانی کا کہنا تھا کہ زندگی رہی تو وہ حج بعد میں بھی کر سکتی ہیں۔ اللہ تو حج کرنے کا موقع ہر سال دیتا ہے۔ میں ایک سال بعد اسکول سے پانچویں جماعت پاس کر کے سیکنڈری اسکول میں آ گیا۔ بعد میں ایک دوست سے پتا چلا کہ ہیڈ ماسٹر نے اپنی کوششوں سے اتنے پیسوں کا بندوبست کر دیا، جس سے ممانی نے حج کر لیا تھا۔ ہم کبھی کبھی ممانی سے ملنے ان کے پاس جایا کرتے تھے۔ آج ممانی دنیا میں نہیں رہیں، لیکن ان کی نیکی کی تعلیم آج بھی ہمارے دلوں میں ہے۔

☆☆☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

درست اندازہ

جاوید بسام

رات کا وقت تھا۔ سخت سردی ہو رہی تھی۔ بلاقی بگھی دوڑاتا ہوا جھیل کے قریب سے گزر رہا تھا۔ سنسان سڑک گھوڑوں کے ٹاپوں کی آواز سے گونج رہی تھی۔ اچانک اسے سڑک کے درمیان ایک آدمی کھڑا نظر آیا۔ اس کا ہیٹ چہرے پر جھکا ہوا تھا۔ بلاقی نے رفتار کم کر دی۔ اس کا خیال تھا کہ قریب آنے پر وہ راستے سے ہٹ جائے گا، لیکن آدمی اسی طرح کھڑا رہا۔ آخر بلاقی کو بگھی روکنی پڑی۔ گھوڑے بے چینی سے پاؤں زمین پر مار رہے تھے۔ بلاقی انھیں چمکارتے ہوئے زور سے پکارا: ”جناب! آپ سڑک کے درمیان کھڑے ہیں، ہٹ جائیں۔ یہ غیر شریفانہ طریقہ ہے۔“

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

آدمی دھیرے دھیرے قدم اُٹھاتا بگھی کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ ایک لحیم شحیم آدمی تھی۔ اندھیرے میں اس کا چہرہ ٹھیک طرح نظر نہیں آ رہا تھا۔ بلاقی کو گڑ بڑ محسوس ہوئی، لیکن وہ اسی طرح بگھی میں بیٹھا رہا۔ جب آدمی قریب آیا تو بلاقی چونک اُٹھا۔ وہ ''بارکا'' تھا، جسے بلاقی نے ایک بار بے وقوف بنا دیا تھا۔

بارکا کا چہرہ بہت بھیانک لگ رہا تھا۔ اس نے اپنے فولادی ہاتھ سے بلاقی کا کندھا پکڑا اور جھنجوڑتے ہوئے بولا: ''میاں بلاقی! اس دن تم نے میرے ساتھ جو کیا، تمھیں اس کا حساب دینا ہوگا، تم بہت پچھتاؤ گے۔'' یہ کہہ کر وہ گھوما اور چل دیا۔

بلاقی جلدی سے بولا: ''میری بات سنو، رک جاؤ۔'' لیکن وہ تیز قدم اُٹھاتا ہوا سڑک کے کنارے لگے ہوئے درختوں میں غائب ہوگیا۔ بلاقی نے ایک گہری سانس لی

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

اور وہاں سے آگے بڑھ گیا۔

اگلے دن جب وہ کام پر سے واپس آیا تو دیکھا کہ گھر کی کھڑکیوں کے تمام شیشے ٹوٹے ہوئے ہیں۔ پڑوسن نے بتایا کہ اس نے ایک لمبے آدمی کو بھاگتے دیکھا تھا۔ بلاقی گردن ہلانے لگا۔ دو تین دن ہی گزرے تھے کہ ایک صبح وہ کام پر گیا تو دیکھا گھوڑوں کی دونوں لگامیں کٹی ہوئی ایک طرف پڑی ہیں۔ کسی نے ان کے ٹکڑے کر دیے تھے۔ وہ پریشان ہو گیا۔ آخر اس نے اُدھار لے کر نئی لگامیں خریدیں، تاکہ کام نہ رکے۔

سردی اور بڑھ گئی تھی۔ ایک رات وہ آتش دان کے قریب کرسی ڈالے بحری قزاقوں کا ایک سنسنی خیز ناول پڑھ رہا تھا۔ اس نے شیشوں کی جگہ گتّے پھنسا کر کھڑکیاں بند کر دی تھیں، لیکن ہوا کا کوئی جھونکا پھر بھی چلا آتا تھا۔ ناول بہت دل چسپ تھا اور ایک اہم موڑ پر پہنچ گیا تھا۔ اچانک زوردار آواز سنائی دی۔ بلاقی اُچھل پڑا۔ کسی نے کھڑکی پر ہاتھ مارا تھا۔ بلاقی نے دیکھا کہ ''بارکا'' اندر جھانک رہا ہے۔ وہ بہت خوف ناک لگ رہا تھا۔ وہ بولا: ''بلاقی! دیکھا میرا انتقام، تمھیں ابھی ایسی اور چیزیں بھی برداشت کرنی پڑیں گی۔'' یہ کہہ کر وہ چل دیا۔

بلاقی تیزی سے اُٹھ کر کھڑکی کی طرف بڑھا اور چلّایا: ''سنو! اندر آؤ۔ میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں۔''

لیکن بارکا نے پلٹ کر بھی نہ دیکھا۔ بلاقی بڑبڑایا: ''عجیب آدمی ہے۔'' اور اپنی کرسی پر آ بیٹھا۔

اسے بیٹھے ابھی دو منٹ ہی گزرے تھے کہ اچانک ایک خوف ناک چیخ سنائی دی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

وہ جلدی سے اُٹھ کر دوسرے کمرے میں آیا اور کھڑکی سے جھانکا۔ کچھ دور کھمبے کے قریب ایک آدمی لڑکھڑاتے ہوئے زمین پر گر رہا تھا، ایسا لگتا تھا کہ وہ بہت زخمی ہے۔ گلی سنسان تھی۔ بارکا لمبے قدم اُٹھاتا اسی طرف جا رہا تھا۔ اسے نہیں معلوم تھا کہ آگے کیا ہوا ہے۔ بلاقی گھر سے نکل کر تیزی سے دوڑا۔ جب وہ وہاں پہنچا تو دیکھا وہاں کئی لوگ جمع تھے۔ دو پولیس والوں نے بارکا کو پکڑ رکھا تھا۔ زخمی آدمی دم توڑ چکا تھا۔ اسے خنجر گھونپا گیا تھا۔

اگلے دن بلاقی نے اخبار میں پڑھا کہ وہ آدمی ایک تاجر تھا۔ سامان کی خریداری کے لیے قصبے آیا تھا، کسی لٹیرے نے اسے لوٹ کر مار ڈالا۔ خبر میں بارکا کا بھی ذکر تھا۔ پولیس کا خیال تھا کہ قتل اسی نے کیا ہے۔

کچھ دن بعد بارکا کو عدالت میں پیش کیا گیا۔ وہ تھکا ہوا نظر آ رہا تھا۔ بلاقی بھی عدالت میں موجود تھا۔ پولیس افسر نے جج صاحب کو بتایا کہ بارکا کو موقعۂ واردات سے گرفتار کیا گیا ہے۔ یہ ایک بدمزاج آدمی ہے۔ اکثر لوگوں سے جھگڑتا رہتا ہے۔ بارکا نے اپنے بیان میں کہا کہ میں بلاقی کو دھمکی دینے وہاں گیا تھا۔ یہ بات سچ ہے کہ مجھے جلد غصہ آ جاتا ہے، لیکن قتل میں نے نہیں کیا۔ بلاقی کا بیان بھی لیا گیا۔ اس نے بتایا کہ قتل بارکا کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی ہو چکا تھا۔ میں نے مقتول کو گرتے اور بارکا کو دور سے آتے دیکھا تھا، لیکن پولیس افسر نے بلاقی کی بات کو مسترد کر دیا۔ اس کا کہنا تھا کہ بلاقی کو دھوکا ہوا ہے۔ بارکا ہی قاتل ہے۔ جج نے حکم دیا کہ اچھی طرح تفتیش کر کے دو دن بعد ملزم کو عدالت میں پیش کیا جائے۔

عدالت سے نکل کر بلاقی، بارکا کے وکیل سے ملا اور کہا کہ میں ثابت کر سکتا ہوں

WWW.PAKSOCIETY.COM
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

کہ قتل بارکا نے نہیں کیا۔ وہ وکیل کو اپنے گھر لے گیا اور اسے کمرے سے قتل کی جگہ دکھائی، پھر بولا کہ ہم ایک تجربہ کرتے ہیں۔ آپ یہاں بیٹھ کر گھڑی پر نظر رکھیں، میں واردات کی جگہ پر جاتا ہوں۔ جب میں فٹ پاتھ پر پہنچوں تو وقت کا حساب شروع کر دیجیے گا۔ وہ باہر چلا گیا۔ کچھ دیر بعد وہ فٹ پاتھ پر نظر آیا۔ وکیل کی نظر گھڑی پر جمی تھی۔ آخر بلاقی کھڑکی کے پاس آ پہنچا اور سانس درست کرتے ہوئے بولا: ''مجھے پہنچنے میں کتنا وقت لگا ہے؟''

وکیل بولا: ''تین منٹ اور دس سیکنڈ۔''

''دیکھا آپ نے، تیز چل کر آنے میں اتنی دیر لگی ہے تو بارکا تو آرام سے چلتا ہوا آیا تھا۔''

''تم کیا ثابت کرنا چاہتے ہو؟'' وکیل تعجب سے بولا۔

''یہ کہ قتل بارکا کے وہاں پہنچنے سے دو منٹ پہلے ہوا۔''

''تم کیسے کہہ سکتے ہو، تم نے وقت دیکھا تھا؟''

''نہیں۔''

پھر عدالت تمھاری بات کو تسلیم نہیں کرے گی۔'' وکیل بولا۔

''میں وقت کا درست اندازہ لگا تا ہوں۔'' بلاقی نے کہا۔

''عدالت میں اندازے نہیں چلتے، تمھیں یہ ثابت کرنا ہوگا۔''

بلاقی سوچ میں پڑ گیا۔

وکیل حیرت سے بولا: ''بارکا تمھیں دھمکی دینے آیا تھا اور تم اسے بچانے کی کوشش

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN

www.paksociety.com

کر رہے ہو۔''

''ہاں، کیوں کہ میں یہ جانتا ہوں کہ قتل اس نے نہیں کیا۔ میں کسی بے گناہ کو سزا پاتے نہیں دیکھ سکتا۔''

اگلی بار جب عدالت میں پیشی ہوئی تو بلاقی نے اپنا تجربہ بیان کیا۔ جج ہنری مسکرا کر بولے: ''میاں بلاقی! تمھیں معلوم تھا کہ ابھی چیخ سنائی دے گی، جو تم نے وقت پر دھیان رکھا ہوا تھا، ہوسکتا ہے تین، چار منٹ گزر گئے ہوں۔''

بلاقی سنجیدگی سے بولا: ''میں ابھی عدالت کو اپنے درست اندازے کا ثبوت دے سکتا ہوں۔''

''ٹھیک ہے یہ تجربہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔'' جج صاحب بولے۔

بلاقی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کا رُخ گھڑی کے دوسری طرف تھا۔ اس نے سر جھکایا اور دونوں ہاتھ گود میں اوپر نیچے رکھ لیے۔

جج صاحب بولے: ''تمھیں دو منٹ کا وقت بتانا ہے، لو ایک، دو، تین ......''

عدالت میں خاموشی چھا گئی۔ لوگوں کی نظریں گھڑی پر جمی تھیں۔ جونہی سوئی دو منٹ پر پہنچی، بلاقی نے ہاتھ بلند کر دیا۔ لوگ حیرت زدہ رہ گئے۔

جج صاحب بولے: ''بلاقی! یہ ثابت ہو گیا کہ تمھارا اندازہ درست تھا۔ تم نے پہلے بھی کئی موقعوں پر پولیس اور عدالت کی مدد کی ہے، لہٰذا بارکا کی ضمانت ہوسکتی ہے، لیکن جب تک اصل مجرم نہیں پکڑا جاتا، اسے تفتیش کے لیے کسی بھی وقت بلایا جا سکتا ہے۔''

پھر جج صاحب نے بارکا کو لوگوں کے ساتھ اچھا رویہ رکھنے کی ہدایت کی۔ اس

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

نے گردن جھکا کر بات سنی اور اقرار میں گردن ہلا کر باہر نکل گیا۔ بلاقی بھی اپنے گھر چلا گیا تھا۔

دو دن بعد خبر آئی کہ اصل قاتل پکڑا گیا۔ اس کے پاس سے لوٹ کی رقم بھی برآمد ہوگئی تھی۔ اس کا کہنا تھا کہ وہ ایک اندھیرے گوشے میں چھپ گیا تھا۔ پھر وہاں بہت سے لوگ آ گئے، وہ بھی ان میں شامل ہو گیا۔ جب سب چلے گئے تو وہ فرار ہو گیا۔

بلاقی پر سے بہت بڑا بوجھ ہٹ گیا تھا۔ وہ بہت خوش تھا۔ رات کو اس نے آتش دان جلایا اور کافی کا پانی چولہے پر رکھ کر بحری قزاقوں کا ناول اُٹھا لیا۔ آج اس کا ناول ختم کرنے کا ارادہ تھا۔ کرسی کا ایک پایہ ڈھیلا ہو گیا تھا۔ بلاقی نے اسے جمایا اور بڑبڑایا۔ کچھ پیسے جمع ہو جائیں تو ایک نئی کرسی خرید لوں۔ ناول اپنے آخری موڑ پر پہنچ گیا تھا۔ بلاقی کو بہت مزہ آ رہا تھا۔ اچانک دروازے کے باہر آہٹ ہوئی۔ ایسا لگا کوئی آ کر واپس پلٹ گیا ہے۔ جب کچھ دیر بعد دوبارہ ایسا ہی ہوا تو بلاقی زور سے بولا: ''دروازہ کھلا ہوا ہے، اندر آ جاؤ۔''

پہلے تو کچھ نہیں ہوا، پھر کسی نے جھجکتے ہوئے دھیرے سے دروازہ کھولا۔ وہ بارکا تھا۔ اس کے کندھے جھکے ہوئے اور نظریں زمین پر گڑی تھیں۔ وہ دروازے میں ہی رکا ہوا تھا۔

بلاقی بولا: ''آؤ دوست! بلا تکلف آؤ، مجھے لگ رہا تھا کہ آج میرے گھر کوئی مہمان آئے گا، اس لیے میں نے کافی کا پانی زیادہ رکھا تھا۔''

بارکا ہچکچاتا ہوا اندر چلا آیا اور آہستہ سے بولا: ''میں تم سے معافی مانگنے آیا ہوں۔''

''اس کی ضرورت نہیں ہے۔ تم نے جو کیا میری بات کے ردِ عمل میں کیا۔''

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

''تم بہت اچھے آدمی ہو۔ میں نے تم جیسا آدمی اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔'' بارکا بولا۔

''مجھے اپنی تعریف سننا پسند نہیں ہے۔'' بلاقی نے کہا۔

''لیکن مجھے تمھاری تعریف کرنا اچھا لگ رہا ہے، کیوں کہ میں زندگی میں پہلی دفعہ کسی کی تعریف کر رہا ہوں۔'' بارکا نے مسکرانے کی کوشش کی۔ بلاقی نے حیرت سے کندھے اُچکائے۔

''تم نہ صرف نیک دل ہو، بلکہ بہادر اور ذہین بھی ہو۔'' بارکا بولا۔

بلاقی نے ایک گہری سانس لی اور بولا: ''تم بھی میرے جیسے بن سکتے ہو۔''

''وہ کیسے؟'' بارکا حیرانی سے بولا۔

''غصہ نہ کرو، دوسرے کے درد کو اپنا سمجھو اور اپنی طاقت بجائے لڑائی جھگڑے کے کمزوروں کی مدد کے لیے استعمال کرو۔ تم مجھ سے بھی اچھے بن جاؤ گے۔''

''کیا میں ایسا کرسکتا ہو؟'' بارکا نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''بالکل، تم ایک مضبوط آدمی ہو۔ ایک بار جو فیصلہ کرلو، اس پر قائم ہو جاؤ۔ لو کافی بن گئی، پہلے گرما گرم کافی پی لو۔''

بارکا سوچ میں پڑ گیا تھا۔ وہ دھیرے دھیرے بڑبڑا بھی رہا تھا۔

کافی پی کر وہ بولا: ''تم نے وقت کا درست اندازہ لگا کر سب کو حیرت زدہ کر دیا تھا۔''

بلاقی مسکرا کر بولا: ''میں اکثر درست اندازہ لگاتا ہوں، لیکن اس وقت میری اُنگلیاں اپنی نبض پر تھیں، میرا دل ایک منٹ میں چونسٹھ بار دھڑکتا ہے۔ یہ ایک پُرانی ترکیب ہے، جسے میں نے خوبی سے استعمال کیا۔''

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آل ٹائم بیسٹ سیلرز:-

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

www.paksociety.com
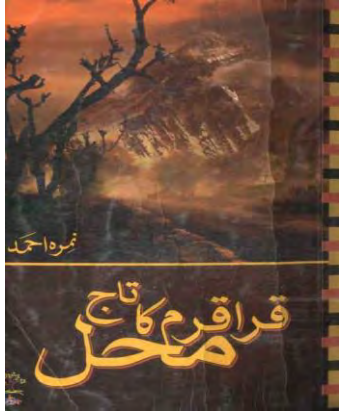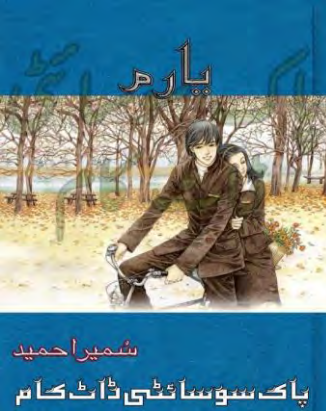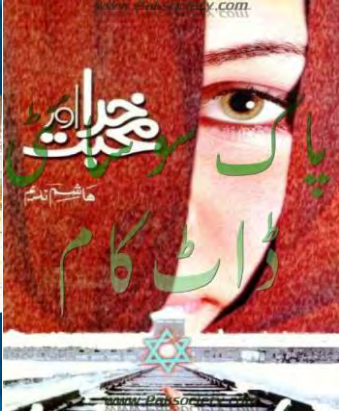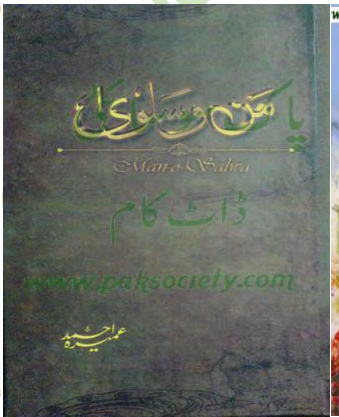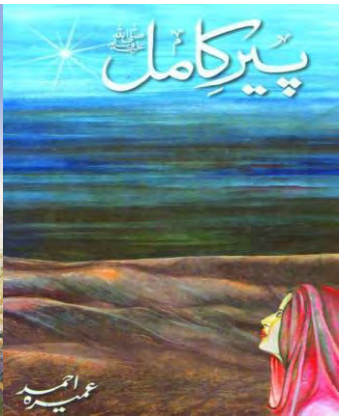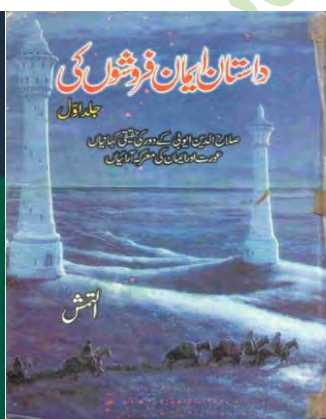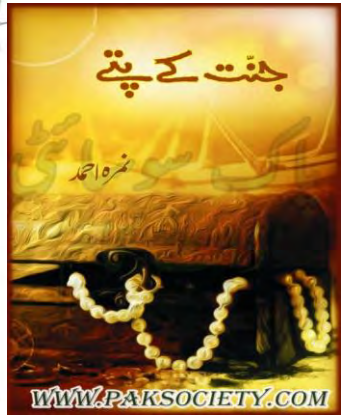
بارکا نے حیرت سے گردن ہلائی، پھر دونوں دیر تک باتیں کرتے رہے، آخر بارکا نے جانے کی اجازت چاہی۔ بلاقی بولا: ''رات بہت ہوگئی ہے، صبح چلے جانا۔''

وہ بولا: ''اس وقت دودھ لے کر ایک گاڑی یہاں سے گاؤں جاتی ہے۔ وہ میرا دوست ہے۔ میں اس کے ساتھ چلا جاؤں گا۔ مجھے جلدی ہے، جا کر کئی کام کرنے ہیں۔''

''کیسے کام؟''

''پہلا کام خود کو بدلنا ہے اور دوسرا تمھارے لیے ایک آرام کرسی تیار کرنی ہے۔''

بلاقی شرمندہ سا ہوگیا: ''نہیں اس کی ضرورت نہیں، میں جلد ہی نئی کرسی خرید لوں گا۔''

''بالکل نہیں، میں تمھارے لیے کرسی بناؤں گا اور وہ دنیا کی سب سے آرام دہ اور پائیدار کرسی ہوگی، لیکن اسے لینے کے لیے تمھیں خود گاؤں آنا ہوگا اور میرا مہمان بننا ہوگا۔''

''ارے بھائی! اس کی ضرورت نہیں ہے۔''

''ضرورت ہے۔ کیا تم مجھے ایک اچھے انسان کے روپ میں دیکھنے نہیں آؤ گے؟''

''اچھا آ جاؤں گا۔'' بلاقی ہار کر بولا۔

بارکا خوشی سے بڑھ کر بلاقی کے گلے لگ گیا اور بولا: ''آج سے ہم دوست بن گئے۔''

بلاقی نے گردن ہلائی، بارکا دروازے سے باہر نکلا اور چل دیا۔ بلاقی اسے جاتا دیکھتا رہا۔

☆☆☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

www.paksociety.com

قبلِ مسیح کی تاریخیں

مسعود احمد برکاتی

اُلٹی کیوں شمار ہوتی ہیں

''ارسطو'' کا نام کس نے نہیں سنا! یہ دنیا کا مشہور مفکر، فلسفی، ماہرِ طب، سائنس داں، ریاضی داں، مصنف تھا۔ افلاطون کا شاگرد اور اسکندرِ اعظم کا استاد تھا۔ سنہ ۳۸۴ قبلِ مسیح میں پیدا ہوا اور سنہ ۳۲۲ قبل مسیح میں اس کا انتقال ہوا۔

بعض نونہال اور بڑے لوگ بھی اس بات پر چونکتے ہیں۔ بعض تو اعتراض بھی کر دیتے ہیں کہ یہ غلطی ہے۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی آدمی پہلے مر جائے پھر پیدا ہو۔ مثلاً کوئی یہ کہے کہ علامہ اقبال ۱۹۳۸ عیسوی میں پیدا ہوئے تھے اور ۱۸۷۷ عیسوی میں ان کا انتقال ہوا، تو لوگ اس پر ہنسیں گے اور ان کا ہنسنا غلط نہ ہوگا، لیکن قبلِ مسیح کے ساتھ جو تاریخ لکھی جاتی ہے وہ اسی طرح لکھی جاتی ہے اور صحیح مانی جاتی ہے، یعنی پیدائش کا سنہ زیادہ اور موت کا سنہ چھوٹا ہوتا ہے۔ ہم یہاں اس بات کو ذرا وضاحت سے لکھتے ہیں۔

ہر کلینڈر یا سنہ کسی خاص واقعے سے یعنی بہت بڑے اور نا قابلِ فراموش واقعے سے شروع ہوتا ہے۔ ہمارا ہجری سنہ (یا کلینڈر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرتِ مدینہ کے واقعے سے شروع ہوتا ہے، اسی لیے ہجری کہلاتا ہے۔ عیسوی سنہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے شروع کیا گیا ہے، اس لیے عیسوی کہلاتا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوا کہ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش سے پہلے کے واقعات کو کس طرح شمار کیا جائے، اس کے لیے یہ دو لفظ اختیار کیے گئے ''قبل مسیح'' (بعض جگہ صرف ق م بھی لکھا ہوتا ہے) یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے، لیکن چوں کہ اس کے لیے تاریخ میں واپس جانا پڑتا ہے، اس

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

لیے حساب اُلٹا لگانا پڑا۔ مثلاً کسی شخص کا انتقال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے سو سال پہلے ہوا اور جب انتقال ہوا تو اس کی عمر پچاس سال کی تھی۔ اب اس بات کو اس طرح کہا جائے گا کہ حضرت عیسیٰؑ سے ڈیڑھ سو سال پہلے پیدا ہوا اور پچاس سال کی عمر پا کر حضرت عیسیٰؑ (یا قبل مسیح) سے سو سال پہلے مرا۔ مثلاً سقراط ۴۶۹ قبل مسیح میں پیدا ہوا اور ۳۹۹ قبل مسیح میں اس کا انتقال ہوا۔ یعنی سقراط پیدا ہوا تو حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش میں ۴۶۹ سال باقی تھے اور جب سقراط کا انتقال ہوا تو حضرت عیسیٰؑ (مسیح) کی پیدائش میں صرف ۳۹۹ سال باقی رہ گئے تھے۔ ☆

گھر کے ہر فرد کے لیے مفید

ماہنامہ

ہمدرد صحت

صحت کے طریقے اور جینے کے قرینے سکھانے والا رسالہ

✠ صحت کے آسان اور سادہ اصول ✠ نفسیاتی اور ذہنی اُلجھنیں

✠ خواتین کے صحی مسائل ✠ بڑھاپے کے امراض ✠ بچوں کی تکالیف

✠ جڑی بوٹیوں سے آسان فطری علاج ✠ غذا اور غذائیت کے بارے میں تازہ معلومات

ہمدرد صحت آپ کی صحت و مسرت کے لیے ہر مہینے قدیم اور جدید

تحقیقات کی روشنی میں مفید اور دل چسپ مضامین پیش کرتا ہے

رنگین ٹائٹل --- خوب صورت گٹ اپ --- قیمت: صرف ۴۰ رپے

اچھے بک اسٹالز پر دستیاب ہے

ہمدرد صحت، ہمدرد سینٹر، ہمدرد ڈاک خانہ، ناظم آباد، کراچی

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

www.paksociety.com

دوست کی عید

ادیب سمیع چمن

ایک لڑکا تھا امتیاز علی — عادتیں اس کی تھیں بہت ہی بھلی
روز اسکول کو وہ جاتا تھا — پڑھنے لکھنے میں دل لگاتا تھا
نثر لکھنے کا شوق تھا اس کو — شاعری کا بھی ذوق تھا اس کو
اس کی تحریریں نیاری ہوتی تھیں — پڑھنے والوں کو پیاری ہوتی تھی
اس نے صورت بھی اچھی پائی تھی — دور اس سے ہر ایک بُرائی تھی
دوست اس کا بہت غریب تھا ایک — تھا مگر وہ بہت شریف و نیک
نام رکھا گیا تھا اس کا فہیم — وہ لڑکپن میں ہوگیا تھا یتیم
جب نظر عید کا ہلال آیا — ذہن میں اس کے یہ خیال آیا
نئے کپڑے نہیں ہیں میرے پاس — نئے جوتوں کی بھی نہیں ہے آس
پیسے کوڑی کی بھی نہیں اُمید — ہائے میں اب کس طرح مناؤں گا عید
ماں سے اس نے کہا، پیاری ماں! — عید کا کس طرح کریں ساماں
ماں نے اس سے کہا کہ میرے لال — تجھ کو میری قسم ہے کر نہ ملال
شکر اللہ تعالیٰ کا کرو بیٹا — اس کی مرضی پہ ہی چلو بیٹا
وہ جو چاہے گا، کر دکھائے گا — وہی رستہ کوئی بنائے گا

☆......☆......☆

رات کو دیکھا امتیاز نے خواب — اک بزرگ اس سے کر رہے تھے خطاب
کہہ رہے تھے امتیاز میاں! — تم مناؤ گے عید کی خوشیاں
لیکن اے پیارے امتیاز سنو — پھول خوشیوں کے اور تم بھی چنو

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ٹھاٹ سے عید گاہ جاؤ گے
شیر خرمہ بھی تم کھاؤ گے

ساری خوشیاں تمھیں مبارک ہوں
سارے ساماں تمھیں مبارک ہوں

دوست بھی تو اک تمھارا ہے
وہ جو مفلس ہے ، بے سہارا ہے

وہ خود دار ، مانگتا نہیں بھیک
تم اسے کرنا اس خوشی میں شریک

صبح کو امتیاز جب جاگا
دیکھ کر پورا خواب وہ جاگا

جاگ اُٹھی تھی اس کے دل میں اُمنگ
لے لیا سامانِ عید اپنے سنگ

اور جا پہنچا اپنے دوست کے گھر
یہ کہا اس سے پھر گلے مل کر

تحفۂ عید لے کے آیا ہوں
اور یہ اُمید لے کے آیا ہوں

تم یہ کپڑے پہن کے خوش ہوگے
اپنے اس بھائی کو خوشی دو گے

دنیا کی یہی روایت ہے
ہاں مگر تم سے اک شکایت ہے

مسئلہ اپنا کیوں چھپایا تھا؟
کیا میں اپنا نہیں ، پرایا تھا

تم بھی تو میرے کام آتے ہو
اچھی باتیں مجھے بتاتے ہو

جوتے موزے بھی لے کر آیا ہوں
لو ! سویاں بھی ساتھ لایا ہوں

عید مل کر منائیں گے دونوں
عید گاہ ساتھ جائیں گے دونوں

دوستی کی تو ہے یہی پہچان
جسم دو ہوں ، مگر ہوں ایک جان

سن کے یہ بات ہنس پڑا تھا فہیم
اور کہنے لگا کہ تم ہو عظیم!

دوستی تو ہے بس اسی کا نام
آئیں ایک دوسرے کے کام

اے چمن تم نے بھی سنا ہوگا
آدمی ہی ہے آدمی کی دوا

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

علم دریچے

زیادہ سے زیادہ مطالعہ کرنے کی عادت ڈالیے اور اچھی اچھی مختصر تحریریں جو آپ پڑھیں، وہ صاف نقل کر کے یا اس تحریر کی فوٹو کاپی ہمیں بھیج دیں، مگر اپنے نام کے علاوہ اصل تحریر لکھنے والے کا نام بھی ضرور لکھیں۔

خائن حکمراں

مرسلہ : ایم اختر اعوان، کراچی

امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ کے پاس آکر ان کے سُسر صاحب نے بیت المال سے مالی تعاون کی درخواست کی۔ آپؓ نے غصے میں آکر فرمایا: ''کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں خدا کے مال میں خیانت کرنے والا بن جاؤں۔''

کچھ دیر بعد جب غصہ ٹھنڈا ہوا تو انھوں نے اپنے ذاتی مال سے حسبِ ضرورت اپنے سُسر کو عطا فرمایا۔

علم دریچے

مرسلہ : تحریم محمد ابراہیم احمدانی، سانگھڑ

بو علی سینا نے کہا: ''اپنی زندگی میں ایثار کی سب سے اعلا مثال میں نے تب دیکھی، جب سیب چار تھے اور ہم پانچ، تب میری ماں نے کہا مجھے سیب پسند نہیں ہیں۔''

چھوٹا مکان

مرسلہ : رمشا پھُل، پھُل شہر

ایتھنز میں مشہور فلسفی سقراط نے اپنا چھوٹا سا مکان بنوایا۔ ایک شخص نے ان سے کہا: ''آپ جیسے بڑے آدمی نے ایسا چھوٹا مکان کیوں بنوایا ہے؟ اپنی شان کے لائق مکان تعمیر کرنا چاہیے۔''

سقراط نے کہا: ''میں اس تنگ مکان کو بڑا عالیشان سمجھوں گا، جب وہاں سچے اور مخلص دوستوں کی آمد ہوگی۔''

مطلب یہ ہے کہ سقراط کو سچے اور مخلص دوستوں کے ملنے کی توقع ہی نہیں تھی۔

وقت کی قدر

مرسلہ : عائشہ صدیقہ، دستگیر

علامہ شبلی نعمانی ایک بحری سفر میں پروفیسر آرنلڈ کے ساتھ تھے، جنھوں نے علامہ صاحب

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

سے عربی، فارسی سیکھی تھی اور انھیں فرانسیسی سکھائی تھی۔ یہی پروفیسر آرنلڈ علامہ اقبال کے استاد تھے۔ علامہ شبلی لکھتے ہیں کہ دورانِ سفر جہاز کا انجن خراب ہوگیا اور جہاز نہایت آہستہ آہستہ ہوا کے سہارے چل رہا تھا۔ میں سخت گھبرایا ہوا تھا۔ آرنلڈ کو دیکھا جو نہایت اطمینان سے کتاب کے مطالعے میں مصروف تھے۔ میں نے کہا: ''آپ کو کچھ خبر بھی ہے؟''

وہ بولے: ''جی ہاں، جہاز کا انجن خراب ہوگیا ہے۔''

میں نے کہا: ''آپ کو کچھ پریشانی نہیں؟ بھلا یہ کتاب پڑھنے کا موقع ہے؟''

وہ بولے: ''اگر جہاز کو ڈوبنا ہی ہے تو یہ تھوڑا سا وقت قابل قدر ہے، جسے فضول ضائع کرنا بے عقلی ہے۔''

آٹھ گھنٹے بعد انجن ٹھیک کرلیا گیا اور جہاز پہلے کی طرح چلنے لگا۔

پسند ناپسند

مرسلہ : تحریم خان، نارتھ کراچی

مشہور ادیب اور شاعر امجد اسلام امجد ایک بار اپنے ایک دوست کے ساتھ ممتاز شاعر حبیب جالب کی عیادت کے لیے اسپتال پہنچے۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ جالب صاحب کو بولنے میں دقت ہوتی ہے۔ آپ ان سے زیادہ دیر بات نہ کیجیے گا۔ انھوں نے وعدہ کرلیا، لیکن جب وہ جالب کے پاس پہنچے تو وہ اُٹھ کر بیٹھ گئے اور مسلسل بولنے لگے۔ امجد صاحب نے ان سے کہا کہ ڈاکٹر نے آپ کو زیادہ بولنے سے منع کیا ہے، آپ کم بولیں۔

جالب صاحب نے ایک زوردار قہقہہ لگایا اور بولے: ''امجد صاحب! میرے پاس دو قسم کے لوگ آتے ہیں۔ ایک وہ جن سے میں بات کرنا چاہتا ہوں، دوسرے وہ جن سے میں بات کرنا نہیں چاہتا۔ جب میرے پاس میری پسند کے لوگ آتے ہیں تو میں اُٹھ کر بیٹھ جاتا ہوں اور جب کوئی ناپسندیدہ شخص آتا ہے تو میں آنکھیں بند کر کے بے ہوش ہوجاتا ہوں اور جب تک وہ شخص موجود رہتا ہے، میں بے ہوش ہی رہتا ہوں۔''

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

www.paksociety.com

عقل مندی

مرسلہ : مہک اکرم، لیاقت آباد

شتر مرغ بیس سے تیس انڈے دیتا ہے۔ پھر ان کے تین حصے کرتا ہے۔ ایک حصہ زمین میں دفن کرتا ہے، دوسرا حصہ دھوپ میں رکھتا ہے اور تیسرے حصے کو سیتا ہے۔ جب بچے نکل آتے ہیں تو دھوپ والے انڈوں کو توڑ کر بچوں کو پلاتا ہے۔ جب وہ ختم ہو جاتے ہیں تو دفن کیے ہوئے انڈوں کو نکال کر ان میں سوراخ کر دیتا ہے۔ انڈوں میں سے نکلنے والے مواد کو کھانے کے لیے چیونٹیاں اور دوسرے کیڑے مکوڑے جمع ہو جاتے ہیں، جنھیں پکڑ پکڑ کر وہ اپنے بچوں کے آگے ڈالتا ہے۔

شاہد آفریدی

مرسلہ : ماہ نور طاہر، کراچی

☆ ۱۹۹۶ء میں نیروبی، کینیا میں ویسٹ انڈیز کے ساتھ ہونے والے ایک میچ میں شاہد آفریدی کے پاس مناسب بیٹ نہ تھا۔ وقار یونس نے سچن ٹنڈولکر کا بیٹ انھیں دے دیا۔ اس بیٹ سے شاہد آفریدی نے گیارہ چھکے اور چھے چوکے مارے اور ۳۷ بالز پر ۱۰۲ رن بنائے۔ اسی بیٹ سے انھوں نے اپنے کیریئر کی تیز ترین سنچری بھی بنائی جو اس وقت ورلڈ ریکارڈ تھا۔

☆ ون ڈے میچز میں شاہد آفریدی کی وکٹیں اور رنز عمران خان سے بھی زیادہ ہیں۔ شاہد آفریدی نے ون ڈے میچز میں ۳۲۸ وکٹ لیں اور ۶۲۱۹ رنز بنائے، جب کہ عمران خان نے ۱۸۲ وکٹ لیں اور ۳۷۰۹ رنز بنائے۔

دریچے

مرسلہ : محمد خبیب سلیمان، شور کوٹ

☆ دو آدمیوں کی کوشش بے فائدہ ہے، ایک وہ جس نے مال کمایا اور اسے جائز استعمال نہیں کیا۔ دوسرا وہ جس نے علم پڑھا اور عمل نہ کیا۔

☆ بے عمل عالم ایسا ہے جیسے اندھے کے ہاتھ میں مشعل، لوگ تو اس سے فائدہ اُٹھاتے ہیں، مگر وہ خود کچھ حاصل نہیں کرتا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

☆ دیوار کے پیچھے بھی بات کرتے وقت ہوشیار رہو۔ ہوسکتا ہے دیوار کے پیچھے دشمن کان لگا کر کھڑا ہوا۔

☆ بات اس وقت تک کرو جب تمھیں یقین ہو کہ اثر ہوگا۔ بے فائدہ بات کر کے قدر نہ گھٹاؤ۔

☆ جو بُری صحبت میں بیٹھتا ہے اس کی سوچ اچھی نہیں ہوتی۔

☆ حاسد کے لیے بد دعا نہ کرو، وہ پہلے ہی حسد کی آگ میں جل رہا ہے۔

☆ بُری عادت والا انسان ہمیشہ اپنی بُری عادت میں پھنسا رہتا ہے۔

☆ اپنے مالک کا وفادار کتا، اس انسان سے بہتر ہے جو اپنے خدا کا شکر گزار نہیں۔

ڈوبا ہوا شہر

مرسلہ : قرۃ العین عباسی، کراچی

جنوبی افریقا کے ساحلی شہر ڈربن سے کچھ دور سطح سمندر سے چھے سو فیٹ نیچے تین ہزار سال پرانا ایک شہر دریافت ہوا ہے۔ یہ کبھی ایک خوب صورت جزیرہ ہوا کرتا تھا۔ اس جزیرے پر باقاعدہ ایک شہر آباد تھا۔ آہستہ آہستہ برف کے پگھلنے سے سمندر کی سطح بڑھنے لگی، یہاں تک کہ یہ آباد جزیرہ سمندر کے چھے سو فیٹ نیچے چلا گیا۔ زیرِ آب کھدائی کے بعد یہاں قدیم انسانی تہذیب کی بہت سی نشانیاں ملی ہیں۔

بوباب

مرسلہ : اُسامہ ظفر راجا، ملکہ کوہسار

افریقا میں ایک درخت پایا جاتا ہے، جسے بوباب (BAOBAB) کہتے ہیں۔ اس درخت کے تنے میں ایک مختصر خاندان سما سکتا ہے۔ یہ درخت دیکھنے میں ایسا لگتا ہے جیسے زمین میں اُلٹا گڑا ہو۔ ایک عام بوباب ۴۵ فیٹ سے زیادہ اونچا نہیں ہوتا، لیکن اس کے تنے کا قطر ۳۵ فیٹ سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ اس درخت کا گودا اتنا نرم ہوتا ہے کہ بندوق کی گولی اس میں سے گزر جاتی ہے۔ جنگل میں رہنے والے افریقی اس کے تنے کو کھوکھلا کر لیتے ہیں اور اس کے اندر آرام سے رہتے ہیں۔

جنوبی افریقا میں ایک سڑک کے کنارے بس اسٹاپ کے پاس ایک بوباب درخت کھڑا ہے۔ اس کے تنے کو کھوکھلا کر دیا گیا ہے۔ مسافر دھوپ اور بارش سے بچنے کے لیے اس کے اندر پناہ لیتے ہیں۔

☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

میرے محافظ

شیخ عبدالحمید عابد

میں پاکستان ہوں۔ میں چھے ستمبر ۱۹۶۵ء کی اس صبح کو دیکھتا ہوں جب اسلام کے مخالفوں نے مجھے ختم کرنے کی سازش کا آغاز کیا۔ اس موقعے پر میں اپنے ان شہیدوں کو کیسے بھول سکتا ہوں، جو میری حفاظت کی خاطر اپنی جانوں پر کھیل گئے۔ مجھے نشانِ حیدر پانے والے شہید آج بھی یاد ہیں اور ہمیشہ یاد رہیں گے۔

نشانِ حیدر اُسے دیا جاتا ہے جو اسلام کی سربلندی اور ملک و قوم کی حفاظت کی خاطر اپنی جان قربان کر دیتا ہے۔ میں ہمیشہ ان شہیدوں اور غازیوں کی تعریف کرتا رہوں گا، جنھوں نے میری یعنی پاکستان کی حفاظت کا حق ادا کر دیا ہے۔ میں ہی نہیں پوری قوم کو ان روشن چراغوں پر فخر رہے گا۔

ان میں سب سے پہلے کیپٹن محمد سرور شہید ہیں، جو ۲۳ جولائی ۱۹۴۸ء کو کشمیر کے محاذ پر شہید ہوئے۔ کیپٹن محمد سرور شہید ۱۹۱۰ء میں ضلع راولپنڈی کے ایک گاؤں سنگھوڑی میں پیدا ہوئے۔

میجر محمد طفیل شہید دوسرے فوجی ہیں، جنھیں نشانِ حیدر سے نوازا گیا۔ سات اگست ۱۹۵۸ء کو لکشمی پور کے محاذ پر وطن کا دفاع کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔

تیسرا نشانِ حیدر میجر راجا عزیز بھٹی کو دیا گیا۔ ان کا تعلق گجرات کے چھوٹے سے گاؤں لاریاں سے تھا۔ میجر عزیز بھٹی شہید ۱۹۶۵ء کی جنگ میں فوجیوں کی کمان کر رہے تھے۔ دشمن ٹینکوں اور توپوں سے بے پناہ آگ برسا رہا تھا۔ میجر عزیز بھٹی اپنی نیند اور سکون کی پروا کیے بغیر مسلسل کئی دنوں تک دشمن کے حملوں کا تابڑ توڑ جواب دیتے

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

رہے، اسی دوران ۹ اور ۱۰ ستمبر کی درمیانی رات کو دشمن کی فائرنگ سے آپ موقعے پر شہید ہو گئے۔

میجر محمد اکرم شہید، میجر شریف شہید، سوار محمد حسین شہید، لانس نائیک محمد محفوظ شہید میرے وہ بہادر فوجی ہیں، جنھوں نے دسمبر ۱۹۷۱ء میں میرا دفاع کرتے ہوئے اپنی جانوں کی قربانی دی اور بہادری کا سب سے بڑا اعزاز نشانِ حیدر حاصل کیا۔ جب کہ پائلٹ آفیسر راشد منہاس شہید نے اپنی زندگی داؤ پر لگا کر اپنا ہوائی جہاز دشمن کے ملک تک نہ جانے دیا اور شہادت کا درجہ پا کر نشانِ حیدر حاصل کیا۔

کیپٹن گل شیر خاں اور حوالدار لالک جان شہید بھی بیباک اور نڈر سپاہی تھے۔ انھوں نے بہادری اور دلیری سے اپنے فرائض انجام دینے میں جسم و جاں کی بازی لگا دی۔

مجھے ستمبر ۱۹۶۵ء کی سترہ روزہ جنگ کا ایک ایک دن یاد ہے۔ میری یادوں میں

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

لاہور کا محاذ بھی ہے۔ میں سیالکوٹ کے معرکے کو بھی دیکھ رہا تھا۔ میری نگاہیں چونڈہ کے مقام پر لڑنے والے ان مجاہدوں کو بھی دیکھ رہی تھیں، جو اپنے سینوں پر ٹینک شکن بم باندھے دشمن کے ٹینکوں تلے اپنی جان کے نذرانے دے رہے تھے۔ میں نے سرگودھا کے ان شاہینوں کی پرواز کی گرج بھی سنی تھی، جنھوں نے مادرِ وطن کی حفاظت کا ایسا حق ادا کیا جو تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھا گیا۔ میری نظریں بلڈ بینکوں کے سامنے لگی ہوئی لمبی قطاروں کو بھی دیکھ رہی تھیں، جن میں سے ہر ایک کہہ رہا تھا کہ ہمارے خون کا آخری قطرہ اسلام کے مجاہدوں کو دے دیا جائے۔

اس جنگ میں میرے محافظوں نے جس طرح میری حفاظت کی اس کی یاد ہمیشہ میرے دل میں رہے گی۔ چھے ستمبر کے دن کو آج بھی قوم نے فراموش نہیں کیا۔ آج بھی ہر سال یہ دن پورے جوش و خروش سے منایا جاتا ہے اور ان شہیدوں، غازیوں کو خراجِ تحسین پیش کیا جاتا ہے، جنھوں نے میری یعنی پاکستان کی حفاظت کی۔ میں ہمیشہ اپنے ان بہادروں پر فخر کرتا رہوں گا۔ ☆

بعض نونہال پوچھتے ہیں کہ رسالہ ہمدرد نونہال ڈاک سے منگوانے کا کیا طریقہ ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس کی سالانہ قیمت ۳۸۰ روپے (رجسٹری سے ۵۰۰ روپے) منی آرڈر یا چیک سے بھیج کر اپنا نام پتا لکھ دیں اور یہ بھی لکھ دیں کہ کس مہینے سے رسالہ جاری کرانا چاہتے ہیں، لیکن چوں کہ رسالہ کبھی کبھی ڈاک سے کھو بھی جاتا ہے، اس لیے رسالہ حاصل کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اخبار والے سے کہہ دیں کہ وہ ہر مہینے ہمدرد نونہال آپ کے گھر پہنچا دیا کرے، ورنہ اسٹالوں اور دکانوں پر بھی ہمدرد نونہال ملتا ہے۔ وہاں سے ہر مہینے خرید لیا جائے۔ اس طرح پیسے بھی اکھٹے خرچ نہیں ہوں گے اور رسالہ بھی جلد مل جائے گا۔

ہمدرد فاؤنڈیشن، ہمدرد ڈاک خانہ، ناظم آباد، کراچی

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

یومِ دفاع

شمس القمر عاکف

بہادر فوج نے گم کردیے اوسان دشمن کے
ملائے خاک میں ، جتنے بھی تھے ارمان دشمن کے
جب اندازے ہوئے سارے غلط ، نادان دشمن کے
نہ ہوتے پست پھر کیوں حوصلے ، بے جان دشمن کے

خبر دشمن نہ رکھتا تھا ، یہ جانبازوں کی دھرتی ہے
صلاح الدین اور محمود کے بیٹوں کی دھرتی ہے
جہاں میں دھوم ہے جن کی ، یہ ان شیروں کی دھرتی ہے
وطن کی آن پر جاں وارنے والوں کی دھرتی ہے

خدا کا شکر ہے ، اب تک وہی جذبے سلامت ہیں
وطن کا مان جو بنتے ہیں ، وہ بیٹے سلامت ہیں
جو جذبے جیت دلواتے ہیں ، وہ سارے سلامت ہیں
خدا کے فضل سے دھرتی کے رکھوالے سلامت ہیں

شجاعت کا ، وفا کا نام ہے ، دن چھے ستمبر کا
وطن سے پیار کا پیغام ہے ، دن چھے ستمبر کا

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

محمد ذوالقرنین خاں

اویس گاؤں کا رہنے والا تھا، جو شہر کے ایک کالج میں پڑھتا تھا۔ گاؤں میں اس کے بڑے بھائی کی شادی ہونے والی تھی۔ شادی میں شرکت کے لیے وہ گاؤں جا رہا تھا۔ گھر پہنچتے پہنچتے اندھیرا پھیل گیا تھا۔ وہ ابھی اپنا سانس بھی درست نہ کر پایا تھا کہ اچانک ایک طرف سے ایک چھوٹا لڑکا بھاگتا ہوا آیا۔ لڑکے کے ہاتھ سالن میں لتھڑے ہوئے تھے۔ وہ یقیناً کھانا کھاتے کھاتے اُٹھ کر بھاگ کھڑا ہوا تھا۔ فوراً ہی اویس کو اس کے یوں بھاگنے کی وجہ معلوم ہوگئی۔ اس کے پیچھے اتنا ہی چھوٹا ایک اور لڑکا ہاتھ میں بلّا لیے دوڑتا نظر آیا۔ اس سے پہلے اویس کچھ سمجھتا، وہ لڑکا جس کے ہاتھ سالن میں لت پت تھے، سیدھا آ کر

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

اویس سے لپٹ گیا۔ اور اس کے سفید سوٹ پر جا بجا داغ لگتے چلے گئے۔ کچھ دیر کے لیے تو وہ سکتے میں آ گیا۔ پھر اس نے قمیص تھامے بچے کو غصے سے دیکھا۔ بچے نے اس بات کی کوئی پروا نہیں کی اور دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا: ''انکل! مجھے اس سے بچاؤ۔''

اس نے بچے کو کندھے سے تھاما اور ایک جھٹکا دے کر خود سے علاحدہ کیا۔ وہ بچہ سنبھل نہ سکا اور کچھ دور جا گرا۔ اسے یوں گرتے دیکھ کر اویس بوکھلا گیا۔ اس سے پہلے وہ آگے بڑھ کر اسے اُٹھاتا دوسرا لڑکا آگے بڑھا اور اویس کے گھٹنے پر ہاتھ میں پکڑے بلّے سے وار کر دیا اور چلّایا: ''میرے بھائی کو مارتے ہو۔''

درد کی ایک لہر اویس کے پورے جسم میں دوڑ گئی۔ اتنی دیر میں وہ بچہ جو گر گیا تھا اُٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے پھرتی سے اویس کی کلائی تھامی اور اپنے نوکیلے دانت اس میں

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

گاڑ دیے۔ تکلیف کی شدت سے اویس کا چہرہ سرخ ہوتا چلا گیا۔ وہ تو اس کی قسمت اچھی تھی کہ اویس کی خالہ زاد بہن وہاں آ پہنچی، جو ان دونوں بچوں کی ماں تھی۔ بڑی مشکل سے اس نے اویس کی جان ان ننھے فسادیوں سے چھڑائی۔

......☆......☆......

اویس تو سب بھول بھال کر شادی کے کاموں میں لگ گیا، مگر ننھے شیطان اس واقعے کو نہیں بھولے تھے۔ وہ ہر وقت اس کی ٹوہ میں رہنے لگے۔ انھوں نے وہاں چند اور بچوں کو بھی اپنا راز دار بنا لیا۔ بچوں کے اس گروہ نے بہت تحقیق اور تفتیش کے بعد ایک ایسا منصوبہ بنایا تھا کہ اویس کے ہاتھوں کے توتے اُڑنے والے تھے۔ اویس کو پرندے پالنے کا بہت شوق تھا۔ اس نے ایک بہت بڑا پنجرا بنوایا تھا، جس میں نایاب قسم کے قیمتی پرندے پلے ہوئے تھے۔

رات کو جب سب سو گئے تو بچوں کے گروہ میں سے ایک بچے کو بھیجا گیا کہ وہ سب پرندے آزاد کر دے۔ بچے نے جا کر دروازہ کھول دیا، مگر پرندے اس وقت آرام فرماتے رہے۔ کافی دیر تک جب کوئی ہلچل نہ ہوئی تو وہ اندر گھس گیا اور کسی طرح دروازہ بھی بند ہو گیا۔ پھر تو وہ شور اُٹھا کہ خدا کی پناہ۔ وہ بچہ کئی بار گر گر اُٹھا، مگر اسے دروازہ نہ ملا۔ توتوں نے کاٹ کاٹ کر اس کا بُرا حال کر دیا۔ اس کی چیخیں سن کر وہاں موجود لوگ اس کی مدد کو دوڑے اور اسے پنجرے سے نکالا۔ اس دوران کافی پرندے باہر نکل گئے۔

اویس پر تو اتنا صدمہ طاری ہوا کہ شادی کی ساری خوشی ماند پڑ گئی۔

وہ بچہ خوف زدہ تھا اور زخمی بھی، اس لیے اس سے زیادہ پوچھ گچھ نہیں کی گئی۔ اس طرح گروہ کے باقی بچے بے نقاب ہونے سے بچ گئے۔ اس واقعے کے بعد ننھے شیطان

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

شاید دوبارہ ایسی کوئی کارروائی نہ کرتے اگر اویس ان کا گیند اور بلا چھپا نہ دیتا۔ بلب اور کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹنے کے بعد اویس کو یہی ایک ترکیب سوجھی تھی۔

اس بات پر بچے بھڑک اُٹھے۔ ایک مرتبہ پھر ان کی میٹنگ ہوئی، جس کی سربراہی دونوں ننھے بھائیوں نے کی۔ جاسوسی کا ایک جال بچھایا گیا، ہر لمحے اویس پر نظر رکھی جانے لگی۔ ان کی محنت رنگ لائی اور اویس کا ایک ایسا راز انھیں معلوم ہو گیا، جو اس کے لیے بہت بڑی مصیبت بن سکتا تھا۔ خوشی سے وہ پھولے نہیں سما رہے تھے۔

دوسری طرف اویس آنے والے طوفان سے بے خبر شادی کی تیاریوں میں مصروف تھا۔ جب اچانک ابا جی نے اسے اپنے کمرے میں طلب کیا اور یہ پوچھ کر اسے حواس باختہ کر دیا کہ کیا وہ سگرٹ پینے لگا ہے؟ ساتھ ہی انھوں نے اس کے جیبوں کی تلاشی بھی لی۔ شاید انھیں پورا یقین تھا کہ وہ اس بُری عادت کا شکار ہو چکا ہے۔ اب وہ کیسے بتاتا کہ وہ سگرٹ چچا جان نے منگوائے تھے۔ ایسا کرنے کی صورت میں اس کی جان بخشی ہو جاتی، مگر چچا جان اس سے ناراض ہو جاتے۔ بہت مشکل سے اس نے ابا جی کو یقین دلایا کہ وہ اس بُرائی کا شکار نہیں ہوا۔

جب وہ کمرے سے باہر آیا تو اس کا منھ لٹکا ہوا تھا۔ وہ دونوں ننھے فتنے اپنی اس کام یابی پر بہت خوش تھے۔ اس دن جب اویس اپنی موٹر سائیکل لے کر کسی کام سے نکلا تو وہ بیچ راستے میں بند ہو گئی۔ کافی کوششوں کے بعد بھی جب موٹر سائیکل نہ چلی تو مجبوراً وہ اسے لے کر پیدل ہی چل پڑا۔ ایک گھنٹے کی مشقت کے بعد وہ ایک مکینک کو تلاش کر پایا۔ مکینک نے یہاں وہاں تانک جھانک کے بعد اسے بتایا کہ پیٹرول ختم ہو گیا ہے۔ یہ سن کر اویس اُچھل پڑا۔ یہ کیسے ممکن تھا۔ کل ہی تو اس نے ٹنکی بھر کر پیٹرول ڈلوایا تھا، اس لیے

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

اس کا دھیان اس طرف بالکل نہیں گیا۔ وہ پیٹرول پمپ کی طرف چل پڑا، جہاں تک پہنچنے کے لیے اسے مزید آدھا گھنٹا لگا۔ جب واپس گھر پہنچا، تو اماں جان نے اتنی دیر لگانے پر اسے خوب ڈانٹ پلائی۔

ننھے فسادیوں کو اس کھیل میں مزہ آنے لگا تھا۔ اپنی ہر شرارت کی کام یابی کے بعد وہ کچھ نیا سوچنا شروع کر دیتے۔ اب وہ اتنے پُر اعتماد تھے کہ کسی اور بچے کو اپنے منصوبے میں شامل کرنا ضروری نہیں سمجھتے تھے۔ موٹر سائیکل سے پیٹرول بھی ان دونوں نے مل کر نکالا تھا۔

بارات والے دن صبح صبح ان دونوں نے دیکھا کہ اویس کوئی چیز ہاتھوں میں اُٹھائے لے جا رہا ہے جس پر کپڑا پڑا ہوا ہے۔ وہ دونوں اس کے پیچھے چل دیے، تاکہ شرارت کے لیے کوئی موقع ہاتھ آجائے۔ گھر کے پچھلے حصے میں ایک بڑا سا اسٹور تھا۔ اویس وہاں داخل ہوا اور وہ چیز رکھ کر وہاں سے نکل گیا۔ وہ دونوں اس شے کو دیکھنے کی خواہش میں اندر داخل ہوئے۔ یہ دیکھ کر انھیں مایوسی ہوئی کہ وہ ایک پرانا ٹائپ رائٹر تھا۔ وہ واپس جانے کے لیے پلٹ ہی رہے تھے کہ انھیں قدموں کی چاپ سنائی دی۔ انھوں نے دیکھا اویس اخبار کی ردی اٹھائے اسٹور کی طرف آرہا ہے۔ وہ دونوں ایک طرف پڑے کاٹھ کباڑ کے پیچھے چھپ گئے۔ اویس نے ردی کو وہاں رکھا اور پلٹ گیا۔ جاتے جاتے دروازہ باہر سے بند کر گیا۔ جب تک ننھے فسادی دروازے تک پہنچے، اویس جا چکا تھا۔ وہ چیخے چلّائے، دروازے کو پیٹا، مگر اس گہما گہمی میں ان کی آواز کسی نے نہ سنی۔ خوف سے دونوں کا بُرا حال تھا۔

بارات روانہ ہوگئی تھی اور اب ہر طرف خاموشی چھا گئی تھی۔ ان دونوں کا خیال

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

تھا کہ سب جلدی واپس آجائیں گے، مگر اندھیرا چھانے لگا تھا اور بارش بھی ہونے لگی، لیکن بارات اب تک نہیں لوٹی تھی۔ ٹن کی چھت پر بارش کی بوندوں نے شور مچا رکھا تھا۔ بجلی جب زور سے کڑکتی تو ان دونوں کی چیخیں نکل جاتیں۔ وہ صبح سے بھوکے پیاسے تھے۔ رات کا نہ جانے کون سا پہر تھا کہ جب اچانک ایک جھٹکے سے دروازہ کھلا۔ اسی لمحے بجلی کڑکی تھی۔ ایک عجیب وغریب حلیے والے شخص کو دیکھ کر ان دونوں پر کپکپاہٹ طاری ہوگئی۔ وہ اتنے خوف زدہ تھے کہ ان کی منھ سے کوئی آواز بھی نہیں نکل سکی۔ اس سے پہلے کہ وہ بے ہوش ہو جاتے انھیں جانی پہچانی آواز سنائی دی۔ ڈرومت میں اویس ہوں۔ دوسری بار جب بجلی چمکی تو انھوں نے اویس کو پہچان لیا اور اویس ماموں کہتے ہوئے اس سے جا لپٹے۔ آنسو جو سارا دن رو رو کر خشک ہو چکے تھے، دوبارہ سے اُمنڈ آئے۔ اویس انھیں کچن میں لے گیا کھانا کھلایا اور پھر انھیں سلا دیا۔

وہ دونوں اس وقت حیران رہ گئے جب بارات لوٹی تو اویس سب کے ساتھ ہی آیا تھا۔ حیرت سے سب کے منھ کھل گئے۔ اویس نے کہا: ''پرانا ٹائپ رائٹر اور پرانے اخبارات میں نے اسٹور میں نہیں رکھے تھے اور نہ میں نے دروازہ بند کیا تھا۔ وہ دونوں بضد تھے کہ انھوں نے خود اویس کو دیکھا تھا۔ کچن میں کیچڑ کے نشان اور برتن بھی اس بات کا ثبوت تھے کہ دونوں بچے سچ کہہ رہے ہیں۔ سب کے ذہنوں میں ایک ہی سوال تھا کہ اگر وہ اویس نہیں تھا تو پھر کون تھا؟

اویس وہاں سے اُٹھ آیا۔ اس کے لبوں پر ایک معنی خیز مسکراہٹ تھی۔

دراصل جب اویس کو یقین ہوگیا پرندوں کو آزاد کرنے کی کوشش، سگرٹ نوشی کا الزام لگا کر ابا جی سے اسے ذلیل کروانا، اور موٹر سائیکل میں سے پیٹرول کا غائب

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ہو جانے کے پیچھے ان دو شیطانوں کا ہاتھ ہے تو اس نے بدلہ لینے کی ٹھان لی۔ اسے معلوم تھا کہ وہ دونوں کیسے چنگل میں آئیں گے۔ وہ انھیں اپنے پیچھے لگا کر گودام تک لے گیا اور وہاں انھیں بند کر دیا۔ اویس نے سوچ رکھا تھا کہ بارات کی روانگی سے پہلے انھیں جا کر نکال دے گا، مگر وہ مصروفیت میں بھول گیا۔ اسی دن ندی میں بارش کی وجہ سے پانی بہت بڑھ گیا اور انھیں رات کو وہیں ٹھیرنا پڑا۔ رات کو تھک ہار کر جب بستر پر لیٹا تو اچانک اسے ان دونوں کا خیال آیا تو اس کی نیند اُڑ گئی۔ سخت تھکن کے باوجود وہ اُٹھا اور ایک خطرناک، مگر مختصر راستے سے ہوتا گھر کو روانہ ہو گیا۔ یہ اس کے لیے ایک مہم تھی۔ ایک جگہ چٹان سے کودتے ہوئے وہ نیچے جا گرا۔ اس کی قسمت اچھی تھی کہ بارش کی وجہ سے وہاں کیچڑ ہو گئی تھی، ورنہ کھال اُدھڑنے کے ساتھ ساتھ اس کی دو، چار ہڈیاں ضرور ٹوٹتیں۔ اس کی حالت بہت خستہ تھی۔ اس کے گھٹنے میں موچ آ گئی تھی۔ اس کے دائیں ہاتھ کی کلائی بھی بُری طرح دُکھ رہی تھی، مگر وہ کسی نہ کسی طرح گھر پہنچ گیا۔ بچوں کو آزاد کیا اور انھیں کھانا کھلایا۔ اسی وقت وہ واپس بارات والی جگہ لوٹ گیا۔ اسے معلوم تھا، گاؤں سے ٹرک صبح سویرے سبزی منڈی جاتے ہیں اور وہ اس گاؤں کے قریب سے گزرتی ہیں، جہاں بارات ٹھیری تھی۔ یوں وہ کپڑے بدل کر وہاں پہنچ گیا، جہاں ابھی تک سب سو رہے تھے وہ جا کر اپنے بستر میں گھس گیا۔ دوسرے دن سب کے ساتھ وہ بھی گھر پہنچ گیا تھا۔

ننھے فسادی آج بھی یہ سوچ کر خوف زدہ ہو جاتے ہیں کہ ہمیں اسٹور سے نکال کر کھانا کھلانے والا کون تھا؟

☆☆☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

ماہنامہ داستانِ دل ساہیوال

ادب کی دنیا میں ایک نیا نام

نئے لکھنے والوں کے لئے ایک بہترین پلیٹ فارم

اگر آپ لکھاری ہیں اور تحریر کسی مستند ادارے میں بھیجنا چاہتے ہیں تو ابھی داستانِ دل کو بھیجیں۔ آپ کی تحریر قریب کے شمارے میں پبلش کی جائے گی۔ آپ اپنے افسانے، ناولٹ، ناولز، کہانیاں، جگ بیتیاں، آپ بیتیاں، غزلیں یا پھر نظمیں ہمیں ای میل کے ذریعے، ڈاک کے ذریعے یہاں تک کہ وٹس ایپ کے ذریعے بھی بھیج سکتے ہیں۔ بس آپ کی تحریر اردو میں لکھی ہونی چاہیئے۔ اگر آپ نئے لکھاری ہیں تو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، آپ اپنی تحریر ہمیں بھیجیں ہم اس کو صحیح کر کے اپنے شمارے کا حصہ بنائیں گے۔ اگر آپ لکھنا نہیں جانتے تب بھی آپ کو فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں آپ ہمیں کوئی بھی اچھی سی غزل یا اقوال زریں انتخاب کے لئے بھیج سکتے ہیں۔ وہ بھی داستانِ دل کا حصہ بنے گا۔ اس کے علاوہ آپ اپنی تحریر موبائل پر بھی میسج کر سکتے ہیں بس اردو میں تحریر ہو۔

ہمارے داستانِ دل کے سلسلے کچھ اس طرح سے ہیں

محبت نامے، ملک کی ممتاز شخصیات کا انٹرویو، افسانے ناولز، ناولٹ، غزلیں، نظمیں، حمد، نعت اور انتخاب

اس کے علاوہ آپ کی ہر تحریر کو ہمارے شمارے میں خاص جگہ دی جائے گی۔ آپ ہمارے سارے شمارے پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر پڑھ سکتے ہیں اور پڑھ کر اپنی رائے دے سکتے ہیں

ہمارا ایڈریس ہے۔

ندیم عباس ڈھکو چک نمبر L-5/79 ڈاکخانہ 5.L/78 تحصیل وضلع ساہیوال

وٹس ایپ نمبر: 03225494228

ای میل ایڈریس ہے abbasnadeem283@gmail.com

www.paksociety.com

زبانیں اور حروفِ تہجی

خلیق احمد

ہر انسان کے منھ میں زبان ہے، جس سے بولتا ہے، اپنی بات کہتا ہے اور کانوں سے دوسروں کی سنتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''ہم نے انسان کو پیدا کیا، پھر اس کو گویائی سکھائی۔'' (سورۃ الرحمٰن کی آیت نمبر ۴۔۳) اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کر کے اس کو بولنا سکھایا، تاکہ وہ اپنے خیالات کو آسانی اور خوبی کے ساتھ پیش کر سکے اور دوسروں کی بات سمجھ سکے۔ زبان سے بولنا دراصل اظہارِ رائے کا طریقہ ہے۔ عقل و شعور، فہم و ادراک، تمیز و ارادہ وہ قوتیں ہیں جو علم اور عمل کی بنیاد ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک انسان اپنے اظہارِ خیال کے لیے بے شمار زبانیں بولتا آیا ہے۔ جب لکھنے کی ضرورت پیش آئی تو شروع میں مختلف شکلیں بنا کر کام چلا لیا، پھر باقاعدہ آواز کی مناسبت سے حروف ایجاد کر لیے۔ یہاں موجودہ دور میں بولی جانے والی چند مشہور زبانوں کے حروفِ تہجی درج کیے جا رہے ہیں۔

۱۔ چینی زبان کے حروفِ تہجی کی تعداد......۵۰۰۰

۲۔ جاپانی زبان کے حروفِ تہجی کی تعداد......۱۸۰۰

۳۔ کھامر کمبوڈین زبان کے حروفِ تہجی کی تعداد......۴۷

۴۔ سنسکرت زبان کے حروفِ تہجی کی تعداد......۴۸

۵۔ رشین زبان کے حروفِ تہجی کی تعداد......۳۳

۶۔ فارسی زبان کے حروفِ تہجی کی تعداد......۳۳

۷۔ اردو زبان کے حروفِ تہجی کی تعداد......۳۶

۸۔ ترکش زبان کے حروفِ تہجی کی تعداد......۲۹

۹۔ ہسپانوی زبان کے حروفِ تہجی کی تعداد......۲۹

۱۰۔ عربی زبان کے حروفِ تہجی کی تعداد......۲۸

۱۱۔ جرمن زبان کے حروفِ تہجی کی تعداد......۲۷

۱۲۔ انگلش زبان کے حروفِ تہجی کی تعداد......۲۶

۱۳۔ فرنچ زبان کے حروفِ تہجی کی تعداد......۲۶

۱۴۔ رومن زبان کے حروفِ تہجی کی تعداد......۲۴

۱۵۔ گرگیگ زبان کے حروفِ تہجی کی تعداد......۲۴

۱۶۔ عبرانی زبان کے حروفِ تہجی کی تعداد......۲۲

۱۷۔ اٹالین زبان کے حروفِ تہجی کی تعداد......۲۱

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

بادشاہ کا انصاف

ریاض عادل

بہت پرانے زمانے کی بات ہے۔ جنگل کا بادشاہ شیر ایک درخت کے نیچے آرام کر رہا تھا۔ اس درخت سے تھوڑی دور ایک گدھا ہری ہری گھاس کھانے میں مصروف تھا کہ اچانک ایک بھڑ کہیں سے اُڑتی ہوئی آئی اور گدھے کی دُم پر کاٹ کر غائب ہوگئی۔ گدھا اس اچانک حملے سے بوکھلا گیا اور ڈھینچوں ڈھینچوں کرنے لگا۔ گدھے کی آواز بہت بھدی اور کرخت ہوتی ہے۔ گدھے کی اس چیخ وپکار سے شیر کی آنکھ کھل گئی۔ نیند ٹوٹنے پر شیر کو سخت غصہ آگیا۔ اس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ، فوراً گدھے کو پکڑ لیا۔ گدھا خوف زدہ ہوگیا کہ جان بچنی بہت مشکل ہے۔ اس نے سن رکھا تھا کہ موجودہ شیر بادشاہ نرم دل اور انصاف پسند ہے، لہٰذا وہ فوراً منت سماجت کرنے لگا۔

''بادشاہ سلامت! مجھے معاف کر دیں۔ مجھ سے بڑی غلطی ہوگئی ہے۔ آیندہ میں آپ کے آرام میں ہرگز مخل نہیں ہوں گا۔''

''ٹھیک ہے میں تمھیں معاف کر دوں گا، مگر اپنے کیے کی سزا تمھیں بھگتنی پڑے گی۔''

گدھا دل ہی دل میں جان بچ جانے پر خدا کا شکر ادا کرنے لگا۔ ''بادشاہ سلامت! میں ہر طرح کی سزا کے لیے تیار ہوں۔''

ابھی شیر اور گدھے میں یہ بات چیت ہو رہی تھی کہ ایک تیز رفتار وہاں آ نکلا۔

شیر نے اسے دیکھتے ہی کہا: ''آؤ، تیز رفتار تم ہی اس کی سزا کا فیصلہ سناؤ۔''

''بادشاہ سلامت! مجھے بتایئے ہوا کیا ہے؟'' تیز رفتار کے لہجے سے خوشی صاف

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

www.paksociety.com

جھلک رہی تھی، اسے پہلی بار احساس ہوا کہ جنگل میں اس کی بھی کوئی حیثیت ہے جو بادشاہ سلامت نے اسے ایک ایسے مقدمے کا فیصلہ کرنے کو کہا ہے، جس میں ایک فریق خود جنگل کا بادشاہ بھی ہے۔

شیر نے اسے گدھے کی بدتمیزی کی روداد سنائی اور کہا: ''اب تم ہی اس کی سزا کا فیصلہ کرو۔''

''بادشاہ سلامت! میرا خیال ہے کہ گدھے کے دونوں کان کاٹ دیے جائیں۔''

تیز رفتار نے فیصلہ سناتے ہوئے کہا۔ اس کے دل میں شاید یہ خیال بھی تھا کہ ہوسکتا ہے بادشاہ اس کے فیصلے سے خوش ہوکر اسے اپنا مشیر بنالے۔

شیر نے کہا: ''ٹھیک ہے، مجھے تمھارا فیصلہ مناسب لگتا ہے، لہٰذا میں گدھے کے دونوں کان کاٹ لیتا ہوں، تاکہ اسے نصیحت ہو اور یہ آیندہ اس طرح کی بدتمیزی نہ کرسکے۔''

اس سے پہلے کہ گدھا اپنی سزا میں کمی کی درخواست کرتا، شیر نے پلک جھپکنے میں اس کے دونوں کان کاٹ ڈالے۔ گدھے کو درد تو بہت ہوا، مگر بادشاہ سلامت کی ناراضی اور غصے کے ڈر سے درد برداشت کرگیا۔ اسے تیز رفتار سے بھی گلہ تھا کہ اس نے انصاف نہیں کیا۔

شیر نے کہا: ''ٹھیک ہے، تم دونوں اب اپنی اپنی راہ لو اور گدھے میاں! میں تمھارے دونوں کان اپنے ساتھ لے جاتا ہوں، تاکہ دوسرے جانور بھی اس سے عبرت پکڑیں۔''

تیز رفتار، پھرتی سے ایک طرف کو نکل گیا۔ گدھا تکلیف کے عالم میں وہاں سے اُٹھا اور اپنے ٹھکانے کی طرف چل پڑا۔ راستے میں اس کی ملاقات ایک گیدڑ سے ہوئی۔ گیدڑ کے پوچھنے پر گدھے نے تمام قصہ اس کو سنایا۔ گدھے کی بے بسی اور تیز رفتار کا فیصلہ

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

www.paksociety.com

سن کر اس کا دل پسیج گیا۔ وہ بولا: ''اگر اس طرح چھوٹی چھوٹی غلطیوں پر سزا کا سلسلہ چل پڑا تو پھر اس جنگل میں ہمارا جینا دوبھر ہو جائے گا۔ ایسا کرتے ہیں بی لومڑی کے پاس چلتے ہیں اور اسے تمام روداد سناتے ہیں۔ ہو سکتا ہے وہ کوئی راستہ نکال لے، تاکہ آیندہ بادشاہ سلامت کسی کو اس طرح کی سزا نہ دیں۔ بی لومڑی نے تمام واقعہ سننے کے بعد ان سے ہمدردی کا اظہار کیا اور تسلی دی: ''تم لوگ پریشان نہ ہو میں کچھ کرتی ہوں۔'' پھر اس نے گیدڑ سے کہا کہ وہ گدھے کو بھالو حکیم کے پاس لے جائے، تاکہ اس کے کان کے زخموں کا علاج ہو سکے اور خود بادشاہ سلامت سے ملاقات کے لیے نکل پڑی۔ اس کے ذہن میں ایک ترکیب آ چکی تھی۔

دوسری طرف شیر اپنے غار میں آرام کر رہا تھا کہ لومڑی وہاں پہنچی اور اندر آنے کی اجازت مانگی۔ اجازت ملتے ہی وہ اس کے قریب جا کر آداب بجالائی۔

شیر نے کہا: ''کہو بی لومڑی! کیسی ہو، جنگل کی کیا خبریں ہیں؟''

بی لومڑی تو خود موقع کی تلاش میں تھی کہ مناسب موقع ملے تو بات کی جائے۔ اب جب شیر نے خود ہی پوچھ لیا تو بولی: ''بادشاہ سلامت! آپ کا اقبال بلند ہو۔ اگر جان کی امان پاؤں تو کچھ عرض کروں۔''

''کہو بی لومڑی! بلا تکلف کہو۔ تمھیں پتا ہے ہم تمھارا کتنا خیال کرتے ہیں۔'' شیر نے اس کی طرف پیار بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''عالی جاہ! یہ آپ کا بڑا پن ہے اور حضور بہتر جانتے ہیں کہ آپ کی خیر خواہی ہی میرا مقصد ہے۔ حضور! گدھے کے کان کاٹنے والی بات پورے جنگل میں پھیل چکی

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ہے۔ سارے جانور اس بات سے پریشان ہیں کہ ہمارے بادشاہ سلامت تو بہت ہی نرم دل اور اپنی رعایا کا بہت خیال رکھنے والے ہیں، پھر انھوں نے گدھے جیسے مسکین جانور کو اتنی بڑی سزا کیوں سنائی۔''

لومڑی ابھی بات کر رہی تھی کہ شیر نے درمیان سے بات کاٹ دی: ''بی لومڑی! یہ بتاؤ جانور کیا کہہ رہے تھے؟''

لومڑی نے اپنی ترکیب کام یاب ہوتے دیکھی تو بولی: ''حضور! ان کے ذہن میں یہ خیالات شاید آئے بھی ہوں کہ اب ہمارے بادشاہ سلامت کا رویہ تبدیل ہو رہا ہے، مگر میں نے صورتِ حال سنبھال لی اور ان سے کہا کہ ایسا ہو ہی نہیں سکتا، ہمارے بادشاہ سلامت کسی جانور کو سزا دینے کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ کسی نے ان کو غلط مشورہ دیا ہو، ورنہ ہم سب جانتے ہیں کہ بادشاہ سلامت اور ان کے آبا و اجداد کتنے رحم دل اور اپنی رعایا کا کس قدر خیال رکھنے والے مشہور ہیں۔''

شیر، لومڑی کی باتیں سن کر دل ہی دل میں شرمندہ ہو رہا تھا کہ اس کے بارے میں جنگل کے جانور کیا سوچیں گے۔ اس نے لومڑی کو ساری بات بتائی اور کہا: ''میں نے تیز رفتار کا فیصلہ مان کر بڑی غلطی کر دی ہے اور اب مجھے اپنی غلطی کا احساس ہو رہا ہے تم ہی بتاؤ میں کیا کروں؟''

''عالی جاہ! میرے ذہن میں ایک ترکیب ہے، جس پر عمل کر کے آپ انصاف پسند مشہور ہو جائیں گے اور جنگل میں دوبارہ آپ کی نیک نامی کے چرچے ہوں گے۔'' لومڑی نے اپنی ترکیب بادشاہ سلامت کو سنائی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

لومڑی کی ترکیب سن کر شیر بہت خوش ہوا اور کہنے لگا: ''بی لومڑی! تم واقعی عقل مند ہو اور آج کے بعد تم ہی میری مشیر ہو۔''

''حضور کی ذرّہ نوازی ہے۔'' لومڑی اتنا بڑا اعزاز پا کر خوشی سے پھولے نہ سما رہی تھی بولی: ''بس آپ کان سنبھال کر رکھیں باقی معاملات میں دیکھ لیتی ہوں۔''

شام تک لومڑی سب جانوروں تک یہ اطلاع پہنچا چکی تھی کہ کل بادشاہ سلامت نے جنگل کے مرکزی میدان میں بہت بڑا اجلاس بلایا ہے، جس میں تمام جانوروں کی شرکت لازمی ہے۔ دوسری طرف تیز رفتار یہ سوچ رہا تھا کہ ہو نہ ہو کل مجھے بادشاہ سلامت ضرور کوئی عہدہ دیں گے۔

دوسرے دن صبح ہی صبح اجلاس والا میدان جانوروں سے بھرا ہوا تھا، جہاں گدھا بھی اپنے زخموں سمیت موجود تھا۔ سارے جانور آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ شیر کی آمد کے ساتھ ہی شور ختم ہو گیا۔ سارے جانوروں نے کھڑے ہو کر شیر کا استقبال کیا۔ شیر نے ایک اونچی جگہ پر مخصوص اپنی نشست سنبھال کر سب کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور لومڑی سے کہا: ''بی لومڑی! آج کی کارروائی کا آغاز کیا جائے۔''

لومڑی نے بادشاہ کی اجازت سے کہنا شروع کیا: ''آج کا اجلاس اپنی نوعیت کا ایک اہم اجلاس ہے۔ کل رونما ہونے والا واقعہ آپ سب لوگوں کو معلوم ہے، پھر بھی میں کارروائی کے طور پر دوبارہ آپ کے گوش گزار کرتی ہوں۔''

یہ کہتے ہوئے لومڑی نے گدھے کے کان کاٹنے والا واقعہ دوبارہ تفصیل سے سب کو سنایا اور کہنے لگی: ''میں اب بادشاہ سلامت سے گزارش کرتی ہوں کہ وہ تشریف

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

لائیں اور کارروائی کو آگے بڑھائیں۔

شیر کھڑا ہوا تو تمام جانور اس کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو گئے۔ ''بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں۔'' شیر نے سب کو بیٹھنے کا کہا: ''جیسا کہ تمام واقعہ آپ کے علم میں ہے۔ میں سمجھتا ہوں ایک اچھے حکمران کو ہمیشہ درگزر اور انصاف سے کام لینا چاہیے، مگر میں اس معاملے میں ناکام رہا، جس کی بنیادی وجہ تیز رفتار کا فیصلہ ہے۔ بادشاہوں کو دوسروں کے فیصلے اور مشورے سوچ سمجھ کر قبول کرنے چاہییں۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ تیز رفتار کے اس فیصلے کو مان کر ہم نے بڑی غلطی کی ہے اور گدھے کو اپنے کانوں سے محروم ہونا پڑا۔ اس کی تلافی کے طور پر گدھے کے علاج معالجے کا سارا خرچا ہم اُٹھائیں گے اور جب تک اس کا زخم ٹھیک نہیں ہو جاتا، اس کے کھانے کے لیے گھاس اور دوسری چیزیں ہم مہیا کریں گے۔''

سارے جانور ''بادشاہ سلامت زندہ باد'' کے نعرے لگانے لگے۔ شیر نے اشارے سے انھیں چپ کرایا اور کہا: ''چوں کہ تیز رفتار نے ٹھیک فیصلہ نہیں کیا، لہٰذا اسے بھی سزا دی جائے گی، تاکہ آیندہ وہ کسی کو غلط مشورہ نہ دے سکے۔ تیز رفتار کی سزا یہی ہے کہ اس کے کان بھی کاٹے جائیں اور گدھے کے کان تیز رفتار کو لگا دیے جائیں۔ چیتا اس کے کان کاٹے گا اور بھالو حکیم گدھے کے کان تیز رفتار کو لگا دے گا۔''

سب نے دوبارہ بادشاہ سلامت زندہ باد کے نعرے لگائے کہ بادشاہ سلامت نے انصاف سے کام لیا ہے۔ اس دن کے بعد سے تیز رفتار کو خرگوش کہا جاتا ہے، یعنی گدھے کے کانوں والا۔ حکیم بھالو نے نہایت توجہ سے گدھے کا علاج کیا اور تھوڑے عرصے میں اس کے کان پہلے جیسے ہو گئے۔

☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com
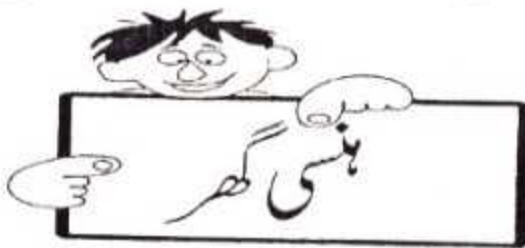
ایک لڑکا اپنے دوست کے گھر گیا۔ اس کے دوست نے اسے چاے پلائی، لڑکے نے کہا: ''چاے تو بڑی مزے دار ہے۔''

دوست نے کہا: ''اگر بلی دودھ میں سے ملائی نہ کھاتی تو اور بھی مزے دار بنتی۔''

مرسلہ : مریم مجاہد، لاہور

ایک شخص نے دوستوں کی دعوت کی۔ چار دوست ایک ساتھ آئے۔ اتفاق سے چاروں گنجے تھے۔ میزبان سے کہنے لگے: ''واہ کیا شان دار محفل ہے۔''

میزبان نے ان کے گنجے سروں کو دیکھتے ہوئے کہا: ''اور آپ نے تو آکر محفل کو چار چاند لگا دیے ہیں۔''

مرسلہ : محمد عبداللہ افتخار، لاہور

والد استاد سے: ''میں تو بچپن میں حساب میں بہت کمزور تھا، میرا بیٹا کیسا ہے؟''

استاد: ''تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے۔''

مرسلہ : اُم ایمن، میانوالی

استاد: ''بچو! بتاؤ لوگ جب چاند پر انسان رہنے لگیں تو کیا ہوگا؟''

شاگرد: ''ہوگا کیا، ہر روز کوڑا ہمارے اوپر گرا کرے گا۔''

مرسلہ : پرویز حسین، کراچی

ڈاکٹر مریض سے: ''میں حیران ہوں کہ آپ کے دل کی دھڑکن اچانک اتنی زیادہ تیز کیوں ہو گئی ہے؟''

مریض نے سنجیدگی سے کہا: ''ابھی ابھی گھر والوں نے آپ کی فیس کے بارے میں بتایا ہے۔''

مرسلہ : محمد عمیس خان، ڈیرہ غازی خان

ماں کو دیکھ کر بچے نے زور زور سے رونا شروع کر دیا۔ ماں نے پوچھا: ''کیا بات ہے بیٹا! کیوں رو رہے ہو؟''

بچے نے کہا: ''میرے ہاتھ پہ چوٹ لگ گئی تھی۔''

ماں نے کہا: ''مگر پہلے تو میں نے

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

تمھاری آواز نہیں سنی۔''

بچے نے جواب دیا:''میں سمجھا آپ گھر میں نہیں ہیں۔''

مرسلہ : عبدالجبار رومی انصاری، لاہور

☺ پہلا دوست :''میں نے جلتی ہوئی عمارت سے تین لوگوں کو زندہ باہر نکالا، مگر اس کے باوجود انھوں نے مجھے بہت مارا۔''

دوسرا دوست :''وہ کیوں؟''

پہلا دوست :''جنھیں میں نے باہر نکالا تھا، وہ فائر بریگیڈ کے کارکن تھے۔

مرسلہ : سمیعہ توقیر، کراچی

☺ استاد، ندیم سے:''اندھا کسے کہتے ہیں؟''

ندیم:''جس کی آنکھیں نہ ہوں۔''

استاد:''شاباش! اور کانا کسے کہتے ہیں؟''

ندیم:''جس کے کان نہ ہوں۔''

مرسلہ : پرنس سلمان خان، کراچی

☺ راہ گیر نے ایک لڑکے سے پوچھا: ''کیوں میاں! کیا آپ ابھی تک اپنا کھویا ہوا نوٹ تلاش کر رہے ہیں؟''

لڑکے نے کہا:''جی نہیں، نوٹ تو چھوٹے بھائی کو مل گیا تھا۔''

راہ گیر نے حیرت سے پوچھا:''پھر اب کیا تلاش کر رہے ہو؟''

''چھوٹے بھائی کو۔''لڑکے نے جواب دیا۔

مرسلہ : روبینہ ناز، کراچی

☺ ایک دوست نے شرط لگاتے ہوئے کہا: ''میں ہاتھ لگائے بغیر انڈا توڑ سکتا ہوں۔''

دوسرے دوست نے حیرت سے کہا: ''اچھا توڑ کر دکھاؤ۔''

دوست نے انڈا نیچے رکھا اور پاؤں سے توڑ دیا۔''

مرسلہ : سیف الرحمٰن، حیدرآباد

☺ استاد شاگرد سے:''واٹ از یور فادر نیم۔''

بچے نے سوچا کہ میرے استاد نے انگلش میں پوچھا ہے تو مجھے بھی انگلش میں جواب دینا چاہیے۔

بچے کے والد کا نام اسد اللہ تھا۔ اس نے جواب دیا:''ٹائیگر اوف گوڈ۔''

مرسلہ : نام و پتا نامعلوم

WWW.PAKSOCIETY.COM
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

☺ ایک شخص خودکشی کرنے کے لیے ٹرین کی پٹری پر لیٹا ہوا تھا اور اس کے پاس کھانا بھی رکھا ہوا تھا۔

وہاں سے ایک شخص کا گزر ہوا۔ وہ یہ دیکھ کر بہت حیران ہوا اور پوچھا: "تم تو خودکشی کے لیے آئے تو، مگر یہ کھانا کیوں رکھا ہوا ہے؟"

اس شخص نے جواب دیا: "بھائی صاحب! ٹرین لیٹ بھی ہو سکتی ہے۔"

مرسلہ : اُسامہ ملک، کراچی

☺ ننھا جاوید صبح کی نماز کے بعد گڑگڑا کر دعا مانگ رہا تھا: "یا اللہ! کراچی کو پاکستان کا دارالحکومت بنا دے۔"

امی نے سنا تو حیران ہو کر پوچھا: "منے! یہ دعا کیوں مانگ رہے ہو؟"

منے نے بڑی معصومیت سے جواب دیا: "امی جان! میں نے پرچے میں یہی لکھا ہے۔"

مرسلہ : راحم فرخ خان، کراچی

☺ دادا پوتے سے: "ایک زمانہ تھا جب میری جیب میں صرف دس روپے ہوتے تھے اور میں اسٹور سے گھی، دالیں، آٹا، چاول سب کچھ لے آتا تھا۔"

پوتا: "زمانہ بدل گیا ہے دادا جی! اب ہر جگہ کیمرے لگ گئے ہیں۔"

مرسلہ : حرا سعید شاہ، جوہر آباد

☺ ایک بچے نے ماں سے پوچھا: "امی جان! آپ نے کہا تھا کہ انسان کو صبر کا دامن کبھی نہیں چھوڑنا چاہیے۔"

ماں: "ہاں بیٹا! میں نے کہا تھا۔"

بچہ: "آپ نے یہ بھی کہا تھا کہ ہر کام اللہ کی مرضی کے مطابق ہوتا ہے۔"

ماں: "ہاں ہاں! میں نے کہا تھا، مگر بات کیا ہے؟"

بچہ: "آپ نے یہ بھی کہا تھا کہ خدا کے کاموں میں دخل نہیں دینا چاہیے؟"

ماں: "بتاؤ تو سہی ہوا کیا ہے؟"

بچہ: "بات یہ ہے کہ امی! میں امتحان میں فیل ہو گیا ہوں۔"

مرسلہ : یمنیٰ کریم، کراچی

WWW.PAKSOCIETY.COM
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

علم کی لگن

سیما اختر

اسکول بس کے تیز ہارن کی آواز سنی تو بلال نے چونک کر پیچھے دیکھا۔ وہ ننگے پاؤں میلے کپڑے پہنے، آس پاس بکھری ہوئی گندگی میں کھڑا، کچرے کا تھیلا اپنے کندھے پر ڈالے ہوئے صرف یہ سوچ رہا تھا کہ میں بھی ان بچوں کی طرح صاف ستھرا یونی فارم پہن کر اسکول جاتا۔ اس کے باپ نے کچرا چن کر ہی سہی، مگر اپنے اور اپنی اولاد کو حرام کی کمائی کبھی نہ کھلائی۔ باپ کے لیے دو وقت کی روٹی کھلانا ہی مشکل تھا۔ تعلیم کے اخراجات پورے کرنا اس کے بس میں نہیں تھا۔

سب بچے اپنا اپنا بیگ سنبھالتے ہوئے اسکول کے اندر داخل ہوئے۔ کام سے فارغ ہو کر بلال نے باپ سے پوچھا: ''بابا! کیا میں کبھی نہیں پڑھ سکوں گا؟''

''روزانہ ایک ہی سوال، تیرا دل نہیں بھرتا؟ جب تُو جانتا ہے کہ میں تیری یہ خواہش نہیں پوری کر سکتا تو کیوں مجھے تنگ کرتا ہے۔ بیٹا! اب روٹی کھا لے اور سو جا، جتنی جلدی صبح اُٹھے گا اتنا اچھا کچرا ملے گا۔''

''کچرا تو کچرا ہوتا ہے بابا! اچھا بُرا کچرا کیا ہوتا ہے! آخر وہ سوچتے سوچتے سو گیا۔

اگلے روز کچرے کے ڈھیر کے قریب سے گزرتے ہوئے اس کے باپ کو عربی زبان میں لکھا ہوا ایک کاغذ ملا تو اس نے اسے چوم کر آنکھوں سے لگا لیا۔ اب اسے رکھتا کہاں! ہاتھ میں جو تھیلا تھا، وہ گندی چیزوں سے بھرا ہوا تھا۔ اس نے قریبی ایک بڑی جامع مسجد کا رُخ کیا۔ یہاں دینی تعلیم کے ساتھ دوسرے تمام علوم کی تعلیم مفت دی جاتی

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

www.paksociety.com
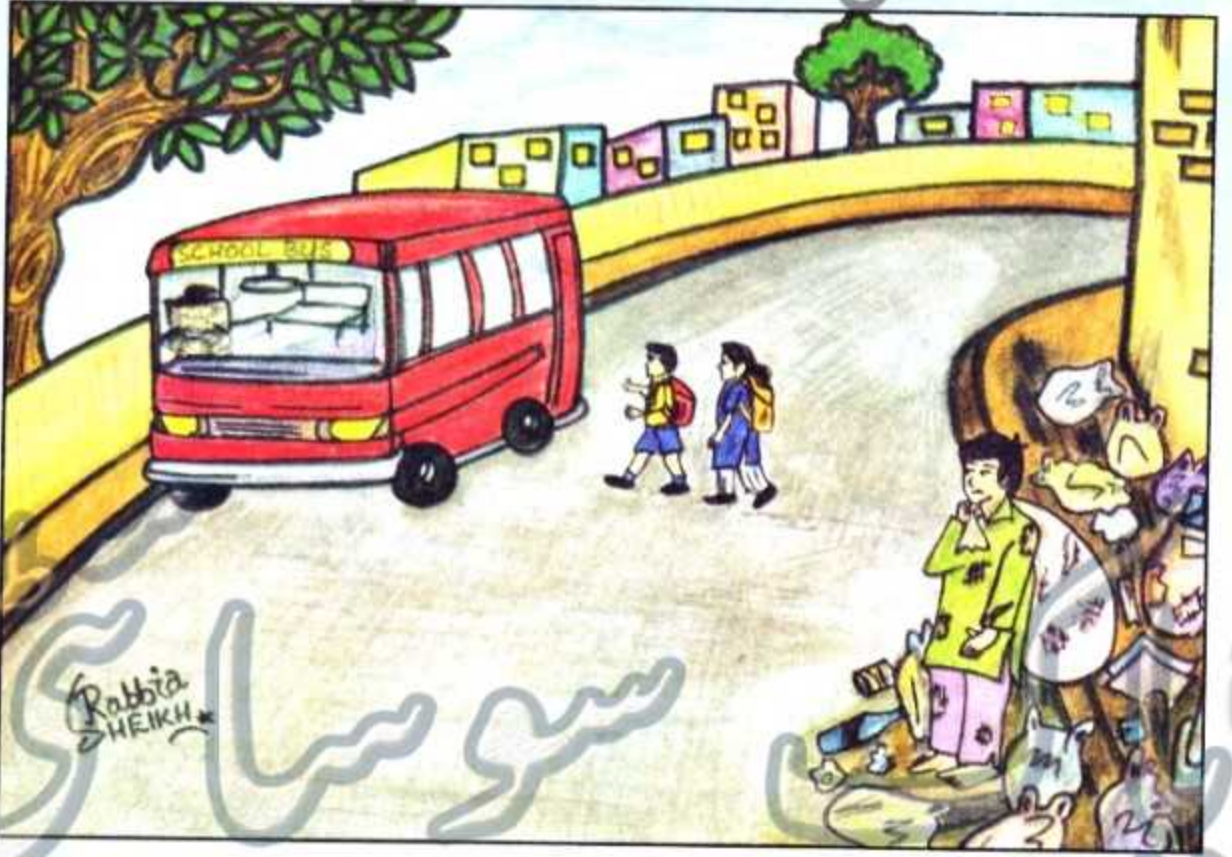
تھی۔ دروازے کے اندر قدم رکھتے ہوئے اس کا دل ہچکچایا۔ سامنے لکھا تھا: ''صفائی نصف ایمان ہے۔'' اسے مسجد کے احاطے کے اندر صاف ستھرے لباس پہنے، سلیقے سے ٹوپی لگائے ہوئے ایک بچہ نظر آیا۔ اس نے بچے کو اشارے سے بلایا: ''بیٹا! یہ اس ڈبے میں ڈال دو۔'' قریب آنے پر اسے اپنا بیٹا یاد آ گیا۔

''تم یہاں کیا کر رہے ہو؟'' اس نے یونہی پوچھ لیا۔

بچے نے بڑی خوب صورت مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا: ''میں یہاں پڑھتا ہوں۔''

''یہاں کیا پڑھتے ہو؟''

''قرآن و حدیث اور دوسری علمی کتابیں۔''

WWW.PAKSOCIETY.COM
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

اتنے میں مسجد کے امام صاحب آ گئے تو اس نے پوچھا: ''امام صاحب! یہاں پر بچوں کی تعلیم پر کتنا خرچا آتا ہے۔''

''کچھ بھی نہیں، ہم یہ کام اللہ اور اس کے رسولؐ کی رضا کے لیے کرتے ہیں، مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو؟''

''میرے بیٹے کو پڑھنے لکھنے کا بہت شوق ہے...... مگر کیا کروں کچرے کے ڈھیر سے پیٹ کی آگ تو بجھ جاتی ہے، مگر علم حاصل کرنے کے لیے تو پیسے کی ضرورت ہوتی ہے، وہ کہاں سے لاؤں......''

''تم اس کو کل ہمارے پاس لے آنا۔''

''مگر......''

''مگر کیا؟''

''جناب! اس کے پاس صاف ستھرے کپڑے اور جوتے نہیں ہیں۔''

مولوی صاحب نے اس کے بیٹے کی عمر معلوم کی اور پھر ایک شاگرد کو اشارے سے بلایا۔ اس کے کان میں کچھ کہا۔ شیر خان نے مایوس ہو کر واپسی کا ارادہ کیا اور کچرے کا تھیلا کندھے پر ڈال کر ابھی چند قدم آگے بڑھا ہی تھا کہ مولوی صاحب کی آواز آئی:

''یہ لو کپڑے اور جوتے، کل اسے نہلا دُھلا کر ہمارے پاس لے آنا۔ کل سے تمھارا بیٹا ہمارا شاگرد ہے۔''

شیر خان نے گھر پہنچ کر دیکھا کہ آج بلال چپ چاپ کمرے کے ایک کونے میں لیٹا ہوا ہے۔ نہ کوئی فرمائش اور نہ کچرے کے تھیلے میں سے کچھ ڈھونڈنے کی لگن۔ شیر خان

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

نے وہیں زمین پر بیٹھتے ہوئے اس کے سر کو اپنی گود میں رکھ لیا اور بے ساختہ اس کے ماتھے کو چومنے لگا۔

وہ باپ کی گود میں چھپ گیا: ''بابا! مجھے پڑھنا ہے، اچھا انسان بننا ہے۔''

''ضرور بیٹا! ضرور۔''

غیر متوقع جواب سن کر بلال اُٹھ کر بیٹھ گیا۔

''ہاں بیٹا!'' یہ کہہ کر شیر خان نے اسے نئے کپڑے اور جوتے دیے اور کہا: ''کل سویرے ہی ہم چلیں گے۔ اب تجھے رونے اور کچرا اُٹھانے کی ضرورت نہیں۔''

بلال کی آنکھوں میں چمکتی خوشی دیکھ کر شیر خان کا چہرے بھی خوشی سے کھِل اُٹھا۔☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

نونہال مصور

آسیہ ذوالفقار - کراچی

ماہ نور طاہر، لیاقت آباد

محمد معوذ مدنی، گھوٹکی

اُمِ حبیبہ، ٹیکسلا

محمد قاسم وسیم، کراچی

محمد علی فاروقی، رحیم یار خان

قریشہ فاطمہ فاروقی، رحیم یار خان

اُمِ ایمن، چشمہ، میانوالی

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

تصویر خانہ

محمد شایان عامر، لانڈھی

جنت شاہد، لانڈھی

نوشین ناز، نوشہرو فیروز

بلقیس فاطمہ، کراچی

بتول فاطمہ، کراچی

ثمینہ محمد لطیف کمبوہ، حیدر آباد

محمد قاسم وسیم، کراچی

محمد عاصم وسیم، کراچی

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

تین منٹ

جاوید اقبال
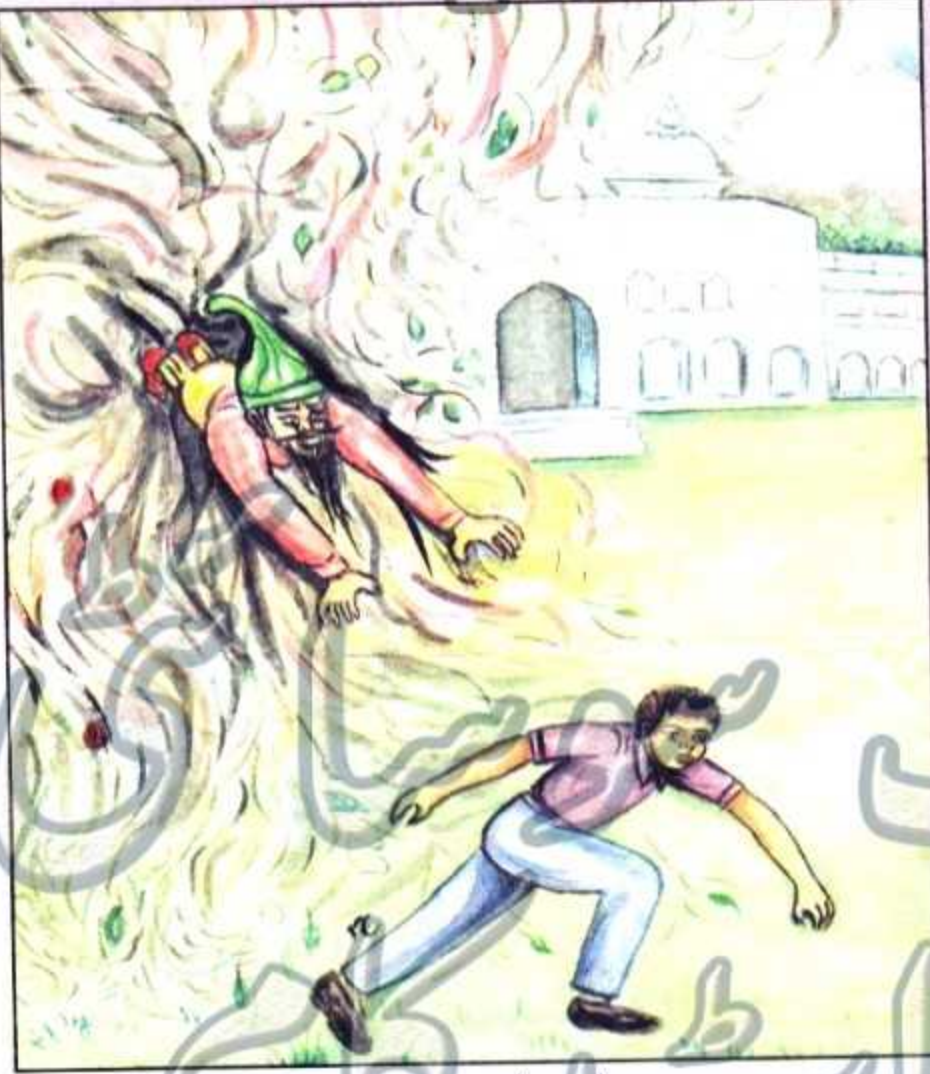
وہ محلے کا سب سے پرانا مکان تھا۔ ٹوٹی پھوٹی دیواریں، جگہ جگہ سے جھڑتی اینٹیں، اُدھڑتا پلستر، اُکھڑتی چھتیں، جیسے ابھی گر جائیں گی۔ اندر ہر وقت اندھیرا چھایا رہتا۔ پرانے طرز کے اس مکان میں ایک کنواں بھی تھا۔ ٹوٹے ہوئے دروازے سے اندر داخل ہوں تو ایک جھولا لٹکا نظر آتا۔ محلے کے بچے جھولے کے لالچ میں وہاں پہنچ جاتے۔ اگر کوئی بچہ جھولا زور سے جُھلاتا تو جھولا کنویں کے اوپر پہنچ جاتا اور جھولے پہ بیٹھا بچہ خوف سے چلاّنے لگتا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

میں ایک دن جھولے پر بیٹھا تھا کہ کسی نے پیچھے سے جھولے کو زور سے دھکا دے دیا۔ میرے منھ سے چیخ نکلی۔ جھولے کی رسی ہاتھوں سے چھوٹ گئی اور اس میں قلابازیاں کھاتا ہوا کنویں میں جاگرا۔ جیسے ہی میرے پاؤں کنویں کی تہ میں لگے، مجھے وہاں ایک دروازہ نظر آیا۔ کسی نے مجھے اس دروازے سے اندر کھینچ لیا اور پھر وہ دروازہ غائب ہوگیا۔

میں نے خود کو ایک نئی اور انوکھی دنیا میں کھڑے پایا، جہاں ہر طرف سبزہ ہی سبزہ تھا۔ رنگ رنگ کے پھول کھلے تھے۔ فضاؤں میں بادل تیر رہے تھے، جو مجھے چھوتے ہوئے گزر رہے تھے اور اپنی نمی سے مجھے شرابور کر رہے تھے۔ قسم قسم کے پرندے اِدھر اُدھر اُڑ رہے تھے۔ کچھ درختوں پر بیٹھے چہچہا رہے تھے۔ دور سرمئی پہاڑوں کے دامن میں مجھے ایک سفید محل نظر آیا۔ میں اس طرف چل پڑا۔ پہاڑوں کے دامن میں سبزے میں گھرا محل سفید چمکتے موتی کی طرح نظر آ رہا تھا۔ میں جیسے ہی محل کے قریب پہنچا، محل کا دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ میں ڈرتے ڈرتے اندر داخل ہوگیا۔ محل اندر سے بھی انتہائی خوب صورت تھا۔ ہر طرف پھول کھلے ہوئے تھے۔ پھولوں سے لدے درخت، ٹھنڈے پانی کی پھواریں اُڑاتے فوارے، سرسبز باغیچے میں چوکڑیاں بھرتے ہرن تھے تو کہیں مور ناچتے نظر آ رہے تھے۔ میں حیرت کے سمندر میں ڈوبا یہ سب دیکھ رہا تھا کہ اچانک میری نظر اوپر بالکونی پر پڑی۔ بالکونی میں بہت سے بچے کھڑے میری طرف دیکھ رہے تھے۔ پھر وہ بھاگتے ہوئے نیچے آ گئے۔

''تم کون ہو، یہاں کیسے آئے؟'' انھوں نے پوچھا۔

میں نے انھیں یہاں تک پہنچنے کی روداد سنا دی تو وہ بولے: ''اب تم بھی ہماری طرح جادوگر بونے کے قیدی ہو۔''

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

''جادوگر بونا...... وہ کون ہے؟'' میں نے حیرت سے پوچھا۔

''جادوگر بونا بہت بڑا جادوگر ہے۔'' انھوں نے بتایا۔

''مگر جادوگر بونا بچوں کو کیوں قید کرتا ہے؟'' میں نے پوچھا۔

''بہت دن پہلے جادوگر بونے کا اکلوتا بیٹا ہماری دنیا کی سیر کرنے آیا تو ایک شکاری نے اسے مار ڈالا۔ اپنے اکلوتے بیٹے کی موت سے جادوگر بونا انسانوں کا دشمن بن گیا۔ اس نے یہ جادونگری بسائی اور اپنے جادوئی عمل سے بچوں کو یہاں قید کرنے لگا، جو بچہ ایک بار یہاں قید ہو جائے تو پھر جادوگر بونے کے جادوئی حصار سے نکل نہیں سکتا۔''

یہ سن کر کہ میں ایک خطرناک جادوگر کی قید میں ہوں، گھبرا گیا۔ ابھی میں پریشانی کے عالم میں کھڑا تھا کہ زور کی آندھی چلنے لگی۔

''جادوگر بونا آ گیا'' کہتے ہوئے بچے اوپر بھاگے۔ بلا سوچے سمجھے میں بھی ان کے ساتھ بھاگ کھڑا ہوا۔ اوپر ایک بہت بڑے کمرے میں کہانیوں کی کتابیں، کھلونے، رنگوں کے ڈبے بکھرے پڑے تھے۔ بچے ان چیزوں کے ساتھ کھیلنے میں مصروف ہو گئے۔ میں وہاں ایک بڑی الماری میں چھپ گیا۔ کچھ ہی دیر بعد وہاں ایک بونا آ گیا۔ اس نے چست لباس پہنا ہوا تھا، چہرے پر لمبی داڑھی تھی، جو سینے تک لٹک رہی تھی۔ پاؤں میں نوک دار جوتے تھے، جو گھٹنوں کو چھو رہے تھے۔ سر پر پھندنے والی ٹوپی تھی۔ الماری کی درز سے مجھے بونا نظر آ رہا تھا۔ اس نے کھیل میں مصروف بچوں پر ایک نگاہ ڈالی اور بولا: ''سب ٹھیک ہے بچو!''

''ہاں جی۔'' سب بچوں نے ہم آواز ہو کر کہا۔

''یہاں کوئی نیا بچہ تو نہیں آیا؟'' جادوگر بونے نے پوچھا۔

''جی نہیں۔'' بچوں نے پھر ایک ساتھ کہا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

''اچھا تم کہتے ہو تو مان لیتا ہوں۔'' جادوگر بونے نے الماری کی طرف دیکھتے ہوئے معنی خیز انداز میں کہا۔

جادوگر بونے کو الماری کی طرف توجہ دیتے دیکھ کر میں ڈر گیا۔ مجھے ایسا لگا جیسے جادوگر بونے کو معلوم ہے کہ میں یہاں چھپا ہوا ہوں، لیکن جادوگر بونے نے بچوں کو خدا حافظ کہا اور جس طرح آندھی طوفان کی طرح آیا تھا، ویسے ہی واپس چلا گیا۔ جادوگر بونے کے جانے کے بعد میں الماری سے نکل آیا اور بچوں میں گھل مل گیا۔

ایک ہفتے کے اندر ہی میں نے محل کا کونا کونا دیکھ لیا۔ میں بچوں کے ساتھ کھیلتا رہا۔ جب جادوگر بونا آتا تو میں کہیں نہ کہیں چھپ جاتا۔

محل میں ایک بڑا سا کمرا تھا، جس کے دروازے پر ہر وقت تالا لگا رہتا تھا۔ کسی کو معلوم نہیں تھا کہ اس کمرے میں کیا۔ ایک دن میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اور ایک تاریک گوشے میں چھپا ہوا تھا۔ اچانک میرا ہاتھ کسی چیز سے ٹکرایا۔ چھن کی آواز آئی۔ ٹٹول کے دیکھا تو چابیوں کا گچھا ہاتھ میں آ گیا: ''چابیاں مل گئیں، چابیاں مل گئیں۔'' میں نے شور مچا دیا۔ سب بچے میرے پاس آ گئے اور حیرت سے چابیوں کو دیکھنے لگے۔

ایک بچے نے کہا: ''آؤ دیکھتے ہیں اس کمرے میں کیا ہے۔''

میں تالے میں چابی گھما کے تالا کھولنے لگا۔ تیسری چابی گھمانے سے تالا کھل گیا۔ ہم اندر داخل ہوئے تو بُری طرح ڈر گئے۔ کمرے میں انسانی کھوپڑیاں، جانوروں کی ہڈیاں، پرندوں کے پَر، چمگادڑوں کی لاشیں اور نہ جانے کیا کیا پڑا تھا۔ ایک کونے میں ایک الماری میں بہت سی انگوٹھیاں، ہار، ایک قالین اور شیشے کا ایک گول سا پیالہ پڑا تھا۔ طلسم ہوشربا کی کہانیاں پڑھنے کی وجہ سے ہم فوراً پہچان گئے کہ یہ انگوٹھیاں اور ہار

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

جادو توڑنے والی ہیں۔ قالین، اُڑنے والا جادوئی قالین ہے اور دنیا بھر کے حالات جاننے والا جادوئی پیالہ ہے۔

ایک بچے نے کہا: ''جلدی سے اس اُڑن قالین پہ بیٹھو اور اس جادونگری سے نکل چلو۔ جادوگر بونا آ گیا تو غصے میں جانے کیا کر بیٹھے۔''

ہم نے جادو کا اثر ختم کرنے والی انگوٹھیاں پہن لیں اور اُڑن قالین کھلی جگہ لے آئے پھر سب قالین پر بیٹھ گئے اور اسے حکم دیا کہ ہمیں ہماری دنیا میں لے چلو۔

جب قالین ہوا میں اُڑا، اس وقت میری اُنگلی سے جادو توڑ انگوٹھی گر گئی۔

''اوہ میری انگوٹھی گر گئی۔'' میں نے کہا اور قالین سے چھلانگ لگا دی۔ اسی وقت زور کی آندھی آ گئی۔ میں نے جادوگر بونے کو آندھی کے بگولوں میں ادھر آتے دیکھا۔ میں اپنی جان بچانے کے لیے بھاگا۔ جادوگر بونا آندھی طوفان کی طرح میرا پیچھا کر رہا تھا۔ بھاگتے بھاگتے مجھے وہی دروازہ نظر آ گیا، جس سے میں اس جادونگری میں آیا تھا۔ میں دروازے کے اندر داخل ہو گیا اور پھر پانی میں غوطے کھانے لگا۔

جب مجھے ہوش آیا تو میں اسپتال میں بستر پر پڑا تھا۔ میرے گھر والے میرے سرہانے کھڑے تھے۔ مجھے ہوش میں آتے دیکھ کر ان کے چہرے کھل اُٹھے۔

''شکر ہے خدا کا تمھیں ہوش آ گیا۔ تم پورے تین منٹ پانی میں رہے ہو۔'' امی جان نے پیار سے میرے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

''تین منٹ، لیکن میں تو......'' میں نے کہنا چاہا کہ میں تو کئی دن جادونگری میں رہا ہوں، مگر ڈاکٹر صاحب نے مجھے چپ کرا دیا۔ بولے: ''تم چپ رہو، ابھی آرام کرو۔''

''تین منٹ'' میں نے زیرِ لب دہرایا۔ تو کیا وہ جادونگری، جادوگر بونا، بچے وہ سب نیم بے ہوشی میں دیکھا ہوا کوئی خواب تھا۔ ☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

نونہال ادیب

لکھنے والے نونہال

ثمینہ فرخ راجا، پنڈ دادن خان | پرنس سلمان یوسف سمیجہ، علی پور
محمد احمد غزنوی، ضلع دیر لوئر | ارسلان اللہ خان، حیدر آباد
شاہ بہرام انصاری، ملتان | محمد عدیل رشید، ہیرآباد
عائشہ الیاس، کراچی | کیشہ ادریس، کراچی

یمنیٰ توقیر، کراچی

حمدِ باری تعالیٰ

مرسلہ : ثمینہ فرخ راجا، پنڈ دادن خان

سوچوں سے ماورٰی ہے میرے خدا کی ہستی
بے غیب و بے خطا ہے میرے خدا کی ہستی
معبود ہے وہ سب کا، مسجود ہے وہ سب کا
ہر اک کا آسرا ہے میرے خدا کی ہستی
ظاہر یا چھپا ہے، اس کی نگاہ میں ہے
ہر شے سے آشنا ہے میرے خدا ہی ہستی
مخلوق کو وہ ستر ماؤں سے زیادہ چاہے
ہر طور پر جدا ہے میرے خدا کی ہستی
مل جائے اس کو اپنی جاں سے قریب تر ہی
جو شخص ڈھونڈتا ہے میرے خدا کی ہستی

اشرف صبوحی

محمد احمد غزنوی، ضلع دیر لوئر

مشہور قلم کار اور شاعر اشرف صبوحی ۱۱-مئی ۱۹۰۵ء میں دہلی کو پیدا ہوئے۔ ان کا اصل نام سید ولی اشرف اور تخلص صبوحی تھا۔ والد کا نام علی اشرف تھا۔ اشرف صبوحی نے مولوی عبدالحق کے ''انجمن ترقی اردو'' کے لیے بہت کام کیا۔ مولوی عبدالحق انجمن سے شائع ہونے والے مسودات اشرف صبوحی کو تصیح کے لیے بھیجا کرتے تھے۔

پاکستان بننے کے بعد اشرف صبوحی

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آل ٹائم بیسٹ سیلرز:-

www.paksociety.com

پاکستان آگئے اور لاہور میں رہنے لگے، لیکن شہید حکیم محمد سعید نے انھیں کراچی بلا لیا اور اپنے ادارے میں اہم ذمے داری سونپ دی۔ اشرف صبوحی کی تصانیف میں جھروکے، بن باسی دیوی، بغداد کے جوہری، غبارِ کارواں اور دلی کی چند عجیب ہستیاں شامل ہیں۔ ۲۴-اپریل ۱۹۹۰ء کو وفات پائی۔

عید کی خوشیاں

شاہ بہرام انصاری، ملتان

اردو کے استاد اسلم صاحب کلاس روم میں داخل ہوئے تو سب بچوں نے کھڑے ہو کر انھیں ادب سے سلام کیا۔ سلام کا جواب دیتے ہوئے انھوں نے بچوں کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ حاضری لگانے کے بعد وہ ان سے بولے: ''بچو! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ پاکستان کی تاریخ کے بدترین سیلاب نے پورے ملک میں تباہی مچا رکھی ہے۔ لاکھوں افراد بے گھر ہو چکے ہیں، جب کہ سیکڑوں لوگ اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ ان بے چارے لوگوں کے بچوں کے پاس پہننے کو کپڑے بھی نہیں ہیں اور وہ خیموں میں اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اس کٹھن وقت میں ہم سب کو متحد ہو کر ان کی بھرپور مدد کرنی چاہیے۔ اس صورت میں شاید وہ بھی عید کی خوشیوں سے لطف اندوز ہو سکیں۔''

ماسٹر صاحب اپنی بات مکمل کر چکے تو بلال نے پوچھا: ''سر! ہم ان لاچاروں، بے آسرا لوگوں کی مدد کیسے کر سکتے ہیں؟''

ماسٹر صاحب نرم لہجے میں بولے: ''بیٹا! ہمارے شہر کے اہم اور مخصوص مقامات پر کئی امدادی کیمپ قائم ہیں، جہاں ان کے لیے فنڈ جمع کیے جا رہے ہیں۔ ہم کپڑوں، بستر اور کھانے پینے کی اشیاء مثلاً گندم، چینی، گھی اور چاول وغیرہ سے ان کو مدد فراہم کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر ہم نقد رقم دینا چاہیں تو سب سے اچھا طریقہ ہو گا۔''

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

چھٹی کے بعد بلال گھر پہنچا، کھانا کھایا اور اسکول کا ہوم ورک کر کے سیلاب زدگان کے بارے میں سوچنے لگا۔ ماسٹر صاحب کی باتوں کا اس پر بہت اثر ہوا تھا اور اس نے دل میں عہد کیا تھا کہ وہ ضرور ان بے کس افراد کے لیے کچھ کرے گا۔ اسی وقت بلال کے ابو وہاں آ گئے اور اسے سوچوں میں گم دیکھ کر پوچھنے لگے: ''بیٹا! کیا بات ہے، کیا سوچ رہے ہو؟''

بلال نے ان کو اسکول میں ماسٹر صاحب کی کہی گئی بات سنائی اور کہا کہ میں بھی ان لوگوں کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔

بلال کا جذبہ دیکھ کر اس کے ابو مسکرائے اور اس سے کہنے لگے: ''شاباش بیٹا! مجھے تمھارا قربانی اور ایثار جذبہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ تمھیں ضرور ان کی مدد کرنی چاہیے۔ وہ بھی ہمارے بہن بھائی ہیں۔ دوسروں کی مدد کر کے اور ان کو فائدہ پہنچا کر جو خوشی اور مسرت حاصل ہوتی ہے، وہی سچی اور اصل عید کی نشانی ہوتی ہے۔ اگر آج اس مشکل وقت میں ہم سب ان کے ساتھ تعاون کریں تو بہت جلد وہ دوبارہ اپنے گھروں میں آباد ہو سکتے ہیں۔ ان شاء اللہ۔ ہم کل شام کو ان کے پاس جائیں گے۔''

یہ سن کر بلال بہت خوش ہوا۔

اگلے روز شام کے وقت ابو اسے لے کر بازار گئے اور مختلف قسم کی چیزیں خریدیں۔ بلال نے عید کے لیے تین سوٹ بنائے تھے، جن میں سے ایک اس نے سیلاب سے متاثرہ بچوں کے لیے رکھ لیا۔ اس کی فرمائش پر اس کے ابو نے جوس کے ڈبے اور کچھ پھل بھی خرید لیے۔ قریب ہی سیلاب زدگان کے لیے ایک امدادی کیمپ قائم تھا۔ وہاں ہزاروں لوگ جمع تھے، جو اُمید بھری نظروں سے انھیں دیکھ رہے تھے۔ بلال اور اس کے ابو جان نے اپنے ساتھ لائی گئیں چیزیں بچوں میں تقسیم کیں اور ان سے ڈھیروں باتیں کیں۔ واپسی پر بلال بے حد خوشی محسوس کر رہا تھا۔ اتنی خوشی اسے پہلی

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

مرتبہ ہورہی تھی اور کیوں نہ ہوتی اس نے عید کی خوشیوں کو جو حاصل کرلیا تھا۔

شیطان کی دوستی

عائشہ الیاس، کراچی

وہ قصبہ خوب صورتی میں اپنی مثال آپ تھا۔ دور دور تک اس کی دل فریبی کی کوئی مثال نہ ملتی تھی۔ یہاں دور دور تک سبزہ ہی سبزہ دکھائی دیتا تھا۔ یہ سبزہ آنکھوں کو سکون بخشتا تھا۔ یہاں کے لوگ نہایت خوش مزاج تھے۔ وہ سب آپس میں مل جل کر رہتے تھے۔ ہر دم ایک دوسرے کی مدد کے لیے تیار رہتے تھے، لیکن کچھ عرصے سے ان کے مزاج میں سختی اور چڑچڑاہٹ آ گئی تھی۔ اس کی وجہ وہ چرواہا تھا، جو ایک قریبی گاؤں سے یہاں آیا تھا۔

کرمو نامی یہ چرواہا لوگوں کو آپس میں لڑوانے میں بہت مہارت رکھتا تھا۔ وہ لوگوں کو ایک دوسرے کے خلاف خوب بھڑکاتا اور جب ان میں جھگڑا ہوتا تو بہت خوش ہوتا۔ اس کی انھی حرکتوں سے تنگ آ کر اس کے گاؤں والوں نے اسے گاؤں سے نکال دیا تھا۔ اب اس نے اس قصبے میں آ کر اپنی وہی عادت برقرار رکھی۔ اس قصبے کے لوگ جو پہلے خوش مزاجی میں اپنی مثال آپ تھے۔ اب بدمزاجی میں مشہور ہو گئے تھے۔ اب آئے دن لوگوں کے درمیان جھگڑے ہوتے رہتے تھے۔

ایک دن کرمو لوگوں کو لڑتے جھگڑتے دیکھ کر خوش ہو رہا تھا کہ اچانک اس کے سامنے ڈراؤنی صورت والا ایک شخص آ کھڑا ہوا۔

کرمو اس شخص کو دیکھ کر گھبرا گیا

ڈراؤنی صورت والا شخص بولا: ”گھبراؤ نہیں! میں تمھارا دوست ہوں۔“

کرمو نے ڈرتے ڈرتے پوچھا: ”تم کون ہو؟“

اس نے کہا: ”میں شیطان ہوں اور یہ جو کام تم کر رہے ہو، میرا کام بھی یہی ہے، یعنی لوگوں میں جھگڑے کروا کر خوش ہونا۔“

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

کرمو بولا: ''نہیں ، میں تو کسی کے درمیان جھگڑے نہیں کرواتا۔''

شیطان نے ایک قہقہہ لگایا: ''واہ بھئی کرمو! تم نے ثابت کردیا کہ تم میرے چیلے ہو۔ جھوٹ بولنا بھی تو میرا ہی پسندیدہ مشغلہ ہے، اب آج سے میری اور تمھاری دوستی پکی ہوئی، اب اس میں جہاں جاؤں گا، تمھیں بھی ساتھ لے کر جاؤں گا۔ تم چلوگے نا میرے ساتھ۔''

کرمو نے پوچھا: ''تم مجھے کہاں لے جاؤ گے؟''

شیطان نے ایک جانب اشارہ کیا اور بولا: ''وہاں۔''

کرمو نے اس طرف دیکھا تو بے اختیار اس کی چیخ نکل گئی۔ وہاں آگ کے خوفناک الاؤ دہک رہے تھے۔ شیطان نے اس کا ہاتھ پکڑلیا اور اسے آگ کی طرف لے جانے لگا اور بولا: ''شیطان کے ساتھ دوستی کرنے والوں کا ٹھکانا یہی ہے۔ میرے سارے دوست یہیں رہتے ہیں۔''

کرمو اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے چیخنے لگا: ''بچاؤ، بچاؤ۔''

اچانک اس کی آنکھ کھل گئی۔ اس کا پورا جسم پسینے سے بھیگا ہوا تھا۔ اس نے دہشت زدہ نگاہوں سے اِدھر اُدھر دیکھا تو اپنے آپ کو ایک درخت کے نیچے لیٹا پایا۔ وہ اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ اب اس کی سمجھ میں آیا کہ وہ سب ایک خواب تھا، لیکن اس خواب نے اسے ایک اچھا سبق دے دیا تھا کہ شیطان کی دوستی صرف جہنم ہی کی طرف لے جاسکتی ہے۔ اس نے سچے دل سے شیطان کی دوستی چھوڑنے کا عہد کیا، تاکہ اسے جہنم کی جلنا نہ پڑے اور آئندہ کبھی بھی لوگوں سے جھگڑے نہ کروانے کا پختہ عزم کرلیا۔

پچھتاوا

پرنس سلمان یوسف سمیجہ، علی پور

''تم نے سنا نہیں کیا کہا میں نے؟ اسی وقت یہاں سے دفع ہوجاؤ'' کاشف نے اپنے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

نوکر سہیل سے کہا۔ کاشف ہوٹل کا مالک تھا اور جب کہ سہیل ویٹر کی حیثیت سے کام کرتا تھا۔

''صاحب ! میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، میں جانتا ہوں میں نے غلطی کی ہے، مگر میری مجبوری تھی۔ میں نے مدد کی درخواست کی تھی، مگر آپ نے انکار کر دیا تھا۔ مجبور ہو کر میں نے آپ کے پیسے چرائے، کیوں کہ میرے مالی حالت خراب ہیں۔ میری غلطی معاف کر دیجیے میں آیندہ ایسا نہیں کروں گا۔'' سہیل نے التجائیہ لہجے میں کہا۔

کاشف بولا: ''میں کچھ نہیں جانتا نکل جاؤ یہاں سے، میں تمھیں ایک منٹ برداشت نہیں کر سکتا۔''

''مگر......'' سہیل نے اتنا ہی کہا تھا کہ کاشف نے اس کی بات کاٹ دی اور غصے سے کہا: ''چپ کرو اور جاؤ یہاں سے۔''

سہیل بے چارہ آنکھوں میں نمی لیے گھر پہنچا۔ گھر آ کر وہ چارپائی پر بیٹھ گیا۔ اس کی بیوی نے اسے دیکھ کر کہا: ''ارے! آپ اتنی جلدی آ گئے، کیا بات ہے، چہرے پر اُداسی چھائی ہوئی ہے؟''

''مجھے نوکری سے نکال دیا گیا ہے۔'' سہیل نے سر جھکا کر کہا۔

''یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟ کیا ہوا، کیسے ہوا، کچھ بتائیں تو سہی۔'' بیوی نے اس سے پوچھا۔

سہیل نے پوری تفصیل بتا دی۔ بیوی نے کہا: ''آپ نے ایسا کیوں کیا؟ کیا ضرورت تھی چوری کرنے کی، آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔''

سہیل نے کہا: ''میں کیا کرتا میں مجبور تھا۔ پیسے جو نہیں تھے۔ ایک گلاس پانی لاؤ۔''

عمارہ پانی لینے چلی گئی۔ وہ ماضی میں کھو گیا، جب وہ چھوٹا سا بچہ تھا۔

''امی مجھے اسکول میں نہیں پڑھنا'' اس نے اپنی ماں سے کہا۔

''سہیل بیٹا! اسکول میں پڑھو گے تو

WWW.PAKSOCIETY.COM
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

تمھارا مستقبل اچھا ہوگا، اگر نہیں پڑھو گے تو بڑے ہو کر تمھیں مزدوری کرنی پڑے گی۔ میری مانو تو اسکول جاؤ۔'' امی نے سہیل کو نصیحت کی۔

''نہیں مجھے اسکول نہیں جانا۔'' سہیل نے زور سے کہا اور اپنے کمرے میں چلا گیا۔

شام کو ابو آئے تو امی نے اس کے بارے میں بتایا تو وہ اس کے پاس گئے اور سمجھانے کی کوشش کی: ''بیٹا! بڑے ہو کر پچھتاؤ گے۔ ابھی موقع ہے، تعلیم حاصل کرو۔''

''بالکل نہیں مجھے نہیں پڑھنا۔'' یہ کہہ کر سہیل کھیلنے میں مصروف ہو گیا۔ اس کے والدین نے اسے بہت سمجھایا، مگر وہ اپنی ضد پر قائم رہا۔

آج اسے اپنے والدین کی نصیحتیں یاد آ رہی تھیں اور اسے پچھتاوا بھی ہو رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اپنے والدین کی باتوں پر عمل کرتا تو وہ آج ان حالات سے نہ گزرتا۔ وہ ان پڑھ اور جاہل رہ گیا تھا۔

''یہ لیجیے پانی۔'' اس کی بیوی نے اسے پانی دیتے ہوئے کہا۔ اس نے پانی کے دو گھونٹ حلق میں اُتارے اور گلاس رکھ دیا۔ اسے ایسے لگ رہا تھا کہ وہ چیخ چیخ کر روئے، لیکن اب اس سے کیا فائدہ ہوتا۔

بستہ

مرسلہ : ارسلان اللہ خان، حیدر آباد

جب سے اسکول ہیں تب ہی سے ہے جاری بستہ
سارے بچوں پہ ہوا جاتا ہے طاری بستہ
ہوئی تعلیم بھی مقصود ہنر بھی کم یاب
پھر بھی ہر سال ہوا جاتا ہے بھاری بستہ
صبح دم بچے نظر آتے ہیں سب اس کا شکار
اس طرح بنتا ہے بچوں کا شکاری بستہ
حق میں بچوں کے یہ خود ہم سے سفارش کرتا
پر یہ بے چارہ ہے کچھ کہنے سے عاری بستہ
ہے وزن اتنا کہ آٹے کی ہو جیسے بوری
اب تو ہر شے سے ہوا جاتا ہے بھاری بستہ
کچھ پہلوان یہ بستے کو اُٹھا کر بولے
جان لے لے نہ کہیں آج ہماری، بستہ

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

کون اس چھوٹی سی بچی پہ نہ کھائے گا ترس
دس کل کا جو اُٹھاتی ہے بیچاری بستہ

عیدالاضحیٰ

محمد عدیل رشید، ہیرآباد

عیدالاضحیٰ دراصل قربانی کی عید ہے، اس روز حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظیم قربانی کی یاد تازہ کرنے کے لیے حلال جانور ذبح کیے جاتے ہیں۔ اس عظیم قربانی کی یاد میں دنیا بھر کے مسلمان ہر سال ماہ ذی الحجہ کی دس تاریخ کو عیدالاضحیٰ مناتے ہیں۔ اسے عید قرباں بھی کہتے ہیں۔

عیدالفطر کی طرح عیدالاضحیٰ کا دن بھی بڑی شان و شوکت سے منایا جاتا ہے۔ بچے، بوڑھے، مرد، عورتیں صبح سویرے اُٹھتے ہیں اور نہا دھو کر نئے کپڑے پہنتے ہیں۔ مرد اور بچے عید گاہ کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔ عید گاہوں میں عید کی نماز ادا کرنے والے نمازیوں کا بہت بڑا ہجوم ہوتا ہے۔ سب مسلمان بڑے ادب اور خاموشی سے خطبہ سنتے ہیں۔ اس موقع پر علمائے کرام حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کے واقعات سناتے ہیں اور قربانی کی فضیلت اور مسائل بیان کرتے ہیں۔

نماز سے فارغ ہو کر لوگ تکبیر پڑھتے ہوئے اپنے اپنے گھروں کو واپس آ کر قربانی کے جانوروں کو ذبح کرنے کے انتظامات میں لگ جاتے ہیں۔ قربانی کا گوشت دوستوں، رشتے داروں اور غربا و مساکین میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ قربانی کا یہ سلسلہ دس سے بارہ ذی الحجہ تک جاری رہتا ہے۔

عیدِ قرباں یہ سبق دیتی ہے کہ ہمیں اپنی پیاری سے پیاری چیز کو بھی اللہ کی راہ میں قربان کرنے سے دریغ نہیں کرنا چاہیے۔

ویڈیو گیمز کے اثرات

کیشہ ادریس، کراچی

کولمبیئن ہائی اسکول کے ۱۷ اور ۱۸

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

سالہ دو طالب علموں نے ۲۰-اپریل ۱۹۹۹ء کو ۱۲ طالب علموں اور ایک ٹیچر کو قتل کر دیا۔ یہ دونوں طالب علم ایک وڈیو گیم کی لت میں مبتلا تھے۔ انھوں نے گھناؤنا فعل اسی وڈیو گیم کے انداز میں کیا۔

۷ جون ۲۰۰۳ء کو اٹھارہ سالہ نوجوان نے ایک وڈیو گیم سے متاثر ہو کر دو پولیس والوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ بعد میں اسے چوری کی کار سمیت گرفتار کر لیا گیا۔

ستمبر ۲۰۰۷ء میں چین کا ایک شخص انٹرنیٹ پر مسلسل تین دن تک آن لائن گیم کھیلتا رہا۔ آخر کھیل کے اس نشے نے اس کی جان لے لی۔

جنوری ۲۰۰۶ء میں ٹورنٹو (کینیڈا) کی سڑکوں پر اٹھارہ سالہ دو جوان لڑکوں نے ایک وڈیو گیم کی نقل کرتے ہوئے کار ریس کی شرط لگائی اور اس ریس کے دوران ہونے والے حادثے میں دونوں زخمی ہوئے اور ایک ٹیکسی ڈرائیور اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔

پیارے ساتھیو! یہ چند واقعات پڑھ کر آپ نے وڈیو گیم کے مضر اثرات جان لیے ہیں، اس لیے وڈیو گیم سے بچنے ہی میں عافیت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ کا قیمتی وقت بھی ضائع نہیں ہوگا اور پیسوں کی بھی بچت ہوگی۔

چھوٹی سی نیکی

یمنیٰ تو قیر، کراچی

آج گرمی نے سارے شہر کو لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ فضل دین تیز قدم اُٹھاتا ہوا گھر کی طرف جا رہا تھا۔ وہ آج بے حد پریشان تھا، کیوں کہ فیکٹری کے مالک نے اس کو نوکری سے نکال دیا تھا۔ وہ ایک گارمنٹ فیکٹری میں ملازم تھا۔ لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے آج مالک نے کئی ملازمین کو نوکری سے نکال دیا تھا۔ اس نے گھر آ کر اپنی بیوی کو بتایا تو وہ بھی پریشان

WWW.PAKSOCIETY.COM
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ہوئی۔ پھر اس نے تسلی دی اور نیا کام کرنے کو کہا۔ پھر اپنی جمع پونجی اس کے ہاتھ پر رکھ دی۔

دوسرے دن فضل دین نے اپنے گھر کے باہر ایک تختہ بچھایا۔ ٹاٹ کا بورا کاٹ کر لگایا۔ پھر آئس فیکٹری سے برف لے کر آیا۔ چوں کہ گرمی شدید تھی اور لوڈ شیڈنگ تھی۔ لہٰذا اس کی برف ہاتھوں ہاتھ بک گئی۔ اس کا یہ کام اچھی طرح چل رہا تھا۔ ایک دن اس نے زیادہ برف خریدی وہ سوچ رہا تھا کہ آج اگر زیادہ آمدنی ہوئی تو وہ چھوٹی اور منے کے کپڑے لے آئے گا، چوں کہ عید بھی قریب تھی اور بچے اس سے عید کے نئے کپڑوں کی ضد کر رہے تھے۔ وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ مسجد سے اعلان ہوا کہ اسپتالوں میں لو لگنے کے مریضوں کی تعداد بڑھ رہی ہے اور وہاں پر برف کی ضرورت ہے۔ فضل نے دل میں کچھ سوچا اور پھر وہ گھر میں گیا اور اندر سے اپنی پرانی سائیکل نکال کر لایا۔ پھر برف لپیٹ کر سائیکل پر رکھی۔ اب اس کا رُخ اسپتال کی طرف تھا۔ وہ چوں کہ شہر سے دور ایک علاقہ تھا اور زیادہ تر غریب لوگ رہتے تھے۔ اسپتال کے ایمرجنسی میں لو لگنے کے مریضوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ بہرحال اس نے ڈاکٹر صاحب کو برف لے جا کر دی۔ وہ خوش تھا کہ اس کی یہ چھوٹی سی نیکی شاید کسی کی جان بچالے۔

باہر نکل کر وہ بچوں کے عید کے کپڑوں کے بارے میں سوچتا رہا۔ پھر گھر کی طرف قدم بڑھادیے۔ گھر میں داخل ہوا تو سامنے سے دونوں بچے بھاگتے ہوئے آئے۔ ان کے ہاتھوں میں شاپر تھے۔ فضل دین نے دیکھا کہ بچوں کے ماموں آئے ہوئے ہیں۔ دونوں بچوں نے بتایا کہ ماموں ان کے لیے عید کے کپڑے، جوتے اور بہت سے تحفے لائے ہیں۔ یہ دیکھ کر اس نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ وہ مایوسی سے بچ گیا۔

دوسرے دن بچوں کے ماموں نے فضل دین کو اپنے سیٹھ سے ملایا اور اس کو نوکری کی خوشخبری سنائی۔ آج فضلو کو اپنی چھوٹی سی نیکی کا صلہ مل گیا۔ ☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

بیت بازی

منظر اک بلندی پر اور ہم بنا سکتے
عرش سے اُدھر ہوتا کاش کہ مکاں اپنا

شاعر : مرزا غالب　　پسند : ناہید وسیم ، دھابیجی

یہ ہے کہ جھکاتا ہے مخالف کی بھی گردن
سن لو کہ کوئی شے نہیں احسان سے بہتر

شاعر : اکبر الہ آبادی　　پسند : کومل فاطمہ اللہ بخش ، لیاری

شمع کے ساتھ تو جلتے ہیں پتنگے دو پل
کون ساتھی ہے مرے عالمِ تنہائی کا

شاعر : عبدالحمید عدم　　پسند : سید قانت علی ہاشمی ، کورنگی

زندگی کی حقیقت نہ پوچھیے محسن
کچھ پُرخلوص لوگ تھے ، برباد کر گئے

شاعر : محسن نقوی　　پسند : روبینہ ناز ، کراچی

تم کو ملے قریۂ مہتاب میں گڑھے
مجھ کو تو پتھروں میں بھی رعنائیاں ملیں

شاعر : ساغر صدیقی　　پسند : فتح محمد شارق ، نوشہرہ

اے حاصلِ خلوص ، بتا کیا جواب دوں
دنیا یہ پوچھتی ہے کہ میں کیوں اُداس ہوں

شاعر : منیر نیازی　　پسند : ایم اختر اعوان ، کراچی

بچوں کے ننھے ہاتھوں کو تم چاند ستارے چھونے دو
چار کتابیں پڑھ کر یہ بھی ہم جیسے ہو جائیں گے

شاعر : ندا فاضلی　　پسند : سمیرہ بتول ، حیدر آباد

میں دھوپ دھوپ مسافت میں جس کے ساتھ رہا
ذرا سی چھاؤں میں اس نے بھلا دیا مجھ کو

شاعر : محسن نقوی　　پسند : محمد عمر بن عبدالرشید ، کراچی

میں ابھی پہلے خسارے سے نہیں نکلا ہوں
پھر بھی تیار ہے دل ، دوسری نادانی پر

شاعر : جمال احسانی　　پسند : آصف بوزدار ، میر پور ماتھیلو

سچ گھٹے یا بڑھے ، تو سچ نہ رہے
جھوٹ کی کوئی انتہا ہی نہیں

شاعر : کرشن بہاری نور　　پسند : ماہ نور اشعر ، کراچی

ہوا میں اک اُداسی ، اک ویرانی سی ہے
کوئی تو ہو ، جو فضا کو مہکانے آئے

شاعرہ : عمارہ شفیق　　پسند : شاکلہ ذیشان ، ملیر

منزل کی جستجو میں بڑی بھول ہو گئی
وہ شخص راہ زن تھا ، جسے راہ بر کیا

شاعر : مختار جاوید　　پسند : محمد منیر نواز ، ناظم آباد

مال و زر تو شیخ کے اپنے تصرف میں رہا
اور دوسروں کو صبر کی تلقین فرماتے رہے

شاعر : محمد عثمان خان　　پسند : حماد انیس ، لانڈھی

اس سے بہتر تھا اندھیروں میں بھٹکتے رہنا
میں تو شرمندہ ہوں اس دور کا انسان ہو کر

شاعر : حنیف ساجد　　پسند : راجا ثاقب محمود ، پنڈ دادن خان

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM　ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM　PAKSOCIETY1　PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ہنڈ کلیا

چکن چنکس

مرسلہ : اُسامہ ظفر راجا، ملکہ کوہسار

مرغی کا گوشت (بغیر ہڈی) : آدھا کلو
سرکہ : ایک چمچہ
لال مرچ (پسی ہوئی) : آدھا چمچہ
ڈبل روٹی کا چورا : حسب ضرورت
سویا ساس : ایک چمچہ
چاٹ مسالا : آدھا چمچہ
کالی مرچ (پسی ہوئی) : آدھا چمچہ
تیل : حسب ضرورت
نمک : حسب ذائقہ

ترکیب : مرغی کے گوشت کی مناسب سائز کی بوٹیاں بنالیں۔ ان بوٹیوں میں تمام مسالے اچھی طرح لگالیں۔ ایک فرائی پین میں تیل گرم کریں۔ اب مسالا لگی بوٹیوں پر ڈبل روٹی کا چورا لگا کر تل لیں۔ ہلکا براؤن ہونے پر نکال لیں۔ چکن چنکس تیار ہیں۔ ٹماٹو کیچپ کے ساتھ پیش کریں۔

پیٹھے کی مٹھائی

مرسلہ : مدیحہ بنگش، راولپنڈی

پیٹھا : آدھا کلو
چینی : ایک پیالی
کھویا پھیکا : ایک پاؤ
زردے کا رنگ : آدھا چائے کا چمچہ
بادام (باریک کٹے ہوئے) : ۲۰ عدد
پستے (باریک کٹے ہوئے) : ۲۰ عدد

ترکیب : پیٹھا چھیل کر درمیانے سائز کے ٹکڑے کرلیں۔ دیگچی میں پانی گرم کر کے زردے کا رنگ اور پیٹھے کے ٹکڑے ڈال دیں۔ پانچ منٹ بعد پانی سے نکال لیں۔ اب چینی کا شیرہ بنا کر پیٹھا شیرے میں ڈال دیں۔ پانچ منٹ بعد ڈش میں نکال کر اوپر سے کھویا ڈال دیں۔ ساتھ باریک کٹے ہوئے پستہ، بادام بھی چھڑک دیں اور گرم گرم پیش کریں۔ ☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

نونہال خبرنامہ

س۔ ف

جلد سو جانے والے بچے موٹاپے سے محفوظ رہتے ہیں

امریکا کی "اوہائیو اسٹیٹ یونی ورسٹی" کے سائنس دانوں نے ڈاکٹر سارہ اینڈرسن کی سربراہی میں کی گئی ایک تحقیق کی ہے، جس سے ثابت ہوا ہے کہ جو بچے رات جلدی سو جاتے ہیں، وہ بڑے ہونے پر موٹاپے سے محفوظ رہتے ہیں۔ ڈاکٹر سارہ اینڈرسن کا کہنا ہے کہ اس بات کے ٹھوس ثبوت مل چکے ہیں کہ جلد سونے والے بچے موٹاپے سے محفوظ رہتے ہیں اور ان کے رویے اور ذہنی نشو ونما پر بھی اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ موٹاپے سے بچاؤ کے نتیجے میں بہت سی بیماریوں، خصوصاً ذیابیطس اور دل کی بیماری کا خدشہ بھی کم ہو جاتا ہے۔ سائنسی جریدے "دی جرنل آف پیڈی ایٹرکس" میں شائع ہونے والی اس تحقیق میں والدین کو خبردار کیا گیا ہے کہ بچوں کو جلد سونے کی تاکید کریں۔ سونے میں جتنی تاخیر ہوگی، بُرے اثرات بھی اتنے ہی زیادہ مرتب ہوں گے۔

رنگ بدلنے والا پین

امریکی انجینئروں نے ایک ایسا حیرت انگیز پین بنایا ہے، جسے کسی بھی رنگ کی شے پر کچھ دیر رکھا جائے تو وہ اسی رنگ میں لکھنا شروع کر دیتا ہے۔ "سکریبل اسمارٹ" نامی پین میں نصب مائیکرو پروسیسر اس رنگ کو شناخت کر لیتا ہے اور اسمارٹ انک سسٹم کی مدد سے وہی رنگ تیار کر دیتا ہے۔ قلم اتنا حساس ہے کہ چیری، گلاب اور سیب کی سرخ رنگوں کو بھی پہچان سکتا ہے اور ویسے ہی رنگ میں لکھنا شروع کر دیتا ہے۔ سکریبل پین کی دو قسمیں ہیں۔ ایک میں پین خود ہی روشنائی بناتا ہے اور دوسری قسم کا پین رنگ اسکین کر کے اسے اسمارٹ فون یا ٹیبلٹ پر ظاہر کرتا ہے۔ اس طرح آپ اسی رنگ کے کپڑے یا دوسری چیزیں آن لائن خرید سکتے ہیں۔ پین کی قیمت ۱۴۹ ڈالر رکھی گئی ہے۔ ☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

آیئے مصوری سیکھیں

غزالہ امام

مصوری میں کوئی تصویر بنانے کے لیے پہلے اس کا خاکہ بنایا جاتا ہے۔ اس کے بعد سب سے اہم اور نازک کام اس میں رنگ بھرنا ہوتا ہے۔ رنگ بھرنے کے لیے مختلف انداز کے برش استعمال ہوتے ہیں۔ اوپر آٹھ مختلف طرز کے واٹر کلر برش دکھائے گئے ہیں اور جس نام سے یہ دستیاب ہیں، وہ یہ ہیں:

۱۔ اسپوٹر ۲۔ اسٹینڈرڈ راؤنڈ ۳۔ ڈیزائنر راؤنڈ ۴۔ اسکرپٹ
۵۔ لیٹرنگ ۶۔ فلیٹ ۷۔ موپ ۸۔ اوول واش۔

حسب ضرورت یہ برش استعمال کریں اور مہارت سے تصویر میں رنگ بھریں۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

مسکراتی لکیریں
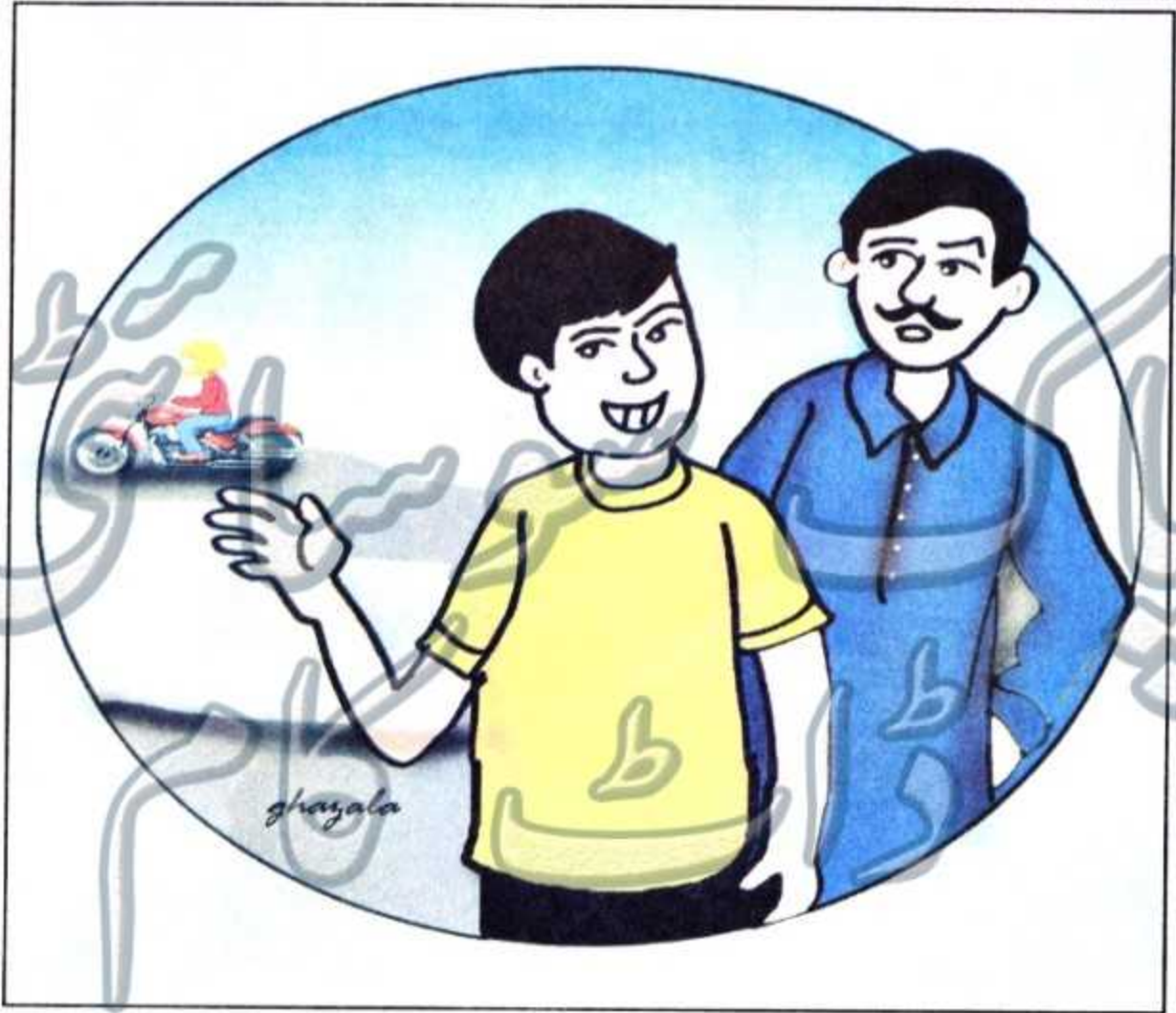
''ابا جی! مجھے موٹر سائیکل دلا دیں۔''

''اللہ نے ٹانگیں نہیں دی ہیں چلنے کے لیے!''

''جب موٹر سائیکل پنچر ہو جائے گی تو پیدل ہی ورک شاپ تک لے جاؤں گا نا۔''

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

بلاعنوان انعامی کہانی

محمد اقبال شمس

بے دھیانی میں اچانک احمد اس شخص سے ٹکرایا تو اس کا سر گھوم کر رہ گیا۔ اسے لگا جیسے وہ کسی لوہے سے ٹکرایا ہو۔ ٹکرانے والا شخص سوٹ بوٹ میں ملبوس تھا۔ آنکھوں پر چشمہ اور سر پر ہیٹ لگایا ہوا تھا اور ہاتھوں میں دستانے پہن رکھے تھے۔ احمد کو ایک لمحے میں وہ کچھ عجیب سا لگا۔ اس سے پہلے کہ وہ شخص دوبارہ احمد کے نزدیک آتا، وہ اپنے گھر کی طرف ہولیا۔ جب کہ وہ شخص، احمد کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ احمد جب گھر پہنچا تو پورا گھر ٹیلے وژن کی آواز سے گونج رہا تھا۔ سب گھر والے ٹی وی کے سامنے موجود تھے۔

ٹی وی پر بریکنگ نیوز چل رہی تھی کہ مشہور سائنس داں سمیع انور کی تجربہ گاہ سے ان کا روبوٹ فرار ہوگیا۔

احمد بھی اپنے گھر والوں کے ساتھ بیٹھ کر ٹی وی دیکھنے لگا۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

اچانک وہی شخص جو احمد سے ٹکرایا تھا، ان کے گھر میں داخل ہوا۔

''کون ہو تم؟ اور اندر کیسے گھس آئے؟'' اسے دیکھ کر احمد کے والد جمشید صاحب زور سے بولے۔

احمد اسے حیران نظروں سے دیکھنے لگا، پھر اس نے فوراً اس سے ٹکرانے کا قصہ اپنے والد کو بتایا۔ جمشید صاحب اسے غور سے دیکھنے لگے۔ وہ مشینی انداز میں چل رہا تھا۔ وہ احمد کے نزدیک آیا اور اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے مشینی انداز میں بولا: ''میں ...... معافی ...... چاہتا ...... ہوں۔ میری ...... وجہ ...... سے آپ کو ...... چوٹ لگی ......''

''اوہ میرے خدا! یہ تو روبوٹ ہے، سمیع انور کا روبوٹ۔'' جمشید صاحب اپنے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولے۔ یہ سن کر ان کی بیگم پروین اور ان کی بیٹی کرن، جمشید صاحب کے پیچھے چھپ گئے۔

''تم فرار کیوں ہوئے ہو؟'' جمشید صاحب نے سوال کیا۔

روبوٹ نے گردن دائیں اور بائیں گھمائی اور بولا: ''فرار ...... مجھے تو حکم دیا گیا تھا کہ یہاں سے چلے جاؤ۔''

وہ اٹک اٹک کر بول رہا تھا۔ یہ سن کر جمشید صاحب کا ماتھا ٹھنکا۔ اصل میں جمشید صاحب پولیس انسپکٹر تھے۔ وہ سوچنے لگے کہ ایک طرف تو کہا جا رہا ہے کہ روبوٹ فرار ہو گیا ہے، جب کہ روبوٹ کا بیان ہے کہ اسے جانے کا حکم ملا تھا۔ ضرور کچھ گڑ بڑ ہے۔

ابھی دوران روبوٹ واپس باہر کی طرف جانے لگا۔ اچانک جمشید صاحب کی آواز اُبھری: ''ٹھیرو۔'' روبوٹ کے اُٹھتے قدم وہیں پر جم گئے۔

''تمھیں کچھ دن یہیں پر رکنا ہوگا۔''

''ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔'' وہ بولا اور پھر اُلٹے قدموں واپس ہوا۔

''آپ نے اسے کیوں روکا ہے؟ یہ ہمیں کوئی نقصان نہ پہنچا دے۔'' پروین بیگم بولیں۔

''نہیں بیگم! یہ ایک بے ضرر روبوٹ ہے اور اس میں ایسے سسٹم اور پروگرام ڈالے گئے

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ہیں کہ اس کو حکم دے کر اس سے کام کرایا جا سکتا ہے۔'' جمشید صاحب بولے۔

''تو آپ اس سے کام کروائیں گے؟'' وہ بولیں۔

''نہیں! دراصل مجھے کوئی گڑبڑ نظر آ رہی ہے اور مجھے اس روبوٹ کا راز معلوم کرنے کے لیے کچھ دن اپنے پاس رکھنا پڑے گا۔'' وہ کچھ دیر تک سوچتے رہے، پھر انھوں نے اپنی جیب سے موبائل نکالا اور اپنے ساتھی انسپکٹر ناصر کو فون کرنے لگے۔

شام کے پانچ بج رہے تھے۔ جمشید صاحب کے گھر پر دستک ہوئی۔ پروین بیگم نے جا کر دروازہ کھولا تو سامنے انسپکٹر ناصر کھڑے تھے۔ وہ بولے: ''ہمیں جمشید صاحب نے اطلاع دی تھی کہ سمیع انور صاحب کا روبوٹ ان کے گھر موجود ہے۔ ہم وہ روبوٹ لینے آئے ہیں، تا کہ اصل مالک تک اسے پہنچا دیں۔''

پروین بیگم راستہ چھوڑتے ہوئے بولیں: ''جی اندر تشریف لایئے، ہمیں آپ ہی کا انتظار تھا۔''

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

وہ اپنے دو سپاہیوں کے ساتھ اندر آ گئے۔

''آپ اِدھر ہی ٹھیریے، میں اندر سے روبوٹ کو لے کر آتی ہوں۔'' پروین بیگم یہ کہہ کر گھر کے اندرونی حصے کی طرف گئیں۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ واپس آئیں تو ان کے ساتھ روبوٹ بھی تھا۔ وہ روبوٹ سے مخاطب ہوئیں: ''اب تم ان کے ساتھ جاؤ، یہ تمھیں تمھارے اصل مالک کے پاس لے جائیں گے۔''

''او کے...... او کے۔'' یہ کہہ کر روبوٹ ان کے ساتھ ہولیا۔ انسپکٹر نے اسے اپنی وین میں بٹھایا۔ اب ان کی وین کا رُخ سمیع انور کی تجربہ گاہ کی طرف تھا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی تجربہ گاہ آ گئی۔ وہ روبوٹ کے ساتھ تجربہ گاہ میں داخل ہوئے۔ سمیع انور نے جیسے ہی روبوٹ کو دیکھا تو وہ حیران رہ گئے، جب کہ ان کے چہرے پر خوشی کے تاثرات بالکل نہیں تھے۔

''یہ آپ کو کہاں اور کیسے ملا؟'' سمیع انور نے ایک ساتھ دو سوال انسپکٹر ناصر سے کیے۔

وہ بولے: ''جناب! پولیس کا ہے فرض مدد آپ کی، سو آپ کی امانت آپ کے حوالے، ویسے آپ کی مہارت کی داد دینی پڑے گی۔ آپ نے اسے سوٹ بوٹ پہنا کر ایک جدت پیدا کی ہے اور نیا روپ دے دیا ہے۔''

سمیع انور نے کوئی جواب نہیں دیا، صرف اپنا سر ہلایا۔

''اچھا یہ فرار کیسے ہو گیا؟'' انھوں نے چبھتی ہوئی نظر سے ان سے سوال کیا۔

وہ بولے: ''دراصل میں اپنی تجربہ گاہ میں مصروف تھا۔ نہ جانے کیسے یہ دروازے تک آیا، دروازہ شاید کھلا تھا اور یہ باہر نکل آیا۔''

''چلیں، اب اس کا دھیان رکھیے گا۔ ٹھیک ہے، اب میں چلتا ہوں۔'' یہ کہہ کر انسپکٹر اپنے سپاہیوں کے ساتھ باہر نکل گئے۔

اس کے جانے کے بعد سمیع انور اپنی جیب سے موبائل نکال کر کسی کا نمبر ملانے لگے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

رابطہ ہونے پر وہ بولے: ''روبوٹ مل گیا ہے۔ اب آپ کا کام جلد ہو جائے گا، لیکن دیکھو! میرے بچے کو کچھ نہیں ہونا چاہیے۔ تم جیسا کہو گے، ویسا ہی ہوگا۔'' بات ختم کر کے انھوں نے موبائل ابھی اپنی جیب میں رکھا ہی تھا کہ اچانک کسی نے ان کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے ان کو پکارا: ''جناب سمیع انور صاحب! سب خیریت تو ہے؟''

انھوں نے فوراً گردن گھما کر دیکھا تو ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

......☆......☆......

صبح کی پہلی کرن پھوٹ چکی تھی۔ سمیع انور صبح ہی اپنی تجربہ گاہ پہنچ جاتے تھے۔ ابھی انھیں آئے ہوئے کچھ ہی وقت گزرا ہوگا کہ تین آدمی ان کی تجربہ گاہ میں داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک کا نام اکبر تھا، وہ بولا: ''ہمارا روبوٹ تیار ہے؟''

وہ بولے: ''جی، آپ کا روبوٹ بالکل تیار ہے۔ اس کے اندرونی حصوں میں غیر قانونی اشیا کو چھپا کر آپ بے خوف و خطر لے جا سکتے ہیں، لیکن...... میرا بیٹا؟''

اکبر بولا: ''اس کی آپ فکر مت کریں۔ ہمارے یہاں سے روانہ ہوتے ہی آپ کا بیٹا آپ کی طرف روانہ کر دیا جائے گا۔ اب آپ روبوٹ ہمارے حوالے کر دیجیے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے مبارک ہاتھوں سے ہمیں ایک تحریر بھی لکھ دیجیے کہ یہ روبوٹ آپ نے ہمارے لیے بنایا ہے اور ہم اسے باہر ملک لے جانا چاہتے ہیں۔ آپ کی یہ تحریر ہم بطور رسید ائیر پورٹ پر دکھائیں گے، تاکہ ہمیں کوئی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔''

''ٹھیک ہے۔ آپ جیسا کہیں گے، ویسا ہی ہوگا۔'' یہ کہہ کر انھوں نے اپنے لیٹر پیڈ پر تحریر لکھ کر ان کے حوالے کر دی۔ پھر انھوں نے روبوٹ کو حکم دیا: ''اب تمھارے نئے مالک یہ ہیں۔ ان کے ساتھ چلے جاؤ۔''

''او کے، او کے۔'' یہ کہہ کر روبوٹ ان کے ساتھ چل دیا۔ باہر نکل کر وہ سب گاڑی میں

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

بیٹھے۔ اب ان کی گاڑی کا رُخ ان کے خفیہ ٹھکانے کی طرف تھا۔ ابھی وہ ایئر پورٹ پر پہنچ کر گاڑی سے اُترے ہی تھے کہ اچانک موبائل فون کی گھنٹی بجی۔

''یہ فون کس کا بج رہا ہے؟ یہ روبوٹ کے کوٹ کی جیب سے آواز آ رہی ہے۔'' اکبر چ... اور فوراً روبوٹ کا موبائل نکال لیا۔ اسکرین پر نام دیکھ کر وہ چونکا۔ اس نے ڈرائیور سے گاڑ... روکنے کے لیے کہا۔ مصروف سڑک پر ایک جانب گاڑی رک گئی۔ اس نے فوراً فون ریسیو کیا... دوسری طرف سمیع انور تھے۔ وہ کہہ رہے تھے: ''جمشید صاحب! میرا بیٹا مجھے مل گیا ہے۔ اب آ... کارروائی کر سکتے ہیں۔'' فون منقطع ہو گیا۔

''یہ جمشید کون ہے؟'' اکبر چیخا۔

''وہ میں ہوں۔'' اچانک روبوٹ بارعب آواز میں بولا۔

وہ سب ہکا بکا رہ گئے۔ روبوٹ نے پھرتی سے پستول ان پر تان لیا: ''خبردار! کسی نے... کوئی چالاکی دکھانے کی کوشش کی تو وہ مارا جائے گا۔''

''تم روبوٹ نہیں ہو؟'' اکبر ہکلاتے ہوئے بولا۔

''نہیں، میں انسپکٹر جمشید ہوں۔ خود کو قانون کے حوالے کر دو۔''

''مگر ہم نے کیا کیا ہے..... کوئی ثبوت ہے تمھارے پاس؟'' اکبر بولا۔

انسپکٹر جمشید نے کہا: ''منصوبہ تو تم نے نہایت شان دار بنایا تھا، مگر یاد رکھو کہ ایک بہتر منصو... بندی کرنے والا اوپر بھی بیٹھا ہوا ہے، جس کے سامنے انسان کی ساری منصوبہ بندی فیل ہو جاتی ہے۔''

''تمھارے پاس کیا ثبوت ہے ان سب باتوں کا؟''

وہ مسکراتے ہوئے بولے: ''سمیع انور کے ساتھ ہونے والی تمھاری ساری گفتگو میر... پاس ریکارڈ ہو چکی ہے اور سمیع انور کی گواہی بھی ہے۔''

اسی دوران چاروں طرف سے پولیس وین کے سائرن کی آوازیں گونجنے لگیں۔ اب و...

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

پولیس کے گھیرے میں تھے۔ انسپکٹر ناصران کی طرف آتے ہوئے بولے: ''قانون کے شکنجے سے آج تک کوئی مجرم بچا ہے نہ بچے گا۔'' یہ کہہ کر وہ ان کو ہتھکڑیاں پہنانے لگے۔

پھر وہ دوبارہ بولے: ''تم یہ سوچ رہے ہوگے کہ یہ آناً فاناً کیا ہوگیا! دراصل سمیع انور صاحب نے جان بوجھ کر روبوٹ اپنی تجربہ گاہ سے باہر نکالا تھا، کیوں کہ وہ یہ نہیں چاہتے تھے کہ وہ اس کام میں ملوث ہوں، کیوں کہ ان کا ضمیر تمھارے ضمیر کی طرح مردہ نہیں ہے۔ روبوٹ اتفاق سے جمشید صاحب کے گھر پہنچ گیا۔ انھیں شک ہوا کہ کوئی نہ کوئی گڑ بڑ ضرور ہے۔ پھر ان کے ذہن میں ایک ترکیب آئی۔ انھوں نے ایک ماہر میک اپ مین سے روبوٹ جیسا گیٹ اپ کرایا اور روبوٹ کے کپڑے پہن کر خود روبوٹ جیسے بن گئے۔ اس بات سے انھوں نے مجھے پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا اور پھر میں ان کو لے کر سمیع انور کے پاس پہنچ گیا۔ وہاں انھوں نے سمیع انور کو اعتماد میں لیا، تاکہ انسپکٹر جمشید کی منصوبہ بندی سے ہم روبوٹ کا راز معلوم کرسکیں اور تمھیں گرفتار کرسکیں۔''

اکبر اور اس کے ساتھی حیران و پریشان انسپکٹر جمشید کو گھور رہے تھے، جو روبوٹ بنے مسکرائے جا رہے تھے۔ پولیس، اکبر اور ان کے ساتھیوں کو اپنے ساتھ لے جا چکی تھی۔ جمشید صاحب بھی اپنے گھر جلد سے جلد پہنچنا چاہتے تھے، تاکہ وہ اصل روبوٹ سمیع انور کو واپس کرسکیں۔ ☆

اس بلاعنوان انعامی کہانی کا اچھا سا عنوان سوچیے اور صفحہ ۱۰۱ پر دیے ہوئے کوپن پر کہانی کا عنوان، اپنا نام اور پتا صاف صاف لکھ کر ہمیں ۱۸-ستمبر ۲۰۱۶ء تک بھیج دیجیے۔ کوپن کو ایک کاپی سائز کاغذ پر چپکا دیں۔ اس کاغذ پر کچھ اور نہ لکھیں۔ اچھے عنوانات لکھنے والے تین نونہالوں کو انعام کے طور پر کتابیں دی جائیں گی۔ نونہال اپنا نام پتا کوپن کے علاوہ بھی علاحدہ کاغذ پر صاف صاف لکھ کر بھیجیں تاکہ ان کو انعامی کتابیں جلد روانہ کی جاسکیں۔

نوٹ: ادارہ ہمدرد کے ملازمین اور کارکنان انعام کے حق دار نہیں ہوں گے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

انعامی سلسلہ ۲۴۹

معلومات افزا

سلیم فرخی

معلومات افزا کے سلسلے میں حسبِ معمول ۱۶ سوالات دیے جا رہے ہیں۔ سوالوں کے سامنے تین جوابات بھی لکھے ہیں، جن میں سے کوئی ایک صحیح ہے۔ کم سے کم گیارہ صحیح جوابات دینے والے نونہال انعام کے مستحق ہو سکتے ہیں، لیکن انعام کے لیے سولہ صحیح جوابات بھیجنے والے نونہالوں کو ترجیح دی جائے گی۔ اگر ۱۶ صحیح جوابات دینے والے نونہال ۱۵ سے زیادہ ہوئے تو پندرہ نام قرعہ اندازی کے ذریعے سے نکالے جائیں گے۔ قرعہ اندازی میں شامل ہونے والے باقی نونہالوں کے صرف نام شائع کیے جائیں گے۔ گیارہ سے کم صحیح جوابات دینے والوں کے نام شائع نہیں کیے جائیں گے۔ کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ صحیح جوابات دے کر انعام میں ایک اچھی سی کتاب حاصل کریں۔ صرف جوابات (سوالات نہ لکھیں) صاف صاف لکھ کر کوپن کے ساتھ اس طرح بھیجیں کہ ۱۸-ستمبر ۲۰۱۶ء تک ہمیں مل جائیں۔ کوپن کے علاوہ علاحدہ کاغذ پر بھی اپنا مکمل نام پتا اردو میں بہت صاف لکھیں۔ ادارہ ہمدرد کے ملازمین / کارکنان انعام کے حق دار نہیں ہوں گے۔

۱۔ قرآن مجید کی .... کو ام القرآن کہا جاتا ہے۔ (سورۂ رحمٰن ۔ سورۂ یٰسین ۔ سورۂ فاتحہ)

۲۔ حضرت زکریاؑ، حضرت یحییٰؑ کے .... تھے۔ (دادا ۔ والد ۔ بھائی)

۳۔ ۱۳۲۰ء سے ۱۴۱۲ء تک ہندستان پر .... خاندان نے حکومت کی۔ (خلجی ۔ لودھی ۔ تغلق)

۴۔ نادر شاہ درانی تخت طاؤس ہندستان سے .... لے گیا تھا۔ (افغانستان ۔ ایران ۔ ترکی)

۵۔ جنرل رحیم الدین خاں ۱۹۸۸ء میں .... کے قائم مقام گورنر تھے۔ (پنجاب ۔ سندھ ۔ سرحد)

۶۔ "کھٹمنڈو" .... کا دارالحکومت ہے۔ (نیپال ۔ بھوٹان ۔ مالدیپ)

۷۔ سنہ ۲۰۰۶ء میں امن کا نوبیل انعام پانے والے محمد یونس (بانی گرامین بنک) کا تعلق .... سے ہے۔ (لبنان ۔ مراکش ۔ بنگلہ دیش)

۸۔ .... جاپان کا قومی کھیل ہے۔ (کشتی ۔ جوڈو ۔ شطرنج)

۹۔ نیلا اور پیلا رنگ برابر مقدار میں ملانے سے .... رنگ بنے گا۔ (اودا ۔ سرخ ۔ سبز)

۱۰۔ مشہور یونانی حکیمی دوا "گلقند" .... کے پھولوں سے بنائی جاتی ہے۔ (موتیا ۔ سورج مکھی ۔ گلاب)

۱۱۔ ایک من وزن تقریباً .... وزن کے برابر ہوتا ہے۔ (۴۲ ۔ ۲۸ ۔ ۲۵)

۱۲۔ "خرطوم" .... زبان میں ہاتھی کی سونڈ کو کہتے ہیں۔ (فارسی ۔ عربی ۔ لاطینی)

۱۳۔ نقطۂ کھولاؤ ۱۰۰ سینٹی گریڈ ہوتا ہے، جو .... درجے فارن ہائیٹ کے برابر ہے۔ (۲۱۲ ۔ ۲۱۵ ۔ ۲۱۸)

۱۴۔ نظام شمسی کا سب سے چھوٹا سیارہ .... ہے۔ (یورانس ۔ نیپچون ۔ پلوٹو)

۱۵۔ اردو زبان کی ایک کہاوت ہے: "آدمی آدمی .... ، کوئی ہیرا، کوئی کنکر" (انتر ۔ منتر ۔ جنتر)

۱۶۔ مرزا غالب کے اس شعر کا مصرع مکمل کیجیے:

بس کہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا آدمی کو بھی .... نہیں انساں ہونا (مشکل ۔ میسر ۔ آتا)

WWW.PAKSOCIETY.COM

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

کوپن برائے معلومات افزا نمبر ۲۴۹ (ستمبر ۲۰۱۶ء)

نام :

پتا :

کوپن پر صاف صاف نام، پتا لکھیے اور اپنے جوابات (سوال نہ لکھیں، صرف جواب لکھیں) کے ساتھ لفافے میں ڈال کر دفتر ہمدرد نونہال، ہمدرد ڈاک خانہ، کراچی ۷۴۶۰۰ کے پتے پر اس طرح بھیجیں کہ ۱۸۔ستمبر ۲۰۱۶ء تک ہمیں مل جائیں۔ ایک کوپن پر ایک ہی نام لکھیں اور صاف لکھیں۔ کوپن کو کاٹ کر جوابات کے صفحے پر چپکا دیں۔

کوپن برائے بلاعنوان انعامی کہانی (ستمبر ۲۰۱۶ء)

عنوان :

نام :

پتا :

یہ کوپن اس طرح بھیجیں کہ ۱۸ -ستمبر ۲۰۱۶ء تک دفتر پہنچ جائے۔ بعد میں آنے والے کوپن قبول نہیں کیے جائیں گے۔ ایک کوپن پر ایک ہی نام اور ایک ہی عنوان لکھیں۔ کوپن کو کاٹ کر کاپی سائز کے کاغذ پر درمیان میں چپکا یئے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

نونہال ادب کی دل چسپ کتابیں

ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان کا شعبہ نونہال ادب نونہالوں کے لیے دل چسپ اور سبق آموز کہانیاں اور معلوماتی کتابیں شائع کرتا ہے۔ ان کی قیمتیں بہت کم رکھی جاتی ہیں۔ نونہال فرصت کے وقت مفید کتابیں پڑھیے اور معلومات بڑھائیے۔

نام کتاب	مصنف/مرتب	قیمت
پھل بولتے ہیں	سید رشید الدین احمد	۱۷۵ رُپے
کہاوتیں اور اُن کی کہانیاں	اشرف صبوحی دہلوی	۴۰ رُپے
گندہ پانی	حکیم محمد سعید	۱۵ رُپے
مکڑیاں	خضر نوشاہی	۲۰ رُپے
اُڑن طشتریاں	حسن ذکی کاظمی	۲۰ رُپے
ولیم ورڈز ورتھ	حسن ذکی کاظمی	۳۵ رُپے
برونٹے سسٹرز	حسن ذکی کاظمی	۴۵ رُپے
سیموئل ٹیلر کولرج	حسن ذکی کاظمی	۳۵ رُپے
چارلس ڈکنز	حسن ذکی کاظمی	۴۵ رُپے
ولیم شیکسپیئر	حسن ذکی کاظمی	۲۵ رُپے
رڈیارڈ کپلنگ	حسن ذکی کاظمی	۴۵ رُپے
ٹامس ہارڈی	حسن ذکی کاظمی	۴۵ رُپے
ایڈیسن کا بچپن	گوہر تاج	۲۵ رُپے
ہوائی دباؤ	ڈاکٹر ایف اے افضل	۱۶ رُپے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ہمدرد سائنس انسائیکلو پیڈیا جلد اول		۳۰۰ رُپے
ہمدرد سائنس انسائیکلو پیڈیا جلد دوئم		۳۰۰ رُپے
ہمدرد سائنس انسائیکلو پیڈیا جلد سوئم		۳۰۰ رُپے
ہمدرد سائنس انسائیکلو پیڈیا جلد چہارم		۳۰۰ رُپے
ہمدرد سائنس انسائیکلو پیڈیا جلد پنجم		۱۵۰ رُپے
ہمدرد سائنس انسائیکلو پیڈیا جلد ششم		۱۵۰ رُپے
ہمدرد سائنس انسائیکلو پیڈیا جلد ہفتم		۵۰۰ رُپے
ہزاروں خواہشیں	مسعود احمد برکاتی	۶۰ رُپے
نظر انداز نونہالانِ پاکستان	صفیہ ملک	۶۰ رُپے
جوہرِ قابل	مسعود احمد برکاتی	۴۵ رُپے
حکیم عبدالحمید	حکیم محمد سعید	۴۰ رُپے
وہ بھی کیا دن تھے	حکیم محمد سعید	۷۵ رُپے

(جاری ہے)

نونہال بک کلب

کلب کے ممبر بنیں اور اپنی ذاتی لائبریری بنائیں بس ایک سادہ کاغذ پر اپنا نام، پورا پتا صاف صاف لکھ کر ہمیں بھیج دیں۔ ممبر بننے کی کوئی فیس نہیں ہے ہم آپ کو ممبر بنالیں گے اور ممبر شپ کارڈ کے ساتھ کتابوں کی فہرست بھی بھیج دیں گے۔ ممبر شپ کارڈ کا نمبر لکھ کر آپ نونہال ادب کی کتابوں کی خریداری پر ۲۵ فی صد رعایت حاصل کر سکتے ہیں ان کتابوں سے لائبریری بنائیں اور علم کی روشنی پھیلائیں۔

ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان، ہمدرد سینٹر، ناظم آباد نمبر ۳، کراچی ۔ ۷۴۶۰۰

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

روشن مستقبل

عابدہ صباحت

''اماں جان! ایم بی اے کا امتحان پاس کر تو لیا، لیکن نوکری کے لیے دھکے کھا رہا ہوں۔'' ارسلان نے نہایت بے زاری سے کہا۔

''بیٹا! صبر کرو، مل جائے گی نوکری۔ کوئی چھوٹی موٹی نوکری کر لو۔ جب اچھی نوکری ملے گی تو چھوڑ دینا۔'' اماں نے اسے مشورہ دیا۔

''چھوٹی موٹی نوکری اور میں۔ نہ اماں میں نے ایم بی اے کیا ہے، میٹرک پاس نہیں ہوں۔'' ارسلان نے چڑ کر کہا۔

''بیٹا! محنت کرنے میں کیا بُرائی ہے۔ عارضی ہی تو کرنی ہے۔'' اماں نے نرمی سے سمجھایا۔

''اماں جان! یہ میری شان کے خلاف ہے۔''

ارسلان ایک ذہین لڑکا تھا۔ ایم بی اے اچھے نمبروں سے پاس کیا تھا۔ دو سال سے اچھی ملازمت تلاش کر رہا تھا۔ ماں باپ بھی اس سے اُمیدیں لگائے بیٹھے تھے۔ اب اتنی رقم بھی نہیں تھی کہ اپنا کاربار کر لیتا۔

ارسلان کا پھوپھی زاد بھائی سلیم احمد ایک محنتی لڑکا تھا۔ اس نے آٹھویں جماعت تک پڑھا تھا۔ ماں باپ کی اتنی حیثیت نہیں تھی کہ اسے مزید پڑھاتے۔ اسے ایک ورک شاپ میں بٹھا دیا، جہاں لوہے کے پُرزے بنتے تھے۔ سلیم نے جلد ہی یہ کام سیکھ لیا۔ دو سال میں اس نے تجربہ بھی حاصل کیا اور گھر والوں کا مالی بوجھ بھی کم کیا۔ یوں بظاہر وہ

WWW.PAKSOCIETY.COM
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

اَن پڑھ اور کم حیثیت تھا، لیکن پڑھے لکھے نوجوانوں کے مقابلے میں زیادہ کمار ہا تھا اور والدین کی دلی خوشی کا سبب بھی تھا۔ سلیم اپنے دوسرے بہن بھائیوں کو بھی پڑھا رہا تھا۔ جب اس کے چھوٹے بھائیوں نے دسویں جماعت پاس کی تو انھیں بھی کوئی نہ کوئی ہنر سکھا دیا۔ اب وہ مل کر کما رہے تھے۔ ساتھ ساتھ وہ پرائیویٹ طور پر تعلیم بھی حاصل کر رہے تھے۔

......☆......☆......

''بھابھی جان! منھ میٹھا کیجیے۔'' سلیم کی ماں نے ایک لڈو ارسلان کی والدہ کے منھ میں رکھ دیا۔

''پتا بھی تو چلے، کس خوشی میں ہے۔'' ارسلان کی والدہ نے پوچھا۔

''بھابھی جان! سلیم نے اپنی ورک شاپ کھول لی ہے۔ اسی خوشی میں آپ کا منھ میٹھا کروایا ہے۔'' سلیم کی والدہ بہت خوش تھیں۔

ارسلان بھی صحن میں ایک کرسی پر بیٹھا یہ سب کچھ سن رہا تھا۔ پھوپھی نے آگے بڑھ کر ارسلان کے آگے مٹھائی کا ڈبا رکھ دیا۔ چار و نا چار ارسلان کو مٹھائی کھانی پڑی۔

''ارسلان بیٹا! کوئی نوکری وغیرہ ملی؟'' پھوپھی جان نے پوچھا۔

''نہیں پھوپھی جان! ارسلان نے اُداسی سے کہا۔

پھوپھی نے محبت سے سمجھایا: ''مایوس مت ہونا۔ آخر تم پڑھے لکھے ہو ضرور نوکری ملے گی۔ فکر نہ کرو۔''

ارسلان کو شرمندگی کا احساس ہو رہا تھا۔ وہ اعلا تعلیم یافتہ ہو کر دوسروں کے آگے شرمندہ ہو رہا تھا۔ وہ جوان اور تن درست تھا اور ایک لگی بندھی تنخواہ حاصل کرنے کے

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

لیے در در کی ٹھوکریں کھا رہا تھا، لیکن سوچ و فکر سے قسمت کے ستارے پلٹے۔ اچھے خیالات نے دل و دماغ کو روشن کر دیا۔

......☆......☆......

برائٹ فیوچر یوتھ لیگ کے دفتر میں نوجوانوں کا ایک گروپ ٹوٹی پھوٹی میز کرسیوں پر بیٹھا تھا۔ کرائے کا یہ چھوٹا سا مکان ایک روشن مستقبل کا آغاز کرنے والا تھا۔ اس گروپ میں میٹرک سے لے کر ایم اے، ہنر مند اور انجینئر وغیرہ شامل تھے۔ کاغذی کارروائی ہو رہی تھی۔ تمام نوجوان اپنی اپنی جیبوں سے رقمیں نکال کر میز پر رکھ رہے تھے۔

''یہ رقم تو ناکافی ہے۔'' احمد بولا۔

''فکر نہ کرو، بینک سے قرضہ لے لیں گے۔ میرے والد بینک میں افسر ہیں، آسانی سے مل جائے گا۔'' ارسلان کا دوست اسلم بولا۔

دیکھتے ہی دیکھتے مشین کے پُرزے بنانے کا ایک چھوٹا سا کارخانہ قائم ہو گیا۔ آہستہ آہستہ گروپ میں شامل تمام انجینئر، ہنر مند اور معمولی پڑھے لکھے لوگوں نے اس میں کام کا آغاز کر دیا۔ کچھ عرصے کے بعد سائیکل بنانے کا ایک کارخانہ بھی قائم ہو گیا۔ دن گزرتے گئے۔ مارکیٹ میں ''برائٹ'' نام کی سائیکلیں بکنے لگیں۔ مانگ بڑھتی گئی۔

برائٹ فیوچر یوتھ لیگ نے آہستہ آہستہ بے روزگار نوجوانوں، کاریگروں اور ہنر مندوں کو اپنی طرف مائل کرنا شروع کر دیا۔

''برائٹ سائیکل'' کی آج سالانہ تقریب تھی۔ اسٹیج پر مہمانانِ خصوصی کی کرسیاں لگائی جا چکی تھیں۔ ہال فیکٹری ورکرز کے علاوہ دوسرے لوگوں سے بھر چکا تھا۔ اسٹیج پر ایک

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

پاک سوسائٹی خاص کیوں ہیں:-

ہائی کوالٹی پی ڈی ایف
ایڈ فری لنکس
ایک کلک سے ڈاؤنلوڈ
ڈاؤنلوڈ اور آن لائن ریڈنگ ایک پیج پر
کتاب کی مُختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
ناولز اور عمران سیریز کی مُکمل رینج

Click on http://paksociety.com to Visit Us

پاک سوسائٹی کو فیس بُک پر جوائن کریں http://fb.com/paksociety

پاک سوسائٹی کو ٹوئٹر پر جوائن کریں http://twitter.com/paksociety1

پاک سوسائٹی کو گُوگل پلس پر جوائن کریں https://plus.google.com/112999726194960503629

ہمیں وزٹ کرنے کے لئے ہمارا ویب ایڈریس براوزر میں لکھیں یا گُوگل میں پاک سوسائٹی تلاش کریں۔

اپنے دوست احباب اور فیملی کو ہماری ویب سائیٹ کا بتا کر پاکستان کی آن لائن لائبریری کا ممبر بنائیں۔

اِس خوبصورت ویب سائٹ کو چلانے کے لئے ہر ماہ کثیر سرمایہ درکار ہوتا ہے، اگر آپ مالی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے فیس بُک پر رابطہ کریں۔۔۔

ہمیں فیس بُک پر لائک کریں اور ہر کتاب اپنی وال پر دیکھنے کے لئے امیج پر دی گئی ہدایات پر عمل کریں:-

http://paksociety.com

www.paksociety.com

معزز خاتون اور ایک محترم شخصیت تشریف فرما تھیں۔

ارسلان نے اپنی تقریر میں کہا: ''معزز حاضرین! آپ برائٹ سائیکل کے نام سے خوب واقف ہیں، لیکن اس شہرت اور کام یابی کا پس منظر بہت سے لوگ نہیں جانتے۔ تو آج میں ان سب سے اپنا تعارف کروادوں۔ میرا نام ارسلان ہے۔ میں نے اپنی پیشہ وارانہ تعلیم سے اس کی بنیاد رکھی تھی، لیکن میں ہرگز یہ نہیں کہوں گا کہ یہ میری فیکٹری ہے۔ یہ ان تمام بے روزگار پڑھے لکھے، کاریگروں اور ہنرمندوں کی ہے، جنھوں نے میرے ساتھ مل کر برائٹ فیوچر یوتھ لیگ کی بنیاد رکھی۔ اپنی ناکامی کا سبب میں خود تھا، لیکن کام یابی کا سبب میری والدہ اور میرے بھائی سلیم احمد ہیں۔'' حاضرین نے ان کی والدہ اور بھائی کے لیے زوردار تالیاں بجائیں۔

ارسلان نے اپنی تقریر جاری رکھی: ''میں محنت کی عظمت سے ناواقف تھا۔ خدا نے مجھے دو ہاتھ دیے اور ذہین بنایا، لیکن میں کوشش اور محنت سے کتراتا تھا۔ سلیم احمد نے اَن پڑھ ہونے کے باوجود ہاتھوں کی طاقت سے ہماری یوتھ لیگ کو پروان چڑھایا۔ سلیم احمد نے یوتھ لیگ کے ہنرمندوں سے مل کر سائیکل بنانے کی بنیاد رکھی۔ دوسرے لوگوں نے اپنی تعلیم سے انتظامی معاملات چلائے۔ کوئی چپڑاسی بنا، کوئی صفائی کرتا۔ سب نے اپنے اپنے حصے کا کام کیا اور کم درجے کا کام کرنے میں بھی بُرائی محسوس نہیں کی۔ میری والدہ نے سنتِ رسولؐ یعنی محنت کی عظمت اور اپنے ہاتھوں سے کام کرنے کی برکت سے آگاہ کیا۔ یہ میرے پیارے رسولِ اکرمؐ کی سنت کا نتیجہ ہے کہ ہم میں سے پڑھے لکھے نوجوانوں نے چھوٹے سے چھوٹا کام کیا اور آج ہم سب مالی طور پر خوش حال ہیں۔ اب ہم در در کی ٹھوکریں کھا کر نوکری نہیں ڈھونڈ رہے۔ اب ہم اپنے پیارے وطن کو کوستے

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

www.paksociety.com

نہیں ہیں، بلکہ اس فیکٹری کے ذریعے سے ملک کی ترقی میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ آپ میں سے جو بے روزگار ہو، وہ بھی ہمارے ساتھ شامل ہو جائے۔ اپنے والدین کا سہارا بنے اور ملک بھی ترقی کی راہوں پر گامزن ہو۔''

سب نے پُر جوش تالیوں اور نعروں سے ارسلان کی تائید کی۔

ارسلان، اس کی والدہ اور سلیم احمد نے برائٹ فیوچر یوتھ لیگ کی ایک اور شاخ کی بنیاد رکھی۔ یعنی ''پاکستان کا روشن مستقبل'' اس عہد کے ساتھ کہ ملک میں کوئی بے روزگار نہیں رہے گا۔ محنت اور کوشش سے ترقی کی جائے گی۔ سب کی آنکھوں میں روشن اور خوش حال پاکستان کا منظر جگمگا رہا تھا۔ سب نے بھرپور نعرہ لگایا۔

''برائٹ فیوچر لیگ زندہ باد۔''

ہمدرد نونہال اب فیس بک پیج پر بھی

ہمدرد نونہال تمھارا پسندیدہ رسالہ ہے، اس لیے کہ اس میں دل چسپ کہانیاں، معلوماتی مضامین اور بہت سی مزے دار باتیں ہوتی ہیں۔ پورا رسالہ پڑھے بغیر ہاتھ سے رکھنے کو دل نہیں چاہتا۔ شہید حکیم محمد سعید نے اس ماہ نامے کی بنیاد رکھی اور مسعود احمد برکاتی نے اس کی آب یاری کی۔ ہمدرد نونہال ایک اعلا معیاری رسالہ ہے اور گزشتہ ۶۳ برس سے اس میں لکھنے والے ادیبوں اور شاعروں کی تحریروں نے اس کا معیار خوب اونچا کیا ہے۔

اس رسالے کو کمپیوٹر پر متعارف کرانے کے لیے
اس کا فیس بک پیج (FACE BOOK PAGE) بنایا گیا ہے۔

www.facebook.com/hamdardfoundationpakistan

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

آدھی ملاقات

یہ خطوط ہمدرد نونہال شمارہ جولائی ۲۰۱۶ء کے بارے میں ہیں

❁ جولائی کا شمارہ سرورق سے ہی عمدہ لگ رہا تھا۔ سرورق بہت پیارا تھا۔ اس مہینے کا خیال کچھ عجیب سا لگا۔ پہلی بات میں بہت کارآمد باتیں بتائی گئیں۔ روشن ستارے (مسعود احمد برکاتی) معلومات سے بھرپور مضمون تھا۔ ایک گلاس دودھ (ڈاکٹر مشتاق اعظمی)، بھید کھل گیا (عبداللہ بن مستقیم) اور اندھیرے کے بعد (ثمینہ پروین) اچھی کہانیاں تھیں۔ کنویں کا راز (عبیرہ لطیف) اچھی کہانی تھی مگر سلسلے وار کہانی ہمیں اچھی نہیں لگتی۔ اس لیے جلد ہی اسے ختم کر دیجیے۔ سوہنل مرگیا (ضیاء الرحمن غیور) کھلکھلاتی تحریر ثابت ہوئی۔ مادرِ ملت (شیخ عبدالحمید عابد)، معلومات ہی معلومات (غلام حسین میمن) اور نونہال خبرنامہ (سلیم فرخی) بہت عمدہ تحریریں ہیں۔ تحریر جواب لاجواب (تحریم خان) عمدہ انتخاب تھا اور بہت پسند آئی۔ کومل فاطمہ اللہ بخش، کراچی۔

❁ اس بار ہمدرد نونہال کا شمارہ ٹاپ پر رہا۔ بلاعنوان کہانی رسالے کی جان تھی۔ ایک گلاس دودھ بھی بہت اچھی کہانی تھی۔ ربیعہ شیخ اور غزالہ امام بہت اچھی مصوری کرتی ہیں۔ معلومات ہی معلومات پڑھ کر علم میں اضافہ ہوا۔ انکل! آپ اور آپ کے ساتھی اور محترمہ سعدیہ راشد مل کر دن رات محنت کرتے ہیں۔ جولائی کا شمارہ بھی بہت محنت سے پایہ تکمیل تک پہنچایا گیا تھا۔ ثمینہ محمد لطیف کمبوہ، حیدرآباد۔

❁ جولائی کا شمارہ قابلِ قدر تھا، جس کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ پہلی بات، جاگو جگاؤ بہت پسند آئے۔ نعت رسولِ مقبولؐ اور الوداع ماہِ رمضان بہت بہترین کلام تھے۔ تحریر روشن ستارے بہت زبردست تھی۔ کہانیوں میں ایک گلاس دودھ، کنویں کا راز اور دو چوہے بہترین کہانیاں تھیں۔ سوہنل مرگیا، ایک بے وقوفی والی کہانی تھی، بالکل پسند نہیں آئی۔ بھید کھل گیا اور ہم نے مجرم پکڑا زبردست تحریریں تھیں۔ نونہال ادب میں بھی بہترین کہانیاں ہیں۔ غرض پورا نونہال بہت لگن سے تیار کیا گیا تھا۔ واقعی آپ لوگ ہمدرد نونہال کے لیے بہت محنت کرتے ہیں۔ سفینہ محمد لطیف، حیدرآباد۔

❁ جولائی کے شمارے کی پہلی بات میں آپ نے فرعون اور ان کے عہدِ حکومت کے جس تفصیل کا ذکر کیا ہے، وہ بہت ہی معلومات افزا ہیں اور ہماری معلومات میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ اگر آپ حضرت موسیٰؑ کی حقیقی والدہ کا نام بھی بتا دیتے تو معلومات میں چار چاند لگ جاتے۔ راشد علی، کراچی۔

> حضرت موسیٰؑ کی حقیقی والدہ کا مستند نام ''یوکابد'' ہے۔

❁ جولائی کے ہمدرد نونہال کا سرورق دل کو موہ لینے والا تھا۔ کہانیوں میں کنویں کا راز، بھید کھل گیا اور اندھیرے کے بعد تجسس سے بھرپور اور دل چسپ تھیں۔ مسعود احمد برکاتی کی تحریر ''روشن ستارے'' بہت ہی معلوماتی تھی۔ بلاعنوان کہانی معیار کی اعلا بلندیوں پر تھی۔ نظموں میں الوداع ماہِ رمضان اور ایک باغ کے پھول دل کی گہرائیوں

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

میں اُتر گئیں۔ نونہال ادیب میں قدرت کا انصاف اور احسان فراموش بہت شان دار کہانیاں تھیں۔ راجا ثاقب محمود جنجوعہ، عائشہ ثاقب جنجوعہ، ہانیہ جنجوعہ، صدف جنجوعہ، ثانیہ فرخ جنجوعہ، پنڈ دادن خان۔

❁ جولائی کا شمارہ بہت خوب صورت تھا۔ الفاظ تتلیوں کی مانند باغ نونہال میں رنگینیاں بکھیر رہے تھے۔ ہر لفظ کا مقصد ہمارے دماغ میں چراغاں کرنا تھا، جس سے معلومات کا چراغ روشن ہو اور ہم اس سے فائدہ حاصل کریں۔ بلاعنوان کہانی اچھی تھی، مگر اختتام پر تھوڑا افسوس ہوا۔ تمام نظمیں اچھی تھیں۔ اول تا آخر تمام شمارہ زبردست تھا۔ تمام کہانیاں بہت بہت اچھی تھیں۔ لفظ نشید کا مطلب کیا ہے؟ اُسامہ ظفر اُسامہ، ملکہ کوہسار۔

نشید کا مطلب ہے، نغمہ، گانے کی آواز، ہنر، لَے، سُرور۔

❁ روشن ستارے (مسعود احمد برکاتی) تحریر بہت اچھی رہی۔ اس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے ہمارے بزرگ کیسے اور کون تھے دنیا سے جانے کے بعد بھی ان کا نام ستاروں کی طرح روشن ہے۔ ایک گلاس دودھ (ڈاکٹر مشتاق اعظمی) کا اختتام بہت خوب صورت جملے سے ہوا۔ رشنا جمال الدین شیخ، کراچی۔

❁ ہمدرد نونہال ہمیشہ بہت اچھا ہوتا ہے۔ تمام تحریریں بہت اچھی ہوتی ہیں۔ حرا افتخار، چشتیاں۔

❁ اس بار ہمدرد نونہال کا شمارہ ٹاپ پر رہا۔ کنویں کا راز کمال کی کہانی تھی۔ ایسی ہی کہانیاں شائع کیا کریں۔ اس کہانی سمیت ہر کہانی سپرہٹ رہی۔ آپ لوگ ہمدرد نونہال کو اس قدر خوب صورت بناتے ہیں کہ ہم بیان نہیں کرسکتے۔ تسبیح محفوظ علی، کراچی۔

❁ تازہ شمارہ لاجواب تھا۔ پہلا نمبر کنویں کا راز کہانی لے گئی۔ دوسرے نمبر پر بلاعنوان کہانی پسند آئی جب کہ تیسرا نمبر ایک گلاس دودھ کا تھا۔ باقی کہانیاں بھی کم نہیں تھیں۔ بھید کھل گیا، اندھیرے کے بعد، سوہنل مرگیا، دو چور ہے اور ہم نے پکڑا مجرم بھی عمدہ تحریریں تھیں۔ نظمیں ساری اچھی تھیں۔ خاص طور پر الوداع ماہ رمضان، بچوں کا جلسہ اور ایک باغ کے پھول عمدہ نظمیں تھیں۔ روشن ستارے، جاگو جگاؤ، پہلی بات، مسلم دنیا، عید اور بچے اچھے، عمدہ، لاجواب اور پیارے مضمون تھے۔ عالیہ ذوالفقار، کراچی۔

❁ جولائی کا شمارہ بہت ہی زبردست تھا۔ تمام کہانیاں بہت اچھی تھیں۔ شمارے میں اپنی کہانی دیکھ کر جتنی خوشی ہوئی وہ ناقابل بیان ہے۔ ہم آپ کے اور محترم سعدیہ راشد صاحبہ کے بہت شکر گزار ہیں کہ انھوں نے ہمیں یاد رکھا۔ محمد عدنان زاہد، کراچی۔

❁ جولائی کا شمارہ خوب تھا۔ کہانیاں بہت اعلا تھیں۔ بھید کھل گیا اور اندھیرے کے بعد بہت خوب تھیں۔ کنویں کا راز کافی سنسنی خیز تھی۔ فاطمۃ الزہراء، اسلام آباد۔

❁ جولائی کا ہمدرد نونہال عمدہ تھا۔ ساری کہانیاں عمدہ تھیں اور کنویں کا راز بہت زیادہ پیاری تھی۔ بھید کھل گیا، سوہنل مرگیا، ہم نے مجرم پکڑا لاجواب تھیں۔ معلومات ہی معلومات ایک بہت اچھا سلسلہ ہے۔ مادر ملت، مسلم دنیا، عید اور بچے بہت اچھے مضمون تھے۔ جواب لاجواب بھی اچھی رہی۔ نظمیں بھی عمدہ تھیں۔ زہیر ذوالفقار بلوچ، کراچی۔

❁ رسالہ بہت اچھا جا رہا ہے۔ سب سے پہلے جاگو جگاؤ اور پہلی بات پڑھی بہت معلومات حاصل ہوئیں۔ کنویں کا راز بہت اچھی تھی۔ باقی کہانیاں بھی لاجواب تھیں۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

مضامین عمدہ اور پیارے تھے۔ نظمیں خوب صورت اور گنگناتی ہوئی تھیں۔ ہمدرد نونہال بچوں اور بڑوں کا پسندیدہ رسالہ ہے۔ دعا ہے کہ یہ رسالہ دن رات ترقی کرتا رہے۔ آمین۔ ناعمہ ذوالفقار، کراچی۔

❁ جولائی کا شمارہ ہمیشہ کی طرح زبردست رہا۔ البتہ لطیفے کچھ خاص نہ تھے۔ کہانیوں میں بھید کھل گیا، اندھیرے کے بعد، ایک گلاس دودھ اور بلاعنوان کہانی پسند آئیں۔ **عبیرہ صابر، کراچی۔**

❁ جولائی کا شمارہ بہت اچھا لگا۔ ساری کہانیاں بہت اچھی تھیں۔ انکل [illegible] کہانی ہم نے مجرم پکڑا بہت پسند آئی۔ انکل! اس دفعہ مسکراتی لکیریں اتنی اچھی نہیں لگی۔ عبداللہ صابر، کراچی۔

❁ ہر بار کی طرح اس بار بھی شمارہ سپرہٹ تھا۔ نظمیں اور کہانیاں ساری ہی اچھی تھیں۔ ہنسی گھر نے تو ہنسا ہنسا کے لوٹ پوٹ کردیا۔ معلومات ہی معلومات سے بہت معلومات حاصل ہوئیں۔ ایمن فاطمہ، میرپورخاص۔

❁ جولائی کا شمارہ زبردست تھا۔ روشن ستارے، جواب لاجواب اور مادر ملت رسالے کی جان تھیں۔ کہانیوں میں کنویں کا راز، بھید کھل گیا اور اندھیرے کے بعد اچھی کہانیاں تھیں۔ بلاعنوان کہانی اچھی نہیں تھی۔ لبابہ عمران خان، کراچی۔

❁ عید کے رنگوں اور پیارے سے بچے کی مسکراہٹ سے سجا ٹائٹل خوب تھا۔ بچوں میں خدمت کا جذبہ اُبھارتی جاگو جگاؤ کی تحریر بہت ہی پیاری تھی۔ ایسے ہی انسانیت کے جذبے سے معمور بابائے خدمت عبدالستار ایدھی بھی ہم سے جدا ہوگئے۔ الوداع ماہِ رمضان (نظم)، روشن ستارے، ایک گلاس دودھ، بھید کھل گیا اور اندھیرے کے بعد بہت اچھی اور سبق آموز تحریریں تھیں۔ اس کے علاوہ معلومات ہی معلومات کا سلسلہ بھی بہت اچھی معلومات فراہم کرتا ہے۔ **عبدالجبار رومی انصاری، لاہور۔**

❁ جولائی کا شمارہ سپرہٹ تھا۔ ہر کہانی ایک سے بڑھ کر ایک تھی۔ بھید کھل گیا اور ایک گلاس دودھ بازی لے گئی۔ لطائف تمام ہی پسند آئے۔ بلاعنوان کہانی بھی اچھی تھی کہ بغیر سوچے سمجھے کوئی بھی فیصلہ نہیں کرنا چاہیے۔ ایک لفظ کی تصحیح کردیجیے ''انڈہ'' درست ہے یا ''انڈا''؟ احمد عبیدالرحمٰن، حیدرآباد۔

''انڈا'' درست ہے۔ ''انڈہ'' غلط رائج ہوگیا ہے۔

❁ سرورق کی تصویر نہایت شان دار تھی۔ تمام کہانیاں بہت اچھی تھیں۔ بلاعنوان کہانی (خلیل جبار)، ایک گلاس دودھ (ڈاکٹر مشتاق اعظمی)، بھید کھل گیا (عبداللہ بن مستقیم) اور اندھیرے کے بعد (ثمینہ پروین) اچھی اور دل موہ لینے والی کہانیاں تھیں۔ جولائی کے شمارے میں کنویں کا راز، (پہلا ٹکڑا) دیکھ کر دل باغ باغ ہوگیا۔ حافظ عابد علی، راولپنڈی۔

❁ بلاعنوان کہانی (خلیل جبار)، ہوٹل مرگیا (عبدالرحمٰن غیور)، بھید کھل گیا (عبداللہ بن مستقیم) دل میں اُتر جانے والی کہانیاں تھیں۔ کنویں کا راز (عبیرہ لطیف) قسط وار کہانی ہے اس کا پہلا ٹکڑا دل چسپ تھا۔ ایک گلاس دودھ اچھی کہانی تھی۔ اس خاتون کو ایک چھوٹی نیکی کا بڑا اجر ملا۔ ڈاکٹر جمیل جالبی کی کہانی ''دو چوہے'' بازی لے گئی۔ ڈاکٹر جمیل جالبی کی کہانیاں دل چسپ ہوتی ہیں، اس لیے ہر ماہ شائع کیا کریں۔ سلمان یوسف سمیجہ، علی پور۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

❁ جولائی کا شمارہ سرورق سے لے کر نونہال لغت تک بہترین تھا۔ ہر کہانی اچھی لگی۔ خاص طور پر بلاعنوان کہانی، بھید کھل گیا اور سوہنل مرگیا اچھی لگیں۔ فاطمہ محمد شاہد، میر پور خاص۔

❁ جولائی کا شمارہ پڑھ کر مزہ آ گیا۔ روشن خیالات کے بغیر تو رسالہ ادھورا ہے۔ کہانیاں پڑھنا شروع کیں تو بھید کھل گیا ٹاپ پر تھی۔ نمبر ایک پر ایک گلاس دودھ، نمبر دو پر اندھیرے کے بعد، نمبر تین پر دو چوہے تھیں۔ دو چوہے پڑھ کر گمان ہوا کہ واقعی لالچ بُری بلا ہے۔ کہانی سوہنل مرگیا پڑھ کر بہت ہنسی آئی۔ ہم نے مجرم پکڑا پڑھ کر ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہوگئے۔ نونہال ادیب میں تحریریں بہت حد تک اچھی تھیں۔ ہنسی گھر پر پہنچے تو پیٹ میں درد برداشت کرنے کے لیے تیار ہوگئے اور اچھا ہوا تیاری کرلی ورنہ بہت برا ہوتا۔ مجھے پیاری سی پہاڑی لڑکی اور ایک طوفانی رات چاہیے، تو کیا میں آپ کے دفتر آ کر لے سکتی ہوں؟ زحل فاطمہ، کراچی۔

بالکل لے سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ اور بہت سی کتابیں بھی آپ کو پسند آئیں گی۔

❁ جولائی کا شمارہ ہمیشہ کی طرح سپرہٹ رہا، جاگو جگاؤ، پہلی بات ہمیشہ کی طرح زبردست تھے۔ روشن خیالات ہمیشہ کی طرح روشن تھے۔ روشن ستارے (مسعود احمد برکاتی) بہت اچھی لگی۔ ایک گلاس دودھ، بھید کھل گیا، اندھیرے کے بعد، بلاعنوان کہانی، دو چوہے، جواب لاجواب اور ہم نے مجرم پکڑا لاجواب کہانیاں تھیں۔ سوہنل مرگیا رسالے کی جان تھی۔ غرض کہ تازہ شمارہ پورا کا پورا زبردست تھا۔ سرورق اچھا لگا۔ ایمن فاطمہ، میر پور خاص۔

❁ اس بار کے شمارے کو دیکھ کر نہ چاہتے ہوئے بھی تعریف کرنے کو دل چاہتا ہے۔ ساری تحریریں دل خوش کرنے والی ہیں۔ کہانی کنویں کا راز سمجھ میں نہ آئی۔ ساری کہانیاں بہت مزے دار تھیں۔ شیزا اصفوان، کراچی۔

❁ میں ہمدرد نونہال ہر ماہ پڑھتا ہوں۔ اس میں معلومات افزا، بیت بازی، خبر نامہ، روشن خیالات، نونہال لغت اچھے سلسلے ہیں۔ محمد اویس رضا عطاری، کراچی۔

❁ جولائی کا شمارہ پڑھ کر خوشی ہوئی۔ کہانیوں میں ایک گلاس دودھ، سوہنل مرگیا، بھید کھل گیا، غرض ساری کہانیاں اچھی تھیں۔ لطیفے کچھ خاص نہیں تھے۔ ہنڈکلیا پڑھ کر مزہ آیا اور نان خطائی گھر میں بھی بنائی۔ مسکراتی لکیریں بھی مزے کی تھیں۔ زینب بتول، اسلام آباد۔

❁ جولائی کے ہمدرد نونہال کی تمام کاوشیں ایک سے بڑھ کر ایک تھیں۔ دعا ہے کہ ہمدرد نونہال یونہی دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرے۔ آمین۔ ثمینہ فرخ راجا، شازیہ فرخ راجا، زینت یاسمین جنجوعہ، ماہا مختار، پنڈ دادن خان۔

❁ جولائی کا ہمدرد نونہال لاجواب کاوشوں کا مجموعہ تھا۔ کہانیوں میں ایک گلاس دودھ اور ہم نے مجرم پکڑا بہت پسند آئیں۔ مسلم دنیا، عید اور بچے اور مادر ملت، معلومات کا خزانہ تھیں۔ نعتِ رسولؐ پڑھ کر ایمان تازہ ہوگیا۔ راجا فرخ حیات، راجا عظمت حیات، راجا نزہت حیات، راجا محمد ضیاء فرخ جنجوعہ، پنڈ دادن خان۔

❁ جولائی کے شمارے کی ہر تحریر عمدہ تھی۔ سرورق میں بچی کی تصویر دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی اور ایک لمحے کے لیے اپنا بچپن یاد آ گیا۔ اس بار تمام کہانیاں ٹاپ پر رہیں۔ دو چوہے (ڈاکٹر جمیل جالبی)، بھید کھل گیا (عبداللہ بن مستقیم) اور ہم نے مجرم پکڑا (جاوید اقبال) کہانیاں اے ون

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

تھیں۔ ایک گلاس دودھ (ڈاکٹر مشتاق اعظمی) اور بلاعنوان کہانی (خلیل جبار) پڑھ کر بہت اچھا لگا۔ معلومات ہی معلومات ، مادر ملت اور روشن ستارے، معلومات بڑھانے میں کام یاب رہے۔ ارم شاہنواز بوزدار، کراچی۔

❁ میں نے اپنی محنت اور کوشش سے دو نظمیں لکھ کر ارسال کی تھیں۔ پہلی ''گرمی'' اور دوسری ''ریل گاڑی'' اگر قابلِ اشاعت نہیں ہے تو انکل پلیز بتادیں، تاکہ میرا انتظار ختم ہوجائے۔ نونہال بک کلب کی ممبر بننے کا کیا طریقہ ہے؟ مجھے لکھنے کا بھی بہت شوق ہے۔ آمنہ زین العابدین، کراچی۔

شاعری میں ابھی آپ کو محنت کی ضرورت ہے۔ نظم لکھ کر کسی بڑے سے اصلاح کرالیا کریں۔ نونہال بک کلب کی ممبر شپ کے لیے اپنا مکمل پتا صاف صاف لکھ کر بھیجیں۔ کارڈ آپ کو ڈاک سے مل جائے گا۔

❁ اس مرتبہ بھی ہمدرد نونہال اپنے عروج پر تھا۔ ہمیشہ کی طرح پُر اثر، پُرکشش اور پُر لطف سب سے بہترین کہانیاں بلاعنوان کہانی اور بھید کھل گیا تھیں۔ سونتل مر گیا پڑھ کر بہت مزہ آیا۔ نظموں میں بچوں کا جلسہ اور گڑ بڑ نامہ بہت عمدہ اور زبردست تھیں۔ اس ماہ ایک عظیم ہستی ہم سے بچھڑ گئی۔ اپنی ساری زندگی خدمتِ خلق کے لیے وقف کرنے والے مسیحا جناب عبدالستار ایدھی صاحب انتقال فرماگئے۔ اس عظیم شخصیت سے بچہ بچہ واقف ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے، آمین۔ حرا سعید شاہ، جوہر آباد۔

❁ جولائی کا شمارہ بہترین تھا۔ تمام کہانیاں اچھی لگیں۔ بلاعنوان کہانی پڑھ کر شیرنی کے انجام سے دل بھر آیا۔ باقی کہانیاں بھی اچھی تھیں۔ عائشہ خالد، راولپنڈی۔

❁ جولائی کا شمارہ پڑھتے ہوئے بہت لطف آیا۔ کہانیوں میں کنوئیں کا راز، بھید کھل گیا، بہت مزے کی تھیں۔ دوسری تحریروں میں جواب لاجواب بھی بہت پسند آئی۔ نونہال ادیب میں تحریر حقیقت بہت اچھی لگی۔ عبداللہ ایوب، جہلم۔

❁ ہمدرد نونہال میرے پیدا ہونے سے پہلے ہی گھر میں آرہا ہے۔ میرے بڑے بھائی جو ڈاکٹر بننے والے ہیں، وہ بچپن سے یہ رسالہ پڑھ رہے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ میں نے نونہال ہی سے بہترین اردو پڑھنی اور لکھنی سیکھی ہے۔ کنوئیں کا راز اچھی قسط وار کہانی لگ رہی ہے۔ علم دریچے میں گستاخی معاف کا دوسرا فقرہ بہت پسند آیا۔ اللہ ہمیں اچھے راہ نما عطا کرے۔ آمین۔ ہم نے مجرم پکڑا، بہت مزے دار کہانی تھی۔ روحانہ، عالم، غفران، نامین، لاہور۔

❁ جولائی کا شمارہ اپنے ساتھ عید کی خوشیاں بھی لایا۔ جاگو جگاؤ اور پہلی بات منفرد تھے۔ روشن ستارے قابلِ تعریف تھے۔ کہانیوں میں ایک گلاس دودھ، بھید کھل گیا اور ہم نے مجرم پکڑا زبردست کہانیاں تھیں۔ سونتل مر گیا پڑھ کر اتنی ہنسی آئی کہ رکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ لطیفے بھی مزے دار تھے۔ بلاعنوان کہانی اس مہینے کی سپر ہٹ کہانی تھی۔ عمیر مجید، ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

❁ کہانیاں تو تمام ہی بازی لے گئیں، لیکن بھید کھل گیا تو سپر ہٹ تھی۔ ہم نے مجرم پکڑا، پڑھ کر لوٹ پوٹ ہوگئے۔ ہماری اللہ سے دعا ہے کہ ہمدرد نونہال جیسا رسالہ ہمیشہ اسی طرح چلتا رہے۔ رفیدہ سحر، حیدر آباد۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

بلاعنوان کہانی کے انعامات

ہمدرد نونہال جولائی ۲۰۱۶ء میں جناب خلیل جبار کی بلاعنوان انعامی کہانی شائع ہوئی تھی۔ اس کہانی کے بہت اچھے اچھے عنوانات موصول ہوئے۔ کمیٹی نے بہت غور کر کے تین اچھے عنوانات کا انتخاب کیا ہے، جو تین نونہالوں نے مختلف جگہوں سے بھیجے ہیں۔ تفصیل درجِ ذیل ہے:

۱۔ وفا کی پیکر : محمد اسد، کراچی

۲۔ اندھی ماما : اسریٰ زاہد، اسلام آباد

۳۔ محبت کا قتل : ارم اجن، میر پور خاص

﴿ چند اور اچھے عنوانات یہ ہیں ﴾

مہربان شیرنی۔ غلط فہمی۔ انوکھی محبت۔ درندے کی شفقت۔ وہ ایک دن۔ آزمائش کی گھڑی۔ بے زبان ہمدرد۔ محافظ شیرنی۔ بے زبان ممتا۔ ممتا جاگ اُٹھی۔

ان نونہالوں نے بھی ہمیں اچھے عنوانات بھیجے

☆ کراچی: رمشا مبین، پرویز حسین، فائقہ تنویر اکرم، آمنہ زین، ملیحہ ایمان، سدرہ ولی، عبداللہ عارف، کبشہ ادریس، شہیرہ ریحان، تسبیح محفوظ علی، عافیہ ذوالفقار، صدف آسیہ، شہلا عشرت، مصامص شمشاد غوری، مسکان فاطمہ، ہانیہ ظہیر، وقار بوزدار، عبیرہ صابر، لبابہ فرید اسلم، مہوش حسین، افضال احمد خاں، زمل فاطمہ

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

صدیقی، حسنین ندیم خانزادہ، شازیہ انصاری، اُمِ کلثوم، حاشر بن وسیم، محمد اویس رضا عطاری، عبدالرحمٰن قیصر، شاہ بشریٰ عالم، عائشہ عبدالواسع، نور حیات، محمد حسن وقاص، طلحہ سلطان شمشیر علی، بہادر، فضل ودود خان، محمد عثمان غنی، ایاز حیات، صفی اللہ، احتشام شاہ فیصل، اعجاز حیات، علی حسن خان، اختر حیات، محمد جلال الدین اسد خان، فضل قیوم خان، عبدالرحمٰن خان ارشد خان، کامران گل آفریدی، محمد بلال خان، محسن محمد اشرف خان، محمد اویس، ایمن ارشد، علینا اختر، مہرین عامر، سید شہظل علی اظہر، سید باذل علی اظہر، سیدہ سالکہ محبوب، سیدہ مریم محبوب، لبابہ عمران خان، رشنا جمال الدین شیخ، سمیع اللہ خان، کومل فاطمہ اللہ بخش، اُم ہانی بنت محمد عمران، محمد شاہ میر اعجاز، مریم سہیل، محمد حسان بن عامر، سمیعہ توقیر ☆ **سانگھڑ:** عائشہ اسلام، علیزہ ناز منصوری ☆ **سکھر:** محمد عفان بن سلمان، عائشہ تزین ☆ **ٹوبہ ٹیک سنگھ:** آریان عباس، جلال مجید نکاجت، عمیر مجید، سعدیہ کوثر مغل ☆ **بہاول پور:** احمد ارسلان، ایمن نور، صباحت گل، قرۃ العین عینی، محمد انس، محمد عثمان غنی ☆ **جہلم:** عائشہ جنجوعہ، عبداللہ ایوب، سیماں کوثر ☆ **اسلام آباد:** زینب بتول، آمنہ غفار ☆ **راولپنڈی:** محمد سعد اعجاز، ملک محمد احسن، محمد رضوان شاہد، حافظ عابد علی، انعم فاطمہ ☆ **حیدرآباد:** ثمینہ محمد لطیف کمبوہ، مقدس خان، سید باسط علی، مرزا اسفار بیگ، مرزا حمزہ بیگ، حبان مرزا، عائشہ ایمن عبداللہ ☆ **پشاور:** محمد حمدان، عائشہ سید اسرار ☆ **نواب شاہ:** ارم بلوچ محمد رفیق ☆ **لاہور:** مریم مجاہد، امتیاز علی ناز، عبدالجبار رومی انصاری، محمد عالم

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

☆ میر پور خاص: ایمن مبشرہ مبشر، عائشہ مہک، واہبہ ریحان، شہیرہ بتول، سکینہ سیال، احمد عبدالرحمٰن ☆ کوٹلی: محمد جواد چغتائی ☆ مظفر آباد: اصبح احمد ☆ ٹنڈو الہیار: مدثر آصف کھتری ☆ چکوال: محمد عبدالمعز ☆ سرگودھا: آمنہ زاہد خورشید علی ☆ ڈیرہ غازی خان: محمد عمیص خان ☆ کوئٹہ: واثق مسعود ☆ وہاڑی: مومنہ ابو جی ☆ بے نظیر آباد: فروا سعید خانزادہ، منور سعید خانزادہ ☆ صوابی: فرحین علی خان ☆ لودھراں: محمد ارسلان رضا ☆ شیخو پورہ: محمد احسان الحسن ☆ قصور: غلام فاطمہ عبدالسلام ☆ ایبٹ آباد: سالار کاظمی ☆ پُھل شہر: نازیہ پُھل ☆ ہری پور: حلیمہ صابر ☆ ساہیوال: صبہم شفیق ☆ فیصل آباد: یمنیٰ سلیم ☆ مری: اُسامہ ظفر راجا۔

☆☆☆

تحریر بھیجنے والے نونہال یاد رکھیں

☆ اپنی کہانی یا مضمون صاف صاف لکھیں اور اس کے پہلے صفحے پر اپنا نام اور اپنے شہر یا گاؤں کا نام بھی صاف لکھیں۔ تحریر کے آخر میں بھی اپنا نام اور مکمل پتا لکھیں۔ تحریر کے ہر صفحے پر نمبر بھی ضرور لکھا کریں۔

☆ بہت سے نونہال معلومات افزا اور بلاعنوان کہانی کے کوپن ایک ہی صفحے پر چپکا دیتے ہیں۔ اس طرح ان کا ایک کوپن ضائع ہو جاتا ہے۔

☆ معلومات افزا کے صرف جوابات لکھا کریں۔ پورے سوالات لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

جوابات معلومات افزا - ۲۴۷

سوالات جولائی ۲۰۱۶ء میں شایع ہوئے تھے

جولائی ۲۰۱۶ء میں معلومات افزا - ۲۴۷ کے لیے جو سوالات دیے گئے تھے، ان کے درست جوابات ذیل میں لکھے جا رہے ہیں۔ اس بار ۱۶ درست جوابات دینے والے نونہالوں کی تعداد ۱۵ ہی تھی، اس لیے ان سب نونہالوں کو ایک ایک کتاب روانہ کی جائے گی۔ باقی نونہالوں کے نام شائع کیے جا رہے ہیں۔

۱۔ مسلمان پہلے بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ ۱۵ شعبان سنہ ۲ ہجری کو قبلہ بدلنے کا حکم ہوا۔

۲۔ صحابیِ رسولؐ حضرت حسان بن ثابتؓ پہلے مسلمان شاعر تھے، جنھوں نے نعتِ رسولِ مقبولؐ کہی تھی۔

۳۔ دنیا کا پہلا توحید پرست فرعون اخناتون ۱۳۵۳ سے ۱۳۳۵ قبلِ مسیح تک مصر کا حکمراں تھا۔

۴۔ پاکستان کے مشہور سیاسی رہنما جی ایم سید کا تعلق صوبہ سندھ سے تھا۔

۵۔ پاکستان کا پہلا ایٹمی ری ایکٹر خوشاب میں تعمیر کیا گیا۔

۶۔ خیر پور، سکھر ڈویژن کا ایک ضلع ہے۔

۷۔ ایران کے حکمراں نادر شاہ درانی نے ۱۷۳۹ء میں ہندستان پر حملہ کیا تھا۔

۸۔ ''PARTRIDGE'' انگریزی زبان میں تیتر کو کہتے ہیں۔

۹۔ پھولوں میں سب سے زیادہ گلاب کی قسمیں پائی جاتی ہیں۔

۱۰۔ مشہور ادیب شاہد احمد دہلوی، اردو کے پہلے ناول نگار ڈپٹی نذیر احمد کے پوتے تھے۔

۱۱۔ ماہرِ تعلیم پروفیسر آرنلڈ علامہ اقبال کے استاد تھے۔

۱۲۔ جمہوریہ یمن کی کرنسی ریال کہلاتی ہے۔

۱۳۔ جمہوریہ آئیوری کوسٹ کے دارالحکومت کا نام یاموسوکرو ہے۔

۱۴۔ پیسفک اوشین (PACIFIC OCEAN) کو بحرالکاہل بھی کہا جاتا ہے۔

۱۵۔ اردو زبان کا ایک محاورہ: ''شیر، بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں۔''

۱۶۔ خواجہ میر درد کے شعر کا دوسرا مصرع اس طرح درست ہے:

زندگی ہے یا کوئی طوفان ہے
ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

۱۶ درست جوابات دے کر انعام پانے والے قابل نونہال

☆ کراچی: ناعمہ تحریم، اُمیمہ طارق، ارم شاہنواز بوزدار، کنول فاطمہ زیدی، وقاص رفیق، عافیہ ذوالفقار، خرم احمد ☆ سانگھڑ: عائشہ اسلام، محمد ثاقب منصوری ☆ حیدرآباد: ماہ رخ ☆ اٹک: سید محمد حسین شاہ ☆ کہروڑ پکا: محمد ارسلان رضا ☆ پشاور: محمد حیان ☆ بہاول پور: محمد انس ☆ پھُل شہر: جاوید ابراہیم پھُل۔

۱۵ درست جوابات بھیجنے والے سمجھ دار نونہال

☆ کراچی: سیدہ مریم محبوب، سیدہ سالکہ محبوب، سید باذل علی اظہر، سید شہظل علی اظہر، رضی اللہ خان، سمیع اللہ خان، محمد اسد، افضال احمد خان، رجاء جاوید ☆ میرپور خاص: فاطمہ بتول، خضر ریحان، آمنہ سیال، صنم اجن، فیروز احمد ☆ اسلام آباد: فاطمتہ الزہرا، آمنہ غفار ☆ لاہور: امتیاز علی ناز، ریحانہ احمد ☆ پشاور: عائشہ سید اسرار ☆ سکرنڈ: صادقین ندیم خانزادہ ☆ ایبٹ آباد: اصبح وسیم ☆ حیدرآباد: عائشہ ایمن عبداللہ ☆ اسلام آباد: اسریٰ زاہد ☆ صوابی: فرحین علی خان ☆ جہلم: عبداللہ ایوب ☆ چکوال: محمد عبدالمعز ☆ نواب شاہ: ارم بلوچ محمد رفیق۔

۱۴ درست جوابات بھیجنے والے علم دوست نونہال

☆ کراچی: محمد حسان بن عامر، اریبہ کنول، محمد ادریس رضا عطاری، شاہ محمد ازہر عالم، سمیعہ توقیر، ارسلان احمد، محمد آصف انصاری ☆ بہاول پور: قرۃ العین عینی، صباحت گل، احمد ارسلان، ایمن نور ☆ حیدرآباد: ثمینہ محمد لطیف کمبوہ، عبداللہ۔عبداللہ، رضیہ

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

سلطانہ ☆ **قصور:** آمنہ عبدالسلام ☆ **بے نظیر آباد:** فروا سعید خانزادہ ☆ **ٹوبہ ٹیک سنگھ:** آریان عباس ☆ **سکھر:** طوبیٰ سلمان ☆ **سکرنڈ:** اطروبہ عدنان خانزادہ ☆ **اسلام آباد:** اسریٰ زاہد ☆ **صوابی:** فرحین علی خان ☆ **جہلم:** عبداللہ ایوب ☆ **چکوال:** محمد عبدالمعز ☆ **نواب شاہ:** ارم بلوچ محمد رفیق۔

۱۳ درست جوابات بھیجنے والے محنتی نونہال

☆ **کراچی:** سارہ عبدالواسع ، مہرین عامر، علینا اختر، عائشہ قیصر ☆ **ٹنڈو الہیار:** مدثر آصف کھتری ☆ **راولپنڈی:** ملک محمد احسن ☆ **فیصل آباد:** طوبیٰ سلیم ☆ **لاہور:** عبدالرحمٰن افتخار ☆ **سکھر:** عائشہ تزین ☆ **شیخوپورہ:** محمد احسان الحسن ☆ **حیدرآباد:** عائشہ عمران علی ☆ **کوٹلی:** زرفشاں بابر۔

۱۲ درست جوابات بھیجنے والے پُر امید نونہال

☆ **کراچی:** محمد بلال صدیقی، حفصہ ارشد ☆ **ٹوبہ ٹیک سنگھ:** بلال مجید ☆ **مری:** اُسامہ ظفر راجا ☆ **پنڈ دادن خان:** راجا ثاقب محمود ثاقی جنجوعہ۔

۱۱ درست جوابات بھیجنے والے پُر اعتماد نونہال

☆ **کراچی:** مریم سہیل، یمنیٰ توقیر، آمنہ زین، مسکان فاطمہ ☆ **حیدرآباد:** سید قلب عباس ☆ **لاہور:** عبدالجبار رومی انصاری ☆ **میرپور خاص** عبید الرحمٰن ☆ **سرگودھا:** راجا مرتضیٰ خورشید علی۔

☆☆☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آل ٹائم بیسٹ سیلرز:-

www.paksociety.com

نونہال لغت

اِدراک	اِ دْ رَ ا ک	پانا۔ عقل۔ فہم۔ سمجھ۔ رسائی۔ دریافت کرنا۔
اُمنگ	اُ مَ نْ گ	جوش۔ ولولہ۔ شوق۔ ترنگ۔ نہایت خوشی۔
دِقت	دِ قْ قَ ت	دشواری۔ مشکل۔ تنگی۔ پریشانی۔
عِبرت	عِ بْ رَ ت	نصیحت۔ تنبیہ۔
خُرافات	خُ رَ ا فَا ت	خرافت کی جمع۔ بے ہودہ باتیں۔ واہی تباہی۔ گالی گلوچ۔
رَسم	رَ سْ م	دستور۔ رواج۔ ریت۔ طور طریقہ۔ ڈھنگ۔ چلن۔ شعار۔
گِروہ	گِ رُ و ہ	جماعت۔ ٹولی۔ جرگہ۔ فرقہ۔ قسم۔ نوع۔ غول۔ ذات۔
فَراموش	فَ رَ ا مُو ش	بھولا ہوا۔ یاد سے اُترا ہوا۔ بھول۔ چوک۔
فِتنہ	فِ تْ نَہ	شرارت۔ چالاکی۔ ہنگامہ۔ فساد۔ جھگڑا۔
قَریہ	قَ رْ یَہ	گاؤں۔ قصبہ۔ دیہات۔
خَسارہ	خَ سَا رَ ہ	نقصان۔ گھاٹا۔ ضرر۔ ٹوٹا۔
رَاہ بَر	رَ ا ہْ بَ ر	راستہ دکھانے والا۔ راہ نما۔ سردار۔ پیشوا۔ ہادی۔ پیغمبر۔
رَاہ زَن	رَ ا ہْ زَ ن	ڈاکو۔ لٹیرا۔ قزاق۔
پَیروی	پَ ےْ رَ وِ ی	پیچھے چلنا۔ اطاعت۔ فرماں برداری۔ تقلید۔
طَنز	طَ نْ ز	طعنہ۔ آوازہ۔ تمسخر۔ مذاق کے ساتھ بات کرنا۔ چھیڑ۔
تَفتیش	تَ فْ تِی ش	چھان بین۔ تحقیق۔ کھوج۔ سراغ۔ کھودنا۔ تلاش۔ جستجو۔
عَقیدہ	عَ قِی دَ ہ	اعتقاد۔ ایمان۔ مذہبی اصول کو ماننا۔ بھروسا۔ اعتبار۔
ہَلچَل	ہَ لْ چَ ل	کھلبلی۔ بیقراری۔ دنگا فساد۔ ہنگامہ۔ شورش۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY